e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 12 Wednesday , October 07 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۶) شمارہ نمبر (۱۲) لکھنؤ، بروز بدھ ۷-اکتوبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۴/ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ صفحات -۸

سپریم کورٹ میں 3 نئے ججوں کی حلف برداری، تعداد 37 ہوگئی

نئی دہلی، 6 اکتوبر (یواین آئی) سپریم کورٹ میں منگل کو جسٹس سنیتا اگروال، جسٹس دیویندر کمار اپادھیائے اور جسٹس اپریش کمار سنگھ نے اپنے عہدے کا حلف لیا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے انہیں حلف دلایا۔ اس کے ساتھ ہی اعلیٰ عدالت میں ججوں کی تعداد بڑھ کر 37 ہوگئی ہے، جبکہ منظور شدہ تعداد 38 ہے۔ ترقی سے پہلے جسٹس اگروال گجرات ہائی کورٹ، جسٹس اپادھیائے دہلی ہائی کورٹ اور جسٹس سنگھ تلنگانہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس تھے۔ یہ پہلی بار ہوا ہے جب سپریم کورٹ کے ججوں کی حلف برداری دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد ہوئی۔ سپریم کورٹ کولجیم نے 28 ستمبر کو تینوں کی ترقی کی سفارش کی تھی۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے 05 اکتوبر کو ان تقرریوں کو منظوری دی۔ جسٹس اگروال کے حلف لینے کے بعد سپریم کورٹ میں خاتون ججوں کی تعداد 3 ہوگئی ہے۔ ان میں جسٹس بی وی ناگ رتنا اور جسٹس وی موہنا شامل ہیں۔

ایئر مارشل آشوتوش دکشت فضائیہ کے نئے سربراہ ہوں گے

نئی دہلی (یواین آئی) حکومت نے فضائیہ کے نائب سربراہ کے عہدے پر تعینات ایئر مارشل آشوتوش دکشت کو فضائیہ کا 29 واں سربراہ مقرر کیا ہے۔ وزارت دفاع نے منگل کو بتایا کہ ایئر مارشل دکشت 31 اکتوبر کی دوپہر سے ایئر چیف مارشل کے عہدے کا چارج سنبھالیں گے۔ موجودہ فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل امر پریت سنگھ 31 اکتوبر کو سبکدوش ہوں گے۔ ایئر مارشل دکشت کی پیدائش 09 دسمبر 1966 کو ہوئی تھی۔ انہیں 06 دسمبر 1986 کو فضائیہ کی لڑاکا شاخ میں شامل کیا گیا تھا۔ نائب سربراہ بننے سے پہلے وہ مربوط دفاعی عملے کے سربراہ اور وسطی فضائی کمان کے ایئر آفیسر کمانڈنگ ان چیف کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ انہوں نے نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، ڈیفنس اسٹاف سروس اسٹاف کالج اور نیشنل ڈیفنس کالج سے تعلیم حاصل کی ہے۔ انہیں مختلف طیاروں پر 3500 گھنٹے سے زیادہ پرواز کا تجربہ ہے۔

اپوزیشن کا 'تحفظ جمہوریت' مارچ
راہل سمیت 250 سے زائد لیڈران گرفتار و رہا

الیکشن کمیشن دفتر کی جانب مارچ روکا گیا، مارچ کے دوران بیریکیڈنگ پر چڑھ کر راہل گاندھی نے لہرایا ترنگا، آکاشوانی بھون میں کئی گھنٹے دھرنا ▫ اپوزیشن کا چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو ہٹانے اور ایس آئی آر منسوخ کرنے کا مطالبہ ▫ مودی، شاہ، بھاگوت اور گیانیش کمار نے جمہوریت کو برباد کیا، جمہوریت کے غداروں کا حساب ہوگا، ایک بھی نہیں بخشا جائے گا: راہل گاندھی

نئی دہلی۔(ایجنسی) انڈیا بلاک سے منسلک تقریباً 140 اراکین پارلیمنٹ آج سڑک پر اتر کر ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کررہے ہیں۔ بڑی تعداد میں اراکین پارلیمنٹ آج صبح پارلیمنٹ پہنچے اور الیکشن کمیشن ہیڈکوارٹر کی طرف مارچ شروع کیا، لیکن کچھ دوری پر ہی پولیس اہلکاروں نے انہیں روک دیا۔ اس تحفظ جمہوریت مارچ میں راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، اکھلیش یادو، مہوا موئترا جیسی سرکردہ سیاسی ہستیاں مارچ میں شامل ہوئے، لیکن پولیس نے انہیں الیکشن کمیشن ہیڈکوارٹر کی طرف جانے سے روکا ہوا ہے۔ جگہ جگہ بریکیڈ لگادیے گئے ہیں تاکہ الیکشن کمیشن ہیڈکوارٹر تک لوگ نہ پہنچ سکیں۔ اس رخنہ اندازی کے سبب بڑی تعداد میں اراکین پارلیمنٹ دھرنے پر بیٹھ گئے ہیں اور مظاہرہ شروع کردیا ہے۔

پولیس نے کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی اور پارٹی سمیت 50 ارکان پارلیمنٹ کو حراست میں لے کر آکاشوانی بھون میں جاری دھرنا ختم کروادیا۔ دہلی پولیس تمام رہنماؤں کو کنگزوے کیمپ لے گئی۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ "لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو پرامن دھرنے سے گھسیٹ کر ہٹادیا گیا" اور اسے "ایسی حکومت کی علامت قرار دیا جو جانتی ہے کہ اس کی رخصتی قریب ہے۔" راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی سمیت پچاس ارکان پارلیمنٹ اور تقریباً 250 دیگر قائدین کو کنگزوے کیمپ سے رہا کیا گیا۔ پولیس نے تقریباً دو گھنٹے کی حراست کے بعد ان رہنماؤں کو رہا کردیا۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے دہلی پولیس کی حراست پر ردعمل ظاہر کیا۔ ایکس پر نظر بندی کی ویڈیو پوسٹ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "جمہوریت کے غداروں کو بچانے کے لیے جمہوریت کا جو بچا ہے اسے پانی میں گھسیٹا گیا ہے۔ حساب ہوگا—ایک بھی غدار کو نہیں بخشا جائے گا۔

راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور کانگریس کے کئی دیگر رہنما انتخابی بے ضابطگیوں کے معاملے پر احتجاج کرتے ہوئے منگل کی دوپہر سے آکاشوانی بھون احاطے میں دھرنے پر بیٹھے تھے۔ پولیس نے رات تقریباً 8 بجے راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، کانگریس اور بعض اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں کو حراست میں لیا اور انہیں بس میں بٹھا کر وہاں سے لے گئی۔

اس سے قبل انڈیا اتحاد کے مختلف اتحادی جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ اسٹریٹ سے الیکشن کمیشن کے ہیڈکوارٹر تک مارچ نکالا تھا۔ پولیس نے انہیں راستے میں روک دیا، جس کے بعد کئی ارکان پارلیمنٹ اور رہنماؤں کو حراست میں لے لیا گیا۔ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی الیکشن کمیشن کے دفتر پہنچنے کی کوشش میں آکاشوانی بھون کے احاطے میں داخل ہوگئے تھے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے تھے۔ اپوزیشن جماعتوں کا مطالبہ ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹایا جائے اور ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کو منسوخ کیا جائے۔ اپوزیشن ارکان کا کہنا ہے کہ وہ انتخابی عمل اور ووٹر لسٹوں سے متعلق اپنے خدشات پر چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔

دھرنے کے خاتمے سے قبل کانگریس نے سوشل میڈیا پر حکومت پر سخت حملہ کیا۔ پارٹی نے الزام عائد کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ آکاشوانی بھون میں پولیس بھیج کر راہل گاندھی اور دیگر ارکان پارلیمنٹ کو زبردستی ہٹوا رہے ہیں۔ کانگریس نے کہا کہ وہ پولیس کے ذریعے دباؤ سے خوفزدہ نہیں ہوگی اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ کانگریس نے اپنی ایک پوسٹ میں کہا کہ 'سب یاد رکھا جائے گا' اور الزام لگایا کہ حکومت اپوزیشن کی آواز دبانا چاہتی ہے۔ پارٹی نے گیانیش کمار کے خلاف بھی سخت زبان استعمال کرتے ہوئے ان کے استعفے کا مطالبہ دہرایا۔ یہ احتجاج اس وقت ہوا جب اپوزیشن ارکان نے انتخابی نظام میں بے ضابطگیوں اور ووٹر لسٹوں میں تبدیلیوں کے معاملے پر الیکشن کمیشن سے جواب طلب کرنے کی مہم تیز کر رکھی ہے۔ حکومت اور الیکشن کمیشن اپوزیشن کے الزامات کو مسترد کرتے رہے ہیں۔

دہلی اور ممبئی میں 5 دن کے دوران گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن کا ساتواں مظاہرہ

راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر سخت الزامات عائد کیے۔ انہوں نے کہا کہ 'ووٹ چوری' کے ذریعے ملک کو ہائی جیک کیا گیا اور کہا کہ جو کچھ ملک کے ساتھ کیا گیا ہے اسے 'قوم سے غداری' کہا جاتا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن کے تقریباً 300 ارکان پارلیمنٹ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور دیگر الیکشن کمشنروں سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں الیکشن کمیشن کے دفتر سے چند ہی میٹر کے فاصلے پر روک دیا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر عوام کے منتخب نمائندے ہی الیکشن کمیشن سے ملاقات نہیں کر سکتے تو پھر جمہوریت کا کیا مطلب رہ جاتا ہے؟

انہوں نے کہا، "الیکشن کمیشن کا کام انتخابات صحیح طریقے سے کرانا ہے۔ 300 ارکان پارلیمنٹ گیانیش کمار سے ملنا چاہتے ہیں، لیکن ہمیں وہاں جانے نہیں دیا جارہا۔" راہل نے کہا کہ مودی، امت شاہ اور موہن بھاگوت نے 'ووٹ چوری' کر کے ملک کو ہائی جیک کیا اور گیانیش کمار نے اس میں ان کی مدد کی۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ "ان لوگوں نے جو کیا ہے وہ قوم سے غداری ہے" اور کہا کہ اس معاملے میں کسی کو بھی جواب دہی سے بچنے نہیں دیا جائے گا۔ ان کے مطابق ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ الیکشن کمیشن پر حکومت کے اشارے پر ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے ذریعے بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام فہرستوں سے ہٹانے کا الزام لگا رہے ہیں۔ ان کا یہ بھی الزام ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے 2 الیکشن کمشنروں کے اعتراضات کے باوجود کئی بڑے فیصلے کیے ہیں۔ اپوزیشن جماعتیں مسٹر گیانیش کمار کے استعفے اور ایس آئی آر کے عمل کو روکنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

راہل کی نظر بندی جمہوری حقوق کی خلاف ورزی ہے: کھڑگے

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے منگل کو کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو جب پرامن طریقے سے احتجاج کررہے تھے اور الیکشن کمیشن سے ملنے کا مطالبہ کررہے تھے، انہیں زبردستی حراست میں لینا جمہوری حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے سوشل میڈیا پر کہا کہ مسٹر گاندھی کو پرامن احتجاج درج کروانے کا آئینی حق حاصل تھا، اس کے باوجود دہلی پولیس نے، جس پر امت شاہ کا کنٹرول تھا، انہیں زبردستی حراست میں لے لیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے آئین اور جمہوری حقوق پر سنگین سوالات اٹھتے ہیں۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے رویے سے کافی گھبراہٹ نظر آئی۔ کانگریس صدر نے کہا کہ جمہوریت میں حتمی طاقت عوام کے پاس ہوتی ہے اور عوام ہر عمل کو جوابدہ ٹھہراتے ہیں۔

راہل نے مارچ نکالنے کی کوئی اجازت نہیں لی: دہلی پولیس

دہلی پولیس کو سوشل میڈیا کے ذریعے پتہ چلا کہ انڈیا بلاک کے رہنما 6 اکتوبر کو صبح تقریباً 10:30 بجے پارلیمنٹ ہاؤس سے الیکشن کمیشن (ECI) کے دفتر کی جانب مارچ نکالیں گے۔ اس کے لیے کوئی درخواست نہیں دی گئی تھی، اس لیے ہماری جانب سے کوئی اجازت جاری نہیں کی گئی تھی۔ اس اجتماع کے سلسلے میں بی این ایس کی دفعہ 163 کے تحت امتناعی احکامات کی خلاف ورزی کے خدشے کے پیش نظر سکیورٹی انتظامات کیے گئے تھے۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ آج سے پہلے کچھ سیاسی جماعتوں نے الیکشن کمیشن سے درخواست کی تھی اور مارچ کے دوران میڈیا کے ذریعے معلوم ہوا کہ کچھ ارکان پارلیمنٹ اپنے وفود کے ساتھ کمیشن سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔

راہل گاندھی صرف سیاسی ڈرامہ کرنا چاہتے تھے: بی جے پی

بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ ترویدی نے مزید کہا، "جھوٹ نمبر دو—الیکشن کمیشن نے اپنی پریس ریلیز میں کہا کہ شام 4 بجے اسے پولیس کے ڈی سی پی کے ذریعے معلوم ہوا کہ قائد حزب اختلاف الیکشن کمیشن سے ملنا چاہتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے واضح کیا کہ اس نے ایک مقررہ طریقہ کار بنا رکھا ہے اور کوئی بھی جماعت ملاقات کرنا چاہے تو وہ فوری طور پر ملاقات کے لیے تیار ہے، لیکن نمائندوں کے ذریعے۔ لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ وہ 300 ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ الیکشن کمیشن کے احاطے میں جائیں گے، جو ہندوستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی وہاں اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کے لیے انتظامات ہیں۔ یعنی، اس سے پھر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دراصل الیکشن کمیشن سے ملاقات کے لیے تیار ہی نہیں تھے۔

الیکشن کمیشن آئین کے مطابق کام نہیں کررہا ہے: اکھلیش یادو

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن آئین کے مطابق کام نہیں کررہا ہے، الیکشن کمیشن غیر جانب دار نہیں ہے۔ وہ بی جے پی کے لیے کام کررہا ہے۔ الیکشن کمیشن کو لے کر بہت سے اعتراضات اور شکایات ہیں، الیکشن کمیشن اسی کو ہندوستانی شہری مانتا ہے جو بی جے پی کا رکن ہے۔ کئی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ الیکشن کمیشن چاہتا ہے کہ جو بھارتیہ جنتا پارٹی کا رکن ہے، وہی ووٹ ڈالے۔ منگل کو نئی دہلی میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی الیکشن کمیشن کے ساتھ ساتھ اقتدار کا غلط استعمال کر کے بے ایمانی اور ووٹوں کی لوٹ کے ذریعے انتخابات جیتتی ہے۔ بی جے پی نے بنگال میں فورس لگا کر انتخابات کو لوٹ لیا، اس سے پہلے اتر پردیش میں ضمنی انتخابات میں بی جے پی نے بے ایمانی اور ووٹوں کی لوٹ کی۔ بی جے پی نے کندرکی، میراپور، بیکاپور، کٹھہری اور رامپور میں ضمنی انتخابات کو لوٹا۔

اتر پردیش تکنیک اور اسٹارٹ اپ کا نیا مرکز بنا: سی ایم یوگی

ایچ سی ایل ٹیک کے ایچ سی ایل آئی ٹی سٹی لکھنؤ کے 10 سال مکمل، فیز 2 کے تحت توسیعی کام کا سنگ بنیاد رکھا گیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کے روز کہا کہ اتر پردیش اب صرف تکنیک کا بازار نہیں، بلکہ اس کی پیداوار اور جدت طرازی کا مرکز بن رہا ہے۔ اسمبلی سے اے آئی تک کا یہ سفر نئے اتر پردیش کی نئی اڑان ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے میک ان انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا اور خود کفیل ہندوستان کے ویژن کو ریاست میں پالیسی، سرمایہ کاری اور پیداوار سے جوڑ کر زمین پر اتارا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں کہا کہ سابقہ حکومتوں نے اتر پردیش کے لامحدود امکانات کا استعمال نہیں کیا اور ریاست کو بیمارو بنائے رکھا۔ آج ساڑھے نو سال کے اندر ملک میں بننے والے تقریباً 60 فیصد موبائل فون اور 55 فیصد الیکٹرانکس کمپونٹ کی پیداوار میں اتر پردیش کا حصہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ جیور میں 3,706 کروڑ روپے کی ایچ سی ایل-فاکسکان چپ یونٹ کی تعمیر ہورہی ہے۔ ریاست میں 644 میگاواٹ صلاحیت کے ڈیٹا سینٹر کی تجاویز آچکی ہیں۔ اس کے علاوہ 24 ہزار سے زائد اسٹارٹ اپ اور آٹھ یونیکارن اتر پردیش میں تیار ہوچکے ہیں۔ یعنی ریاست کا سفر موبائل سے ماڈیول اور ماڈیول سے مائکرو چپ تک پہنچ رہا ہے۔ یوگی نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے اعلانات ہوتے تھے، لیکن پروجیکٹس کو زمین پر اترنے کے لیے جدوجہد کرنی پڑتی تھی۔ اس وقت

کنبہ پروری، مافیا راج اور خوشامد کو ترقی کا ماڈل بنادیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے ترجیحات بدلی ہیں۔ کنبے کی ترقی کی جگہ ریاست کی ترقی، مافیا کی سرپرستی کی جگہ سرمایہ کار کی سرپرستی اور خوشامد کی جگہ تکنیک کو ترجیح دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ الیکٹرانکس پیداوار بڑھنے کے ساتھ ڈیٹا سینٹر کی ضرورت بڑھی اور اب اتر پردیش ڈیٹا سینٹر سے اے آئی سٹی تک مستقبل کی ڈیجیٹل معیشت کی بنیاد تیار کر رہا ہے۔ یوگی نے کہا ہے کہ اے آئی-پرگیا کے ذریعے 10 لاکھ نوجوانوں کو نئی تکنیک سے جوڑنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ ریاست کا بڑھتا ہوا اسٹارٹ اپ نظام نوجوانوں کو ملازمت تلاش کرنے والے سے آگے بڑھا کر روزگار دینے والا بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کبھی اتر پردیش تکنیک کی مارکیٹ تھا، لیکن آج وہ تکنیک کا خالق بن رہا ہے۔ اسمبلی سے اے آئی تک کا یہ سفر صرف تکنیک کا نہیں، بلکہ نوجوانوں کے روزگار، صنعت کاری اور خوشحالی کا سفر ہے۔ اسی سلسلے میں منگل کے روز لکھنؤ میں ایچ سی ایل ٹیک کے قیام کے 10 سال مکمل ہونے پر منعقدہ پروگرام میں وہ شرکت کریں گے۔ اس موقع پر ایچ سی ایل-گووی ایمرجنگ ٹیک اسکلنگ سینٹر کا افتتاح بھی کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وکست بھارت-وکست اتر پردیش کے عزم کے ساتھ ریاست تکنیک، سرمایہ کاری اور جدت طرازی کے شعبے میں نئی شناخت بنا رہا ہے۔ یہی نئے اتر پردیش کی نئی اڑان ہے۔

گجرات میں پیش آیا خوفناک سڑک حادثہ، 7 افراد کی موت

بھاؤنگر (ایجنسی) گجرات کے بھاؤنگر ضلع میں منگل (6 اکتوبر) کو پیش آئے ایک دردناک سڑک حادثے میں 7 لوگوں کی موت ہوگئی۔ ہائی وے کے سروس روڈ پر کھڑے ٹریلر ٹرک میں پیچھے سے ایک تیز رفتار ایس یو وی داخل ہوگئی۔ حادثہ اس قدر خوفناک تھا کہ 6 لوگوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا، جبکہ ایک زخمی کی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ پولیس کے مطابق ایس یو وی میں سوار سبھی لوگ بھاؤنگر سے النگ جا رہے تھے جہاں وہ ایک شپ یارڈ میں کام کرتے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ یہ سڑک حادثہ بھاؤنگر-سومناتھ قومی شاہراہ کے کنارے بنے سروس روڈ پر تلاجا تعلقہ کے ٹرانج گاؤں کے پاس پیش آیا۔ منگل کی صبح تقریباً 10 بجے تیز رفتار اسپورٹس یوٹیلیٹی وہیکل (ایس یو وی) سڑک کنارے کھڑے ٹریلر ٹرک سے جا ٹکرائی۔ ٹریلر ہائی وے کے سروس روڈ پر کھڑا تھا اور پیچھے سے آرہی تیز رفتار ایس یو وی اس کے پچھلے حصے میں داخل ہوگئی۔ ٹکر کے بعد ایس یو وی میں پھنسے لوگوں کو باہر نکالنا بھی آسان نہیں تھا۔ گاڑی بری طرح پچک گئی تھی، اس لیے اس کے دروازے کھولنے کے لیے لوہے کی سلاخوں کا سہارا لینا پڑا۔

ایس ایم ای گروتھ فنڈ کے قیام کے لیے 10 ہزار کروڑ روپے کی منظوری کا فیصلہ

مرکزی کابینہ نے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے طور پر اپنے 25 سال کے دور میں مسٹر نریندر مودی کی کامیابیوں کی تعریف کرتے ہوئے قرارداد منظور کی

نئی دہلی (یواین آئی) حکومت نے ملک کے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ای) کی ترقی کو رفتار دینے کے لیے ایس ایم ای گروتھ فنڈ (ایس جی ایف) کے قیام کے لیے 10 ہزار کروڑ روپے کی منظوری دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی اطلاعات ونشریات کے وزیر اشونی ویشنو نے منگل کو بتایا کہ مسٹر نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے ملک کے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ای) کی ترقی کو رفتار دینے کے لیے ایس ایم ای گروتھ فنڈ (ایس جی ایف) کے قیام کے لیے 10 ہزار کروڑ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس فنڈ کا مقصد مینوفیکچرنگ، خدمات، ٹیکنالوجی، جدت پر مبنی شعبوں اور اہم قدر کے سپلائی چین میں کام کرنے والے اعلیٰ صلاحیت کے حامل ایس ایم ای کو ترقی کے لیے ضروری سرمایہ فراہم کرنا اور انہیں مستقبل کی اہم ہندوستانی کمپنیوں کے طور پر ترقی دینا ہے۔ یہ پہل مرکزی بجٹ 2026-27 میں کیے گئے اعلانات کے مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ کئی فنڈز حصص کی شکل میں مالی مدد فراہم کرتے ہیں، لیکن ان کی بنیادی توجہ ابتدائی مرحلے کے کاروباری اداروں اور چھوٹی اکائیوں پر ہوتی ہے۔ ایسے میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے کاروبار کو وسعت دینے اور بڑے پیمانے پر مقابلہ کرنے کے لیے ضروری حصص پر مبنی ترقیاتی سرمایہ کی کمی برقرار ہے۔ ایس ایم ای گروتھ فنڈ اسی مالی خلا کو دور کرے گا اور اعلیٰ صلاحیت اور مضبوط کاروباری ماڈل رکھنے والے کاروباری اداروں کو طویل مدتی خطرے کا سرمایہ فراہم کرے گا۔ ایس ایم ای ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور روزگار پیدا کرنے، برآمدات، صنعتی پیداوار اور جدت طرازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نئے فنڈ سے ایسے کاروباری اداروں کو اپنی پیداواری صلاحیت بڑھانے، جدید ٹیکنالوجی اپنانے، بین الاقوامی بازاروں میں توسیع کرنے، عالمی قدر کی زنجیروں سے جڑنے اور اہم سرمایہ کاری حصول کرنے میں مدد ملے گی۔

حکومت کا مقصد ایسے ہندوستانی کاروباری اداروں کی مضبوط زنجیر تیار کرنا ہے، جو اپنے اپنے شعبوں میں عالمی سطح پر مقابلہ کرسکیں۔ ایس جی ایف کے تحت دستیاب رقم کا بڑا حصہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے صنعتی شعبے کے کاروباری اداروں کو دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے اور تیسرے درجے کے شہروں کے صنعتی کلسٹروں میں کام کرنے والے ایس ایم ای کو بھی فنڈ کے دائرے میں لایا جائے گا۔ اس سے علاقائی سطح پر صنعتی ترقی کو متوازن کرنے، مقامی سپلائی چین کو مضبوط بنانے اور چھوٹے شہروں میں معیاری روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملنے کی امید ہے۔

چنڈی گڑھ میں وزیر اعلیٰ مان کے کیمپ آفس پر سی بی آئی کا چھاپہ

چنڈی گڑھ (یواین آئی) سینٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن (سی بی آئی) نے منگل کے روز پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کے چنڈی گڑھ واقع کیمپ دفتر اور وزیر اعلیٰ کے دفتر (سی ایم او) سے وابستہ ایک اعلیٰ عہدیدار کے ٹھکانوں سمیت متعدد مقامات پر چھاپے مار کر تلاشی لی۔ یہ کارروائی پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی جانب سے وزیر اعلیٰ کے دفتر سے جڑے مبینہ بدعنوانی کے الزامات کی تحقیقات سی بی آئی کو سونپے جانے کے محض ایک دن بعد عمل میں آئی ہے۔ ذرائع کے مطابق سی بی آئی کی یہ چھاپہ مار کارروائی سیکٹر 2 واقع وزیر اعلیٰ کے کیمپ آفس، وزیر اعلیٰ کے او ایس ڈی راج بیر سنگھ گھمن کی ضلع سنگرور کے گھراچوں گاؤں میں واقع رہائش گاہ اور موہالی کے فیز 11 میں ان کے ایک قریبی رشتہ دار کے احاطے میں کی گئی۔ تلاشی کے دوران سی آر پی ایف کے جوان بھی تعینات رہے۔ یہ معاملہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پنجاب کو ارسال کردہ مکتوبات میں عائد کردہ مبینہ بدعنوانی کے الزامات سے متعلق ہے۔ ان میں سرکاری تبادلوں اور تقرریوں میں مبینہ لین دین، من پسند پالیسی سازی و ٹینڈرز، سرکاری دستاویزات تک غیر مجاز رسائی اور اسلحہ لائسنس کے اجرا سے متعلق الزامات شامل ہیں۔ ہائی کورٹ نے 5 اکتوبر کو سی بی آئی کو مجرمانہ مقدمہ درج کر کے باقاعدہ جانچ شروع کرنے اور دو ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا تھا۔ دریں اثنا، پنجاب حکومت نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا ہے۔ وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے سی بی آئی کی اس کارروائی کو خالص سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ بی جے پی آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ای ڈی اور سی بی آئی کے ذریعے ان کی اور پنجاب حکومت کی شبیہ کو داغدار کرنے کی کوشش کررہی ہے۔

کائنات کے سب سے پراسرار ذرہ 'نیوٹرینو' کی دریافت کرنے والے سائنسداں ہالزن کو ملا فزکس کا نوبل انعام

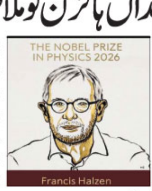

اسٹاک ہوم (ایجنسی) 'رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز' نے 2026 کا فزکس کا نوبل انعام فرانسس ہالزن کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہیں یہ اعزاز آئس کیوب نیوٹرینو آبزرویٹری میں تعاون اور فلکیاتی ماخذ کے ہائی انرجی نیوٹرینو کی دریافت کے لیے دیا گیا ہے۔ دراصل اپنی تحقیق کے دوران ہالزن نے یہ سمجھ لیا تھا کہ قطب جنوبی کی برف کو نیوٹرینو نامی ذرات کو ٹریک کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان کے نقطۂ نظر اور سائنسی قیادت نے آئس کیوب آبزرویٹری کو ممکن بنایا، جو ایک مکعب کلومیٹر برف میں نصب روشنی کے سینسرز کا ایک وسیع نیٹ ورک ہے۔ اس کے ذریعے سائنس دان دور کائنات میں ہونے والے انتہائی توانائی بخش عمل سے آنے والے نیوٹرینو کو پکڑ پاتے ہیں۔ سائنسدان طویل عرصہ سے جانتے ہیں کہ کائنات میں قدرتی ذرات کے ذرائع موجود ہیں۔ یہ زمین کی تجربہ گاہوں میں حاصل کی جاسکنے والی توانائی سے لاکھوں گنا زیادہ توانائی والے ذرات خارج کرتے ہیں۔ ان ذرائع کے بارے میں بہت کچھ پراسرار ہے۔ وہ کیا ہیں، کہاں ہیں اور ان کے اندر بنیادی عمل کیا ہورہے ہیں، یہ سوال اب بھی جواب طلب ہیں۔ ہائی انرجی والے نیوٹرینو انہی ماحول میں دیگر ذرات کے ساتھ بنتے ہیں۔ لیکن دیگر ذرات کے برعکس نیوٹرینو سمت بدلے بغیر اور توانائی کھوئے بغیر ہم تک پہنچتے ہیں۔ اس لیے وہ ایسی معلومات فراہم کر سکتے ہیں جو کسی اور طریقے سے دستیاب نہیں ہوتیں۔ نیوٹرینو کائنات کے سب سے پراسرار ذرات مانے جاتے ہیں کیونکہ وہ مادے کے ساتھ بہت کم تعامل کرتے ہیں اور آسانی سے گزر جاتے ہیں۔

ایس آئی آر تنازعہ: بی جے ڈی راجیہ سبھا کے ممبران اپوزیشن کے احتجاجی مارچ میں ہوئے شامل

بھونیشور/نئی دہلی (یواین آئی) بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے راجیہ سبھا ممبران ہند اتحاد کے زیر اہتمام چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے منگل کو نئی دہلی میں اپوزیشن جماعتوں کے احتجاجی مارچ میں شامل ہوئے۔ یہ احتجاج انتخابی فہرستوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں اور ملک بھر میں ووٹروں کے ناموں کو بڑے پیمانے پر حذف کیے جانے کے خلاف منعقد کیا گیا تھا۔ راجیہ سبھا میں بی جے ڈی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر مانس منگراج نے کہا کہ پارٹی کے صدر اور اڈیشہ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر نوین پٹنائک کی ہدایت کے مطابق پارٹی ممبران احتجاجی مارچ میں حصہ لیں گے۔ مسٹر منگراج نے یاد دلایا کہ مسٹر پٹنائک پہلے ہی ایس آئی آر کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں پر مسٹر کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کرچکے ہیں۔ بی جے ڈی لیڈر نے دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر کے عمل کے دوران اڈیشہ میں 2 ملین سے زیادہ ووٹروں اور ملک بھر میں 130 ملین سے زیادہ رائے دہندوں کے ناموں کو حذف کرنے کی اطلاعات نے پورے ایس آئی آر کے عمل کی منصفانہ حیثیت پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ اڈیشہ کے بھدرک ضلع کے دھام نگر اسمبلی حلقہ کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر منگراج نے الزام لگایا کہ ایک مخصوص علاقہ میں اقلیتی برادری کے 227 ارکان کے ووٹ متعلقہ بوتھ سطح کے عہدیداروں کی جانکاری کے بغیر حذف کردیئے گئے۔

یمن میں حوثیوں کے خلاف سعودی اتحاد کا بڑا فوجی آپریشن

حوثیوں کے سعودی عرب پر حملوں سے خطے میں کشیدگی بڑھی

صنعا۔(ایجنسی)۔ایران کی حمایت یافتہ حوثی ملیشیا نے کہا ہے کہ انہوں نے ریاض کے بین الاقوامی ہوائی اڈے، ایک آئل ریفائنری اور سعودی عرب میں دیگر مقامات کو نشانہ بنایا ہے، جبکہ یمن میں سعودی قیادت والے اتحاد نے بحیرہ احمر کے ساحل پر حوثیوں کے ٹھکانوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔حوثیوں کے مسلسل حملوں کے بعد، پاکستان اور ترکی نے ایک نئے باہمی دفاعی معاہدے کے تحت سعودی عرب میں فوجی دستے تعینات کرنے کا عہد کیا ہے۔ دریں اثنا، ریاض اور یمنی حکومت کے اتحادیوں نے اس گروپ کے زیرِ قبضہ تمام علاقے واپس لینے کے لیے ایک بڑے پیمانے پر کارروائی کا آغاز کردیا ہے۔اقوام متحدہ کے مطابق، حالیہ ہفتوں میں یمن کی لڑائی مشرقِ وسطیٰ کی جنگ کا سب سے فعال محاذ بن گئی ہے، جس کے نتیجے میں 1 لاکھ 84 ہزار سے زائد افراد بے گھر ہوئے ہیں اور اس تنازعے میں شدت آئی ہے جس نے پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔حوثی پہلے ہی شمالی یمن کے بیشتر حصے پر قابض تھے،بشمول دارالحکومت صنعا اور مغربی شہر الحدیدہ، لیکن گزشتہ ماہ انہوں نے بحیرہ احمر کے ساتھ ساحلی پٹی اور اہم آبنائے باب المندب کے وسیع علاقوں پر قبضہ کرلیا۔یہ یمن میں گزشتہ کئی برسوں کی ہلاکت خیز ترین لڑائی تھی۔یمن میں خانہ جنگی کے دوبارہ شدت اختیار کرنے کے بعد سے حوثی پڑوسی ملک سعودی عرب پر بھی حملے کررہے ہیں اور انہوں نے سعودی بحری جہازوں کا سمندری محاصرہ کرنے کا اعلان بھی کررکھا ہے۔یمنی فوج نے بتایا کہ اس نے 000,1 سے زائد حملے کیے اور صنعا کے خلاف کارروائی شروع کی، جبکہ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کی حمایت کرنے والے سعودی اتحاد نے کہا کہ صبح سویرے 100 جنگی طیاروں نے فضائی مشن انجام دیے۔سعودی اتحاد کے ترجمان ترکی المالکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ ان کی بحری افواج نے بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع الحدیدہ میں حوثیوں کے ''فوجی ٹھکانوں'' کو نشانہ بنایا ہے۔ان کے بقول انہوں نے ''اسلحہ کے ذخیروں، بارودی مواد سے لیس کشتیوں اور سمندری بارودی سرنگوں کے مراکز کو تباہ کردیا'' اور جنوبی بحیرہ احمر میں آبی گزرگاہوں کو نشانہ بنانے کے لیے کیے جانے والے ''ایک منصوبہ بند حملے کو ناکام بنادیا۔''بعدازاں،فوج نے بتایا کہ اس نے حوثیوں کو آبنائے باب المندب (جو سمندری نقل وحمل کا ایک اہم راستہ ہے) کے آس پاس کے علاقوں سے پسپا کردیا ہے۔ان علاقوں میں بندرگاہی شہر موخا، ذباب ہوائی اڈہ اور العمری فوجی کیمپ شامل ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے جنوب مغرب میں واقع شہر تعز کے کئی علاقوں سے حوثیوں کو نکال باہر کیا ہے، جہاں حالیہ دنوں میں شدید اور مہلک لڑائی میں اضافہ ہوا ہے۔فوجی ذرائع نے شہر موخا پر دوبارہ قبضے کے باضابطہ اعلان کی تصدیق تو نہیں کی، لیکن یہ ضرور بتایا کہ حکومت کے حامی دستوں نے بندرگاہ تک جانے والے واحد سپلائی روٹ کو منقطع کردیا ہے۔ پیر کی شام سعودی دارالحکومت زوردار دھماکوں سے گونج اٹھا۔حوثی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ گروپ نے شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ، سرکاری تیل کمپنی 'آرامکو' کی ایک ریفائنری اور مملکت کے جنوب میں دیگر اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔

سعودی عرب کے دفاع کیلئے پاکستان، ترکی کا بڑا فیصلہ

تینوں ممالک نے مشترکہ دفاعی معاہدہ فعال کردیا

ریاض (ایجنسی) یہ فیصلہ پیر کو ریاض میں تینوں ممالک کے وزرائے دفاع اور خارجہ کے ہنگامی اجلاس کے بعد کیا گیا۔ اجلاس میں سعودی عرب پر حالیہ حملوں، بالخصوص مسلمانوں کے مقدس شہروں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو نشانہ بنانے والے حملوں کا ذکر کیا گیا۔ تاہم مشترکہ بیان میں ایران کی حمایت یافتہ حوثی ملیشیا کا نام نہیں لیا گیا۔مشترکہ اعلامیے میں تعینات کیے جانے والے فوجیوں کی تعداد یا فوجی ساز وسامان کی تفصیلات بھی نہیں بتائی گئیں۔ 7 اگست کو معاہدے پر دستخط کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب مکہ دفاعی اتحاد کے تحت باہمی دفاعی شق کو فعال کیا گیا ہے۔معاہدے کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر حملے کو تمام ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان نے سوشل میڈیا پر ایک بیان میں کہا کہ کمیٹی نے ''اتحاد کے دائرہ کار میں اجتماعی دفاعی معاہدے کو فعال کرنے پر اتفاق کیا ہے تاکہ حملوں اور ان کے تمام ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔''انہوں نے کہا کہ اتحاد نے ''مملکت اور مقدس مقامات کے خلاف ہونے والے سنگین حملوں کا سامنا کرنے کے لیے فریقین نے اتحاد اور یکجہتی'' کا بھی اعادہ کیا ہے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری ایک الگ بیان میں کہا گیا کہ تینوں ممالک سعودی عرب کو ''متفقہ فوجی دستے اور دفاعی صلاحیتیں فراہم کریں گے اور ان کی فوری تعیناتی یقینی بنائیں گے۔'' بیان کے مطابق یہ اقدامات ''منظور شدہ انتظامات'' کے تحت اور ہر ملک کے قوانین کے مطابق کیے جائیں گے۔ پاکستانی فوج کے دستے پہلے ہی طویل عرصے سے جاری فوجی شراکت داری کے تحت سعودی عرب میں موجود ہیں۔ پاکستان اور ترکی کے ممکنہ کردار سے متعلق ایک سوال پر پاکستانی وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ دونوں ممالک آپریشنل علاقے میں موجود ہیں، تاہم اس وقت صرف سعودی فورسز ہی براہِ راست لڑائی میں حصہ لے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترکی اور پاکستان فی الحال ''معاون کردار'' ادا کررہے ہیں، جبکہ پاکستان نگرانی اور معلومات اکٹھا کرنے کی سرگرمیوں میں شامل ہے۔انصاراللہ میڈیا سینٹر کی جانب سے 10 ستمبر 2026 کو جاری کردہ اس تصویر میں سعودی عرب کے 'کاریل' ڈرون کا ملبہ دکھایا گیا ہے، جسے حوثی حکام کے مطابق حجہ گورنری کے ایک علاقے میں مار گرایا گیا تھا۔ انصاراللہ میڈیا سینٹر کی جانب سے 10 ستمبر 2026 کو جاری کردہ اس تصویر میں سعودی عرب کے 'کاریل' ڈرون کا ملبہ دکھایا گیا ہے، جسے حوثی حکام کے مطابق حجہ گورنری کے ایک علاقے میں مار گرایا گیا تھا۔

سعودی عرب کے جنوبی ہوائی اڈوں پر حملے، تین افراد زخمی

ریاض، 6 اکتوبر (یو این آئی) سعودی عرب نے منگل کو کہا کہ ایک روز قبل ملک کے جنوبی حصے میں دو ہوائی اڈوں کو نشانہ بنا کر کیے گئے حملوں میں تین افراد زخمی ہوئے، جبکہ حملوں سے ہوائی اڈوں کی تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا۔ جنرل اتھارٹی آف سول ایوی ایشن (جی اے سی اے) نے ایک بیان میں کہا کہ جازان میں کنگ عبداللہ بن عبدالعزیز بین الاقوامی ہوائی اڈے اور نجران بین الاقوامی ہوائی اڈے کی تنصیبات کو حملوں میں نشانہ بنایا گیا۔ اتھارٹی نے کہا کہ ہنگامی امدادی ٹیموں اور متعلقہ اداروں کو فوری طور پر تعینات کیا گیا اور انہوں نے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کارروائی کی۔ جی اے سی اے کے مطابق حملوں میں تین افراد معمولی زخمی ہوئے، جنہیں علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ حملوں سے ہوائی اڈوں کی تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا۔

ڈھاکہ میں جے ایس ڈی کے 290 حامی گرفتار

ایچ آر ڈبلیو کا اظہار تشویش □ سیاسی وابستگی پر من مانی گرفتاریوں سے گریز کا مطالبہ

ڈھاکہ، 6 اکتوبر (یو این آئی) بنگلہ دیشی پولیس نے 26 ستمبر کو ڈھاکہ میں ایک اجلاس کے دوران بائیں بازو کی جماعت جتیہ سماج تانترک دل (جے ایس ڈی) کے تقریباً 290 حامیوں کو حراست میں لیا۔ ہیومن رائٹس واچ (ایچ آر ڈبلیو) نے اسے ملک میں سیاسی اور شہری حقوق سے متعلق تشویش پیدا کرنے والا تازہ واقعہ قرار دیا ہے۔ ایچ آر ڈبلیو کے مطابق، حکمراں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی طلبہ ونگ جتیہ تبادی جوبودل کے ارکان نے الزام لگایا کہ یہ اجتماع سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی جماعت عوامی لیگ کا ایک خفیہ اجلاس تھا، جس پر فی الحال پابندی عائد ہے۔ ایچ آر ڈبلیو نے کہا کہ بعد میں عدالت نے حراست میں لیے گئے 27 افراد کو اس الزام کے بعد ریمانڈ پر بھیج دیا کہ انہوں نے جوئے بنگلہ (بنگال کی فتح) کے نعرے لگائے تھے، جو عوامی لیگ سے وابستہ نعرہ ہے۔ جے ایس ڈی عوامی لیگ کی قیادت والے 14 جماعتی اتحاد کا حصہ تھی، جس نے 2009 سے 2024 تک بنگلہ دیش پر حکومت کی۔ 2024 میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والے احتجاج کے بعد شیخ حسینہ کو اقتدار سے ہٹا دیا گیا تھا، جن میں سیکڑوں افراد ہلاک ہوئے تھے۔ ایچ آر ڈبلیو نے کہا کہ یہ گرفتاریاں سابق حکمراں جماعت کے حامی سمجھے جانے والے افراد کو حراست میں لیے جانے کے وسیع تر رجحان کا حصہ ہیں۔ تنظیم نے ستمبر کے دوران پیش آنے والے ایسے الگ الگ واقعات کا بھی حوالہ دیا، جن میں پولیس نے باریسال میں عوامی لیگ کے 12 مبینہ کارکنوں کو حراست میں لیا اور ڈھاکہ میں مزید 15 افراد کو انسداد دہشت گردی قانون کے تحت گرفتار کیا۔ حراست میں لیے گئے افراد کے مطابق وہ شیخ حسینہ کی سالگرہ منانے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ موجودہ حکومت نے شیخ حسینہ کے دور حکومت میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے برسوں کے الزامات کے بعد انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی بحال کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ان الزامات میں جبری گمشدگیاں، ماورائے عدالت ہلاکتیں، تشدد اور سیاسی مخالفین کی من مانی حراست شامل ہیں۔ تاہم، ایچ آر ڈبلیو نے کہا کہ نئی حکومت کے تحت حکام نے بھی سیاسی مخالفین سمجھے جانے والے افراد کو حراست میں لیا ہے اور عبوری حکومت کی جانب سے تجویز کردہ انسانی حقوق کے بعض حفاظتی اقدامات کو برقرار نہیں رکھا ہے۔ تنظیم نے کہا عوامی لیگ کے اقتدار میں رہتے ہوئے ان حقوق کی ماضی میں کی گئی خلاف ورزیاں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی جانب سے موجودہ دور میں انہی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جواز نہیں بن سکتیں۔ ایچ آر ڈبلیو نے بنگلہ دیشی حکام سے اظہارِ رائے اور انجمن سازی کی آزادیوں کا احترام کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا کہ محض سیاسی وابستگی کسی شخص کو من مانی حراست میں لینے کی بنیاد نہ بنے۔ ایچ آر ڈبلیو کے بیان میں 26 ستمبر کی گرفتاریوں سے متعلق تنظیم کے الزامات پر بنگلہ دیشی حکام کا کوئی مخصوص ردعمل شامل نہیں ہے۔

اسرائیل خانہ جنگی کا شکار ہوسکتا ہے: امریکی خفیہ رپورٹ

واشنگٹن، 6 اکتوبر (یو این آئی) ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق، امریکہ کی ایک خفیہ انٹیلی جنس رپورٹ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ گہرے ہوتے ہوئے سیاسی، اقتصادی اور سماجی اختلافات اسرائیل کو خانہ جنگی یا ریاست کے خاتمے کے خطرے سے دوچار کر سکتے ہیں۔ آزاد تحقیقاتی نیوز آؤٹ لیٹ ڈراپ سائٹ نیوز نے اس مواد سے واقف دو امریکی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا ہے کہ ''اندرونی دراڑ'' کے عنوان سے یہ تجزیہ اگست میں سی آئی اے کے ریڈ سیل نے تیار کیا تھا۔ یہ ایک ماہر یونٹ ہے جسے انٹیلی جنس کے مروجہ اتفاقِ رائے کو چیلنج کرنے اور متبادل اسٹریٹجک تناظر فراہم کرنے کا مینڈیٹ حاصل ہے۔ اس جائزے میں 27 اکتوبر کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات سے قبل ملک کو درپیش اندرونی دباؤ کے ایک انتہائی غیر مستحکم ملاپ کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ باہمی تصادم کے اہم نکات میں شدید اقتصادی گراوٹ، دفاعی اخراجات میں بے پناہ اضافہ، مقبوضہ مغربی کنارے میں آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے تشدد، اور الٹرا آرتھوڈوکس (شدید قدامت پسند) مردوں کو لازمی فوجی سروس سے دی گئی چھوٹ پر شدید سماجی غصہ شامل ہیں۔ رپورٹ میں وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کی اقتدار میں رہنے کی جنگ کو آئینی اور سیاسی عدم استحکام کا ایک بنیادی محرک قرار دیا گیا ہے۔ غزہ میں برسوں کی نسل کشی اور لبنان و ایران میں جاری مسلسل جنگ نے پہلے سے موجود سماجی تقسیم کو مزید گہرا کردیا ہے، جس میں طویل تعیناتیوں کے بعد واپس آنے والے ریزرو فوجیوں کی ایک بڑی تعداد شدید نفسیاتی صدمے کا شکار ہے۔ فوجی بھرتیاں ملک کی سب سے شدید اندرونی کمزوریوں میں سے ایک بن چکی ہیں، کیونکہ بار بار ریزرو فوجیوں کی متحرک سازی نے الٹرا آرتھوڈوکس کمیونٹی کے لیے برقرار رکھی گئی مکمل چھوٹ پر عوام کے غصے کو ہوا دی ہے۔

نیویارک میں خسرہ کی وبا، گورنر نے ہنگامی حالت نافذ کردی

ریاست میں 108 کیسز، ویکسینیشن و ٹیسٹنگ کے اختیارات بڑھ گئے

نیویارک، 6 اکتوبر (یو این آئی) نیویارک کی گورنر کیتھی ہوکل نے تیزی سے پھیلتی خسرہ کی وبا کے پیش نظر ریاست بھر میں ہنگامی حالت نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس اقدام کے تحت صحت کارکنوں کو شہریوں کو ویکسین دینے اور خسرہ کے ٹیسٹ کرنے کے مزید اختیارات حاصل ہوں گے، جبکہ شمال مشرقی امریکہ میں خسرہ کے کیسز میں اضافہ جاری ہے۔ پیر کو اعلان کی گئی یہ ہنگامی حالت 2025 میں ملک بھر میں خسرہ کے کیسز میں تیزی سے اضافے کے بعد کسی امریکی ریاست کی جانب سے اس نوعیت کا پہلا اعلان ہے۔ نیویارک میں 3 اکتوبر تک رواں سال خسرہ کے 108 مصدقہ کیسز سامنے آچکے ہیں، جن میں زیادہ تر کیسز ان دیہی علاقوں میں رپورٹ ہوئے ہیں جہاں ویکسینیشن کی شرح کم ہے۔ ہوکل نے کہا نیویارک ریاست میں خسرہ کے کیسز کے تازہ ترین اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے بعد میں اس بیماری سے نمٹنے کی جاری کوششوں کو مزید مضبوط کرنے کے لیے ریاستی ہنگامی حالت نافذ کررہی ہوں۔ کسی کو بھی ایسی بیماری سے شدید بیمار یا ہلاک نہیں ہونا چاہیے جس سے ویکسین کے ذریعے بچاؤ ممکن ہے ایگزیکٹو آرڈر 4 نومبر تک نافذ رہے گا اور اس کے تحت خسرہ، ممپس اور روبیلا (ایم ایم آر) ویکسین لگانے اور ٹیسٹ کرنے کے مجاز صحت کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ فارماسسٹ اب دو سال کی عمر سے بچوں کو ویکسین لگا سکیں گے، جبکہ رجسٹرڈ نرسوں کو مشتبہ کیسز کے ٹیسٹ تجویز کرنے کی اجازت ہوگی۔ یہ اعلان ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب پڑوسی ریاست پنسلوانیا 35 برس میں امریکہ کی پہلی ایسی خسرہ کی وبا سے نمٹ رہی ہے جس میں کیسز کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کرگئی ہے۔ اس وبا کے نتیجے میں تقریباً 200 افراد کو اسپتال میں داخل کرانا پڑا ہے جبکہ خسرہ سے متعلق پانچ اموات بھی ہوئی ہیں۔ امریکی وزیر صحت رابرٹ ایف کینیڈی جونیئر، جو ویکسین کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کرتے رہے ہیں، نے اس سے قبل پنسلوانیا میں خسرہ سے متعلق پہلی اموات کی رپورٹنگ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ یہ اموات من گھڑت ہوسکتی ہیں۔ ریاستی صحت حکام نے ان تنقیدوں کو مسترد کردیا تھا۔ امریکہ میں 1991 کے بعد خسرہ کے کیسز میں سب سے بڑا اضافہ دیکھا جارہا ہے۔ سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن (سی ڈی سی) کے مطابق یکم اکتوبر تک خسرہ کے 887,3 مصدقہ کیسز سامنے آچکے تھے، جبکہ پورے 2025 میں 289,2 کیسز رپورٹ ہوئے تھے۔ امریکہ میں 2000 میں خسرہ کو ختم شدہ بیماری قرار دیا گیا تھا، جس کا مطلب تھا کہ کم از کم 12 ماہ تک ملک کے اندر بیماری کی مسلسل منتقلی نہیں ہوئی تھی، تاہم بیرون ملک سے آنے والے کیسز اور محدود پیمانے پر وبائیں جاری رہی تھیں۔ خسرہ دنیا کی سب سے زیادہ متعدی بیماریوں میں شامل ہے اور ہوا میں موجود سانس کے ذرات کے ذریعے پھیلتا ہے۔ متاثرہ شخص کے کمرے سے نکلنے کے بعد بھی وائرس وہاں دو گھنٹے تک متعدی رہ سکتا ہے۔

ٹرمپ کے 'گولڈن ڈوم' منصوبے کی فنڈنگ خطرے میں پڑ گئی

کانگریس سے 17 ارب ڈالر کی منظوری مشکل، لاگت 1.2 ٹریلین ڈالر

واشنگٹن، 6 اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے قومی بیلسٹک میزائل دفاعی نظام کے لیے پیش کردہ گولڈن ڈوم منصوبے کو فنڈنگ کے حوالے سے بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہے، کیونکہ مالی سال 2027 کے لیے منصوبے کی زیادہ تر فنڈنگ ایک ایسے مفاہمتی پیکیج سے منسلک ہے جسے کانگریس سے منظور کرانا مشکل نظر آرہا ہے۔ کانگریشنل بجٹ آفس (سی بی او) کے مطابق میزائل دفاعی پروگرام کی ترقی اور آپریشن پر 20 برسوں کے دوران تقریباً 1.2 ٹریلین ڈالر لاگت آنے کا اندازہ ہے۔ پینٹاگون نے 350 ارب ڈالر کے مجوزہ مفاہمتی پیکیج کے ذریعے گولڈن ڈوم کے لیے 17 ارب ڈالر طلب کیے ہیں، جبکہ اس کے 1.15 ٹریلین ڈالر کے بنیادی بجٹ میں اس پروگرام کے لیے صرف 40 کروڑ ڈالر مختص کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ سینٹر فار اسٹریٹیجک اینڈ انٹرنیشنل اسٹڈیز کے میزائل ڈیفنس پروجیکٹ کے ڈائریکٹر تھامس کاراکو نے کہا کہ جمعرات کو نئے مالی سال کے آغاز کے وقت پروگرام کے لیے کوئی فنڈنگ موجود نہیں تھی۔ انہوں نے دی ہل سے کہا یہ مالی سال 2027 کی تخصیصات سے بنے گا یا ختم ہوجائے گا، اور میں نے کہا تھا کہ گولڈن ڈوم کے لیے یہی سب سے فوری ضرورت ہے۔ یہ اس نقطۂ نظر سے زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ رقم کے بغیر کوئی پروگرام نہیں، صرف پاور پوائنٹ سلائیڈز ہیں۔ فنڈنگ کی حکمت عملی پر 29 ستمبر کو سینیٹ کی آرمڈ سروسز ذیلی کمیٹی کی سماعت میں بھی سوالات اٹھائے گئے، جہاں کاراکو نے گواہی دی۔ دریں اثنا، ساؤتھ ڈکوٹا سے ریپبلکن سینیٹر مائیک راؤنڈز نے سوال اٹھایا کہ پروگرام کو دوطرفہ تخصیصات کے بجائے مفاہمتی عمل پر انحصار کیوں کرنا پڑ رہا ہے۔ جبکہ مین سے آزاد سینیٹر اینگس کنگ نے کہا کہ یہ منصوبہ امریکی حکومت کی جانب سے شروع کیے گئے اب تک کے سب سے مہنگے اور بڑے منصوبوں میں سے ایک ہے، اس لیے یہ بات بہت تشویشناک ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ نے روایتی بجٹ مختص کرنے کے عمل کے ذریعے اسے فنڈز فراہم نہیں کیے۔ ٹرمپ نے جنوری 2025 میں اعلان کیا تھا کہ پینٹاگون خلا میں نصب انٹرسیپٹرز اور میزائلوں کا سراغ لگانے اور انہیں راستے میں روکنے کے لیے سیٹلائٹس پر مشتمل ایک وسیع ملکی میزائل دفاعی نظام تیار کرے گا۔ ٹرمپ انتظامیہ کے مطابق اس نظام کا مقصد بیلسٹک اور ہائپرسونک میزائلوں، جدید کروز میزائلوں اور دیگر نئی نسل کے فضائی خطرات سے دفاع کرنا ہے۔ سی بی او نے مئی میں اندازہ لگایا تھا کہ گولڈن ڈوم پر 20 برسوں میں تقریباً 1.2 ٹریلین ڈالر لاگت آئے گی، جس میں خلا پر مبنی میزائل وارننگ اور ٹریکنگ نظام کے لیے 740 ارب ڈالر، زمینی دفاعی نظام کی مختلف تہوں کے لیے 270 ارب ڈالر، جبکہ سینسرز، تحقیق و ترقی اور دیگر سرگرمیوں کے لیے 180 ارب ڈالر شامل ہیں۔ پروگرام کی نگرانی کرنے والے اسپیس فورس کے جنرل مائیکل گوٹلین نے مارچ میں اس کی تخمینی لاگت 185 ارب ڈالر بتائی تھی۔ کانگریس نے اس سے قبل جولائی 2025 میں ٹرمپ کے دستخط سے نافذ ہونے والے ون بگ بیوٹی فل بل ایکٹ) او بی بی اے (کے ذریعے گولڈن ڈوم کے لیے 24.4 ارب ڈالر مختص کیے تھے۔ مارچ میں ایک مزید مفاہمتی بل کے ذریعے تعمیرات شروع کرنے کے لیے 22.5 ارب ڈالر فراہم کیے گئے تھے، تاہم گوٹلین نے رواں موسم گرما میں کہا تھا کہ چھ ماہ سے بھی کم عرصے میں اس رقم کا 90 فیصد حصہ مختص کیا جاچکا ہے۔ پینٹاگون کی موجودہ فنڈنگ درخواست نے گولڈن ڈوم کو ایک اور مفاہمتی پیکیج پر خاصا منحصر بنادیا ہے۔ حکومت یکم اکتوبر سے نافذ ایک عارضی بجٹ قرارداد کے تحت بھی کام کررہی ہے، جس کے ذریعے اخراجات کو گزشتہ مالی سال کی سطح پر برقرار رکھا گیا ہے۔ گوٹلین نے اگست میں خبردار کیا تھا کہ یہ عارضی بجٹ قرارداد مسئلہ بن رہی ہے، کیونکہ گولڈن ڈوم کے پاس ایسا مجموعی بجٹ ہی نہیں ہے جس کی بنیاد پر عارضی فنڈنگ میں اس کا حصہ طے کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا اگر کانگریس کو پروگرام کے لیے فنڈنگ کا کوئی راستہ نہیں ملتا تو گولڈن ڈوم بھی نہیں ہوگا، کیونکہ فنڈنگ ہی موجود نہیں ہوگی۔ اس بارے میں بھی سوالات برقرار ہیں کہ موجودہ امریکی ملکی دفاعی نظام کے علاوہ گولڈن ڈوم مزید کیا فراہم کرے گا۔

فرانسس ہالزن کو نیوٹرینو تحقیق پر طبیعیات کا نوبیل انعام

آئس کیوب منصوبے میں اہم سائنسی خدمات کا اعتراف

منین، 6 اکتوبر (یو این آئی) بیلجیئم نژاد امریکی طبیعیات داں پروفیسر فرانسس ہالزن کو کائنات میں سفر کرنے والے انتہائی کم یاب ذرات کا سراغ لگانے والے آئس کیوب منصوبے میں اہم سائنسی خدمات کے اعتراف میں طبیعیات کا نوبیل انعام دیا گیا ہے۔ امریکی شہریت رکھنے والے اور یونیورسٹی آف وسکونسن-میڈیسن میں پروفیسر ہالزن نے آئس کیوب نیوٹرینو آبزرویٹری کی تیاری کی قیادت کی۔ یہ رصدگاہ انٹارکٹیکا کی برف میں تقریباً ایک مکعب کلومیٹر کے علاقے کی گہرائی میں نصب ہزاروں روشنی کے سینسرز کے ذریعے انتہائی توانائی والے نیوٹرینو کا سراغ لگاتی ہے۔ رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز نے کہا کہ آبزرویٹری کے قیام میں ہالزن کی دور اندیشی اور سائنسی قیادت بنیادی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ انہوں نے 1988 میں پہلی مرتبہ قطب جنوبی پر نیوٹرینو کا سراغ لگانے کا تصور پیش کیا تھا۔ ایک پریس کانفرنس میں ہالزن نے کہا کہ وہ اس تصور کی کامیابی سے حیران ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے اس بات پر زور دینا ہوگا کہ میں کتنا خوش قسمت تھا۔ جب ہم نے یہ منصوبہ شروع کیا تو ہر شخص سمجھتا تھا کہ یہ شاید ایک اچھا خیال ہے، لیکن بہت کم لوگوں کو یقین تھا کہ یہ کامیاب ہوگا، خود مجھے بھی نہیں۔ نیوٹرینو ذیلی جوہری ذرات ہیں جو مادے کے ساتھ انتہائی کم تعامل کرتے ہیں۔ سورج سے پیدا ہونے والے اربوں نیوٹرینو ہر سیکنڈ ناخن کے برابر رقبے سے گزرتے ہیں، لیکن ان کا کوئی قابلِ مشاہدہ اثر نہیں ہوتا۔ تاہم آئس کیوب کو شمسی نظام سے کہیں دور پرتشدد عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والے زیادہ توانائی والے نیوٹرینو کا سراغ لگانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ آبزرویٹری میں ہزاروں سینسرز شامل ہیں جو طویل کیبلز کے ساتھ منسلک ہیں اور ان کیبلز کو انٹارکٹیکا کی برف میں انتہائی گہرائی تک ڈرل کرکے نصب کیا گیا ہے۔ جب کوئی نیوٹرینو کبھی کبھار کسی ایٹمی مرکزے کے ساتھ تعامل کرتا ہے تو تیزی سے حرکت کرنے والے برقی ذرات پیدا ہوتے ہیں، جو برف کے اندر سے گزرتے ہوئے ہلکی نیلی روشنی کی جھلک پیدا کرتے ہیں۔ اس روشنی کے ظاہر ہونے کا وقت اور اس کا انداز سائنس دانوں کو یہ اندازہ لگانے میں مدد دیتا ہے کہ نیوٹرینو کس سمت سے آیا، جس کے ذریعے اس کے کائناتی ماخذ کا سراغ لگایا جاسکتا ہے۔ چونکہ نیوٹرینو مادے کے ساتھ بہت کم تعامل کرتے ہیں اور ان پر برقی بار نہیں ہوتا، اس لیے وہ خلا کے گنجان علاقوں سے بغیر جذب ہوئے گزر سکتے ہیں اور مقناطیسی میدان بھی ان کے راستے کو تبدیل نہیں کرپاتے۔ اسی وجہ سے نیوٹرینو فلکیات کے لیے اہم پیغام رساں ذرات ہیں۔ ان کے ذریعے ایسے ماحول کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں جن کا روایتی دوربینوں سے مشاہدہ آسان نہیں، جن میں پھٹتے ہوئے ستارے اور دیو قامت بلیک ہولز کے گرد موجود وہ علاقے شامل ہیں جہاں ذرات کو انتہائی توانائیوں تک تیز کیا جاتا ہے۔ نوبیل کمیٹی برائے طبیعیات کے چیئرمین پروفیسر مارک پیئرس نے کہا، فرانسس ہالزن نے محققین اور انجینئروں کی ایک بین الاقوامی ٹیم کی قیادت کی، جس نے ہمیں ایک شاندار سائنسی آلہ فراہم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہالزن کی ثابت قدمی اور سائنسی بصیرت نے فلکیات کی ایک نئی قسم کی راہ ہموار کی ہے۔ لندن کے انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کے ڈائریکٹر برائے سائنس لوئس بارسن نے کہا کہ آئس کیوب نے ماہرین فلکیات کو ایسے مظاہر کا مطالعہ کرنے کے قابل بنایا ہے جو روایتی دوربینوں کی رسائی سے باہر ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی مستقل طور سے بحال کروائی جائے: گوتیرس

غزہ میں جنگ بندی مستقل طور سے بحال کروائی جائے: گوتیرس

اقوام متحدہ، 6 اکتوبر (یو این آئی) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے 7 اکتوبر کی تیسری برسی سے قبل گفتگو کرتے ہوئے غزہ میں مستقل جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے۔ گوتیرس نے ایک سرکاری بیان میں کہا،''اب وقت آگیا ہے کہ جنگ بندی کو مستقل کیا جائے۔ اب وقت آگیا ہے کہ بڑے پیمانے پر انسانی امداد کی اجازت دی جائے، اور اب وقت آگیا ہے کہ بین الاقوامی قانون کا احترام کیا جائے۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ''پورے خطے میں پائیدار امن کے لیے ایک سیاسی راستہ تلاش کرے۔ گوتیرس نے اس بات پر زور دیا کہ یہ برسی صرف سوگ منانے سے بڑھ کر ہونی چاہیے اس برسی کو نہ صرف سوگ کا ایک اور سال قرار دیا جائے، بلکہ ایک مختلف مستقبل کی تعمیر کے لیے ایک نئے عزم کا نشان بھی بنایا جائے، ایک ایسا مستقبل جس میں اسرائیلی اور فلسطینی امن اور سلامتی کے ساتھ اپنے حقوق، وقار اور امنگوں کی تکمیل کے ساتھ شانہ بشانہ رہ سکیں۔''گوتیرس نے کہا کہ فلسطینیوں نے بڑے پیمانے پر جانی نقصان، نقل مکانی اور تباہی'' برداشت کی ہے، ان کے مصائب کا بھی اب خاتمہ ہونا چاہیے۔ اس محصور علاقے میں اسرائیل کی برسوں پر محیط نسل کشی کی جنگ میں 200,74 سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ گوتیرس نے اعتراف کیا کہ اکتوبر 2025 میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ثالثی میں ہونے والی عارضی جنگ بندی سے محدود ریلیف ملا، لیکن انہوں نے خبردار کیا کہ یہ ابھی تک سیکیورٹی، مناسب انسانی امداد یا بحالی اور امن کا کوئی معتبر راستہ فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اکتوبر 2023 سے، اسرائیل نے خطے میں اپنی جنگوں کو وسعت دی ہے، جنوبی لبنان پر حملہ کیا ہے اور فروری کے آخر میں امریکہ کے ساتھ مل کر ایران کے خلاف براہِ راست مسلح تصادم میں داخل ہوا ہے۔

اسرائیل خانہ جنگی کا شکار ہوسکتا ہے: امریکی خفیہ رپورٹ

واشنگٹن، 6 اکتوبر (یو این آئی) ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق، امریکہ کی ایک خفیہ انٹیلی جنس رپورٹ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ گہرے ہوتے ہوئے سیاسی، اقتصادی اور سماجی اختلافات اسرائیل کو خانہ جنگی یا ریاست کے خاتمے کے خطرے سے دوچار کر سکتے ہیں۔ آزاد تحقیقاتی نیوز آؤٹ لیٹ ڈراپ سائٹ نیوز نے اس مواد سے واقف دو امریکی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا ہے کہ ''اندرونی دراڑ'' کے عنوان سے یہ تجزیہ اگست میں سی آئی اے کے ریڈ سیل نے تیار کیا تھا۔ یہ ایک ماہر یونٹ ہے جسے انٹیلی جنس کے مروجہ اتفاقِ رائے کو چیلنج کرنے اور متبادل اسٹریٹجک تناظر فراہم کرنے کا مینڈیٹ حاصل ہے۔ اس جائزے میں 27 اکتوبر کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات سے قبل ملک کو درپیش اندرونی دباؤ کے ایک انتہائی غیر مستحکم ملاپ کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ باہمی تصادم کے اہم نکات میں شدید اقتصادی گراوٹ، دفاعی اخراجات میں بے پناہ اضافہ، مقبوضہ مغربی کنارے میں آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے تشدد، اور الٹرا آرتھوڈوکس (شدید قدامت پسند) مردوں کو لازمی فوجی سروس سے دی گئی چھوٹ پر شدید سماجی غصہ شامل ہیں۔ رپورٹ میں وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کی اقتدار میں رہنے کی جنگ کو آئینی اور سیاسی عدم استحکام کا ایک بنیادی محرک قرار دیا گیا ہے۔ غزہ میں برسوں کی نسل کشی اور لبنان و ایران میں جاری مسلسل جنگ نے پہلے سے موجود سماجی تقسیم کو مزید گہرا کردیا ہے، جس میں طویل تعیناتیوں کے بعد واپس آنے والے ریزرو فوجیوں کی ایک بڑی تعداد شدید نفسیاتی صدمے کا شکار ہے۔

فارمیسیوں کو یکم نومبر سے ویب سائٹ اور قیمت فہرست لازم

اسپتال فارمیسیوں میں ادویات کی خرید وفروخت شفاف ہوگی

لکھنؤ: 06 اکتوبر۔اتر پردیش کے فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے) نے مریضوں کو ادویات کی قیمتوں کے بارے میں مزید شفاف معلومات فراہم کرنے کی جانب ایک اور اہم قدم اٹھایا ہے۔ محکمہ نے تمام خوردہ فارمیسیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنی عوامی ویب سائٹس بنائیں اور ان پر فارمیسی سے متعلق اہم معلومات شائع کریں۔ اسپتال کے احاطے میں کام کرنے والی فارمیسیوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مریضوں کے فائدے کے لیے ادویات کی خرید وفروخت کے نرخوں پر مبنی قیمت کی فہرستیں آویزاں کریں۔ اس نظام کا نفاذ 1 نومبر 2026 سے متوقع ہے۔ کمشنر آف فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، اتر پردیش کی طرف سے جاری کردہ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ، پہلے سے جاری کردہ آفس آرڈر کے مطابق، تمام خوردہ فارمیسیوں کو ایک عوامی ویب سائٹ بنانا چاہیے اور اپنے لائسنس نمبر، مقرر کردہ فارماسسٹ، لائسنس یافتہ احاطے، اور اسٹاک کے بارے میں تفصیلات ظاہر کرنا چاہیے۔ ویب سائٹ پر موجود معلومات کو بھی ہفتہ وار اپ ڈیٹ کیا جانا چاہیے۔ مریضوں کے فائدے کے لیے اسپتال کی فارمیسیوں میں قیمت کی شفافیت محکمہ نے اسپتالوں کے اندر کام کرنے والی فارمیسیوں کے حوالے سے مخصوص ہدایات جاری کی ہیں۔ اسپتال کے احاطے میں واقع فارمیسیوں، جہاں مریضوں کے پاس دوائیں یا دیگر طبی مصنوعات خریدنے کا کوئی عملی آپشن نہیں ہوتا، مریضوں کے مفاد میں، ادویات کی اصل خرید وفروخت کی شرح پر مبنی قیمت کی فہرستیں ظاہر کریں۔ اس اقدام کا مقصد ادویات کی قیمتوں میں شفافیت کو بڑھانا اور مریضوں کو متعلقہ دوا کس قیمت پر خریدی گئی اور جس قیمت پر فراہم کی جارہی ہے اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ "فارمیسی کی مکمل معلومات ویب سائٹ پر دستیاب ہوں گی۔" UPFSDA کی ہدایت کے مطابق، خوردہ فارمیسیوں کو اپنی عوامی ویب سائٹ پر اپنا لائسنس نمبر، مقرر کردہ فارماسسٹ، لائسنس یافتہ احاطے، اور اسٹاک کی تفصیلات جیسی تفصیلات فراہم کرنی چاہئے۔

فارمیسیوں کو اس معلومات کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کرنا چاہیے۔ محکمہ نے علاقائی افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ علاقوں میں کام کرنے والی فارمیسیوں میں اس پالیسی کی تعمیل کو یقینی بنائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فارمیسی کی ضروری معلومات صرف معائنہ کے دوران فراہم کرنے کے بجائے اسے عوام کے لیے بھی عام کرنے کے لیے ایک نظام تیار کیا جارہا ہے۔ نظام نومبر سے نافذ ہوجائے گا۔ حکم نامے میں واضح کیا گیا ہے کہ پہلے جاری کردہ رہنما خطوط پر یکم نومبر 2026 سے عمل درآمد متوقع ہے۔

ڈرگ انسپکٹرز اور متعلقہ حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں کام کرنے والی فارمیسیوں کی طرف سے تعمیل کو یقینی بنائیں۔ یہ قدم ایسے وقت میں اہم ہے جب محکمہ مریضوں کو ادویات کی قیمت خرید، فروخت کی قیمت اور قیمتوں میں شفافیت کو یقینی بنانے پر خصوصی زور دے رہا ہے۔ اس سے مریض ادویات کی خریداری کے دوران مزید معلومات حاصل کرسکیں گے اور فارمیسی سسٹم میں احتساب کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اسی حکم نامے میں ادویات کے کاروبار سے متعلق ایک اور اہم فیصلے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ 23 جولائی 2026 کو جاری کردہ حکم نامے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ آنے والے نوراتری تہوار کے پیش نظر، تاجروں کے مفاد میں 11 اکتوبر 2026 سے نئے ہول سیل سیلز لائسنس جاری کرنے پر پابندی ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس فیصلے کے مطابق ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں۔ اس سے ادویہ سازی کے کاروبار سے متعلق نئے لائسنس کے لیے درخواست دینے والے تاجروں کو ریلیف ملنے کی امید ہے۔

یوپی میں ادویات کی قیمتوں میں 67 گنا تک فرق کا انکشاف

یوپی ایف ایس ڈی اے نے این پی پی اے سے کارروائی مانگی

لکھنؤ: 06 اکتوبر۔ اتر پردیش فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (UPFSDA) نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قومی سطح پر مداخلت کی کوشش کی ہے کہ مریضوں کو مناسب قیمتوں پر دوائیں دستیاب ہوں اور اسپتالوں میں دواؤں کی قیمتوں کو شفاف بنایا جائے۔ ڈاکٹر روشن جیکب، کمشنر اور محکمہ کے سکریٹری نے نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھارٹی (NPPA) کو ایک خط بھیجا ہے، جس میں ادویات کی خریداری کی قیمت اور مریضوں سے وصول کی جانے والی قیمت کے درمیان نمایاں فرق کو دور کرنے کے لیے مؤثر ریگولیٹری کارروائی کی درخواست کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یوپی فارماسیوٹیکل اتھارٹی (پی پی ایس اے) کے ذریعہ ریاست بھر کے بڑے شہروں میں واقع 22 میڈیکل کالجوں اور 30 سرکاری اور نجی اسپتالوں میں 200 سے زیادہ فارمیسیوں میں کئے گئے معائنے میں ادویات، استعمال کی اشیاء، طبی آلات اور نٹ کی قیمتوں سے وصول کی جانے والی اسپتال کی خریداری کی قیمت (پرائس ٹو ریٹیلر (پی ٹی آر)) کے درمیان نمایاں تضادات کا انکشاف ہوا ہے۔ کچھ معاملات میں، یہ فرق 67 گنا زیادہ تھا۔ اس کی روشنی میں محکمہ نے NPPA کی مداخلت کی درخواست کی ہے اور اہم تجاویز پیش کی ہیں۔ "مریضوں کو اسپتال کی خریداری کا فائدہ ملنا چاہیے۔" UP PFSDA کی بنیادی تشویش یہ ہے کہ اگر کوئی اسپتال کسی مینوفیکچرر یا سپلائی کرنے والے سے اہم رعایت پر دوا خرید رہا ہے، تو اس خریداری کا فائدہ کس حد تک مریض تک پہنچ رہا ہے۔ موجودہ نظام میں، MRP پیکیجنگ پر پرنٹ کیا جاتا ہے، جب کہ اسپتالوں کی طرف سے ادارہ جاتی خریداری اکثر "سب سے زیادہ رعایت" کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ نتیجتاً، اسپتال کو موصول ہونے والی اصل قیمت اور مریض سے وصول کی جانے والی قیمت کے درمیان فرق مریض کو واضح نہیں ہوتا۔ محکمہ نے این پی پی اے کو مطلع کیا ہے کہ ایسی صورت حال میں ایم آر پی کو نسبتاً زیادہ رکھنے اور نمایاں چھوٹ دینے کی گنجائش ہے۔ اگرچہ یہ کاغذ پر "MRP مائنس" کے طور پر رعایت کی عکاسی کر سکتا ہے، لیکن مریض کو اصل قیمت اور وصول کی گئی قیمت کے درمیان فرق کا فائدہ نہیں ملتا۔" اکتوبر کے آرڈر کے بارے میں NPPA کو دی گئی رسمی معلومات بھی UPFSDA کے اس اقدام کا ایک اہم پہلو ہے، جو ریاستی سطح پر کی جانے والی مقامی انتظامی کارروائی کو نیشنل پرائسنگ اتھارٹی کی توجہ دلاتی ہے۔ این پی پی اے کو لکھے گئے خط میں کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے محکمہ کو یکم اکتوبر 2026 کے حکم نامے سے بھی آگاہ کیا۔ اس حکم کے تحت، اسپتال میں قائم فارمیسیوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنی ویب سائٹس پر پرائس ٹو ریٹیلر (PTR) اور پرائس ٹو کنزیومر (PTC) سے متعلق معلومات رضا کارانہ طور پر ظاہر کریں۔

رائے بریلی میں چیف الیکشن کمشنر کا پتلہ نذرِ آتش

اکھلیش یادو کی گرفتاری کے خلاف ایس پی کارکنان کا احتجاج

رائے بریلی، 6 اکتوبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع رائے بریلی کے شہید چوک پر منگل کے روز سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے پارٹی صدر اکھلیش یادو کو دہلی میں مظاہرے کے دوران حراست میں لیے جانے کے خلاف چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا پتلہ نذرِ آتش کیا۔ اس موقع پر کارکنوں نے مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن کے خلاف شدید نعرے بازی کرتے ہوئے اکھلیش یادو سمیت حراست میں لیے گئے تمام اپوزیشن رہنماؤں کی فوری رہائی کا پرزور مطالبہ کیا۔ ایس پی رہنما اکھلیش ماہی کی قیادت میں منعقدہ اس احتجاج میں راہل نرل باغی، نیلیش یادو، ہیمنت کشواہا، ببلو یادو، کے ڈی یادو، رشبھ سین اور پروین یادو سمیت متعدد کارکنان موجود تھے۔ اکھلیش ماہی نے کہا کہ ووٹر لسٹ سے متعلق بے ضابطگیوں پر جمہوری طریقے سے اپنا موقف پیش کرنے کے لیے جانے والے اکھلیش یادو کو حراست میں لینا دراصل اپوزیشن کی آواز دبانے کی مذموم کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں ووٹر لسٹ کی نظرِ ثانی اور رائے دہندگان کے نام خارج کیے جانے پر مسلسل سوالات اٹھا رہی ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ انتخابی عمل اور ووٹر لسٹ میں ہونے والی ہیرا پھیری کے سلسلے میں اپوزیشن چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے جواب طلب کررہی ہے۔ ایس پی رہنما نے کہا کہ ووٹر لسٹ کی نظرِ ثانی کے نام پر بڑی تعداد میں رائے دہندگان کے نام متاثر ہوئے ہیں، جس میں بالخصوص پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) طبقے کے ووٹرز کو نشانہ بنائے جانے پر شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ اگر جمہوری آواز کو کچلنے کی کوششیں جاری رہیں تو سماجوادی پارٹی آئینی حدود میں رہتے ہوئے ایک وسیع عوامی تحریک چلائے گی۔

سیلاب کا پانی لکھنؤ کے ایکانہ اسٹیڈیم تک پہنچا

انڈر پاس زیرِ آب، ہورہا بھارت اور ویسٹ انڈیز کا میچ

لکھنؤ: 6 اکتوبر (پی این ایس) لکھنؤ میں دریائے گومتی کی بڑھتی ہوئی پانی کی سطح اب گومتی نگر ایکسٹینشن تک پہنچ گئی ہے۔ پیر کو ایکانہ اسٹیڈیم کے قریب شہید پتھ کے نیچے انڈر پاس پانی میں ڈوب گیا جس سے گاڑیوں کی آمدورفت میں خلل پڑا۔ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ٹی 20 میچ اسی اسٹیڈیم میں آج شیڈول ہے۔ ایکانہ کے قریب نالے سے پانی انڈر پاس میں داخل ہوا جس سے پانی کی بھرائی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ بھاگیداری بھون اور امبیڈکر میموریل کے قریب G-20 روڈ کی طرف جانے والا انڈر پاس بھی زیر آب آگیا۔ میونسپل کارپوریشن اور ایل ڈی اے کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں اور پانی کی نکاسی کے لیے کئی پمپ لگادیے۔ عمار گومتی گرینز سوسائٹی کے قریب نالے میں پانی کی سطح مسلسل بڑھنے سے بجلی کے سب اسٹیشن کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ سب اسٹیشن کے گرد حفاظتی دیوار بنانے کا کام تیز کردیا گیا ہے۔ سوسائٹی انتظامیہ بھی اپنے طور پر انتظامات کررہی ہے۔ پانی بھرنے (لکھنؤ سیلاب) کی وجہ سے فیض اللہ گنج، داؤد نگر، کڑیا گھاٹ، گوگھاٹ، گلالا گھاٹ، اور مشری باغ میں 20 ٹرانسفارمروں کو بجلی کی سپلائی منقطع کرنی پڑی۔ محکمہ بجلی کے مطابق سیلاب کے باعث شارٹ سرکٹ اور بجلی کے جھٹکے لگنے کا خطرہ تھا۔ اس کی وجہ سے گنیش وہار، اناپورنا نگر اور شلپی اسکول علاقوں میں بجلی کی سپلائی متاثر ہوئی۔ پون وہار، بھارگو کالونی، گنیش وہار بلاک جے میں KVA400 ٹرانسفارمر اور شلپی کے قریب KVA100 کا ٹرانسفارمر بھی بند کردیا گیا۔ دیال پیراڈائز چوراہے کے قریب نالے میں بیک فلو ہونے کی وجہ سے جنیشور مشرا پارک گیٹ نمبر 2 کی طرف جانے والی سڑک زیر آب آگئی۔ جس کے بعد انتظامیہ نے سڑک کو بند کردیا۔ ایکس پر تعینات ٹریفک پولیس نے ڈرائیوروں سے اپیل کی کہ وہ اس راستے سے گریز کریں اور متبادل راستے اختیار کریں۔

لکھنؤ کے جان زیدی نے اسٹیٹ، نیشنل تائکوانڈو میں گولڈ جیتا

انڈر 16 کے 73 کلو گرام زمرے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ

لکھنؤ: 6 اکتوبر۔اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے ابھرتے ہوئے تائکوانڈو کھلاڑی جان زیدی نے اپنی صلاحیت، کڑی محنت اور کارکردگی کی بنیاد پر کھیل کی دنیا میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ ستمبر 2026 میں بریلی میں منعقد اسٹیٹ تائکوانڈو مسابقہ کے انڈر 16 کے تحت 73 کلو گرام وزن کا گولڈ میڈل جیت کر جان نے لکھنؤ کا اعزاز بڑھایا۔ اس کے بعد منتخب ہونے پر انہوں نے اندور، مدھیہ پردیش میں منعقد انڈر 16 نیشنل تائکوانڈو مسابقہ میں بھی 73 کلوگرام وزن شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے گولڈ میڈل اپنے نام کیا۔ جان زیدی نے اپنی کامیابی کا کریڈٹ اپنے کوچ رضوان احمد کو دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوچ رضوان نے لگاتار محنت، اور سپردگی کے ساتھ انہیں تربیت دی۔ اور بلیک بیلٹ تک پہونچنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مسابقہ میں حصہ لینے کے لئے بھی انہوں نے ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی۔ جان نے کہا نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ذریعہ کھیلوں کو فروغ دینے اور نوجوانوں میں کھیلوں کے تئیں بیداری پیدا کرنے سے ان کے جیسے متوسط طبقہ کے بچوں کو آگے بڑھنے کا حوصلہ ملتا ہے۔

جلالپور میں جلسۂ تکریم وتہنیت کا شاندار انعقاد

مسابقاتی امتحانات میں کامیاب طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی

جلالپور۔ بابُ العلم ایجوکیشنل سوسائٹی جلالپور کے زیرِ اہتمام مسابقتی امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی اعزازی تقریب گزشتہ شب 3 اکتوبر 2026ء کو حسینی باغ عثمان پور جلالپور میں نہایت شاندار اور باوقار انداز میں منعقد ہوئی۔ پروگرام میں علمی، ادبی، مذہبی اور سماجی شخصیات کے علاوہ شہر کے معززین، طلبہ، والدین اور بڑی تعداد میں اہلِ جلالپور نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت مہمان عزیز ڈاکٹر سید قمر عباس صاحب ڈائریکٹر جنرل انبالکا انسٹیٹیوٹ نے کی جبکہ پروگرام کی قیادت مولانا ڈاکٹر رئیس حیدر صاحب نے فرمائی۔

تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ذیشان صاحب نے نہایت خوش اسلوبی اور برجستگی کے ساتھ انجام دیے۔ پروگرام کا آغاز مولانا قاری کوثر صاحب جلالپوری کی پرسوز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جس کے بعد مختلف مقررین نے تعلیم و تعلم اور نوجوان نسل کی ذمہ داریوں کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

تقریب کا ایک اہم اور قابلِ تحسین پہلو مختلف مسابقتی امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کی پذیرائی تھا۔ PGT، TGT، NEET، JE، IIT، Assistant Professor سمیت مختلف شعبوں میں کامیابی حاصل کرنے والے نوجوانوں کو اعزازات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مقررین نے کامیاب امیدواروں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کی تعلیمی کامیابی صرف ان کے خاندان کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لیے باعثِ فخر ہے۔ ایسے پروگرام نوجوان نسل میں تعلیمی شعور پیدا کرنے، مسابقتی امتحانات کی طرف راغب کرنے اور محنت وجدوجہد کا جذبہ بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایلیا جلالپوری، ایثار جلالپوری اور سیف جلالپوری سمیت شعرائے کرام نے مختلف علمی موضوعات پر اپنا کلام پیش کیا، جسے سامعین نے خوب سراہا۔

پروگرام کے مقررین میں ڈاکٹر عباس مہدی ڈاکٹر سردار مہدی ڈاکٹر محمد قاسم ماسٹر جاثار صاحب اور مولانا کرار ترابی صاحب شامل تھے۔ مقررین نے اپنے خطابات میں علم کی اہمیت، نوجوانوں کی تعلیمی ذمہ داریوں اور معاشرے کی تعمیر وترقی پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں کامیابی کے لیے صرف خواہش کافی نہیں بلکہ مسلسل محنت، بلند حوصلہ، نظم وضبط اور علمی جدوجہد ناگزیر ہے۔ نوجوان اگر اپنی صلاحیتوں کو مثبت سمت میں بروئے کار لائیں تو وہ نہ صرف اپنے مستقبل کو روشن کر سکتے ہیں بلکہ معاشرے کی ترقی میں بھی نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تقریب میں متعدد علماء، دانشوران اور معزز شخصیات نے شرکت کر کے پروگرام کی رونق میں اضافہ کیا مولانا ڈاکٹر رہبر سلطانی صاحب، مولانا محمد جاوید نجمی صاحب، مولانا نیر ذوالقرنین صاحب، مولانا علی عباس فیضی، مولانا سہیل ثالثی، مولانا فرمان حیدر، مولانا احتشام حیدر، مولانا شاہد رضا، مولانا مشیر الہندی، ماسٹر علی امام اور ڈاکٹر رمضان علی سمیت دیگر شخصیات نے زینتِ مسند بن کر پروگرام کی علمی و معنوی اہمیت میں اضافہ کیا۔ شہر جلالپور کی مذہبی، علمی، سماجی، ادبی شخصیت ڈاکٹر اصغر اعجاز قائمی صاحب چیئرمین آف شعبۂ شیعہ دینیات علی گڑھ نے ایک پر مغز مقالہ پیش کر کے منتظمین کی حوصلہ افزائی کی۔ شرکائے جلسہ نے بابُ العلم ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے نوجوانوں کی تعلیمی حوصلہ افزائی اور انہیں نمایاں مقام حاصل کرنے پر اعزاز دینے کے اقدام کو سراہا۔ پروگرام کی کامیابی اور اس کی موثر کوریج میں میڈیا سے وابستہ حضرات نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ ماسٹر شمس الحسن شمو، ماسٹر میثم صاحب، مسٹر عباس مہدی، اصغر رضا حیدری اور ان کی پوری ٹیم نے پروگرام کی میڈیا کوریج، براہِ راست نشریات اور دیگر انتظامات میں نمایاں خدمات انجام دیں، جس پر منتظمین اور شرکائے تقریب نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے دوران کامیاب طلبہ و طالبات کو اعزازات پیش کیے گئے اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر طلبہ کے والدین اور اہلِ خانہ کے چہروں پر خوشی اور فخر کے جذبات نمایاں تھے۔ آخر میں منتظمین کی جانب سے تمام مہمانان، علماء، شعرائے کرام، مقررین، میڈیا نمائندگان، کامیاب طلبہ وطالبات اور اہلِ جلالپور کا شکریہ ادا کیا گیا۔

پارا میں بے قابو گاڑی کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار ہلاک

حادثے کے بعد نامعلوم گاڑی اور ڈرائیور کا سراغ نہیں ملا

لکھنؤ۔ پارا تھانہ علاقے کے نہریا۔ تکونیا روڈ پر جے پوریا موڑ کے قریب بے قابو نامعلوم گاڑی نے موٹر سائیکل سوار کو زوردار ٹکر ماردی۔ حادثے میں نوجوان شدید زخمی ہوگیا۔ راہگیروں اور مقامی لوگوں کی مدد سے زخمی کو فوراً رانی لکشمی بائی اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ متوفی کی شناخت کاکوری تھانہ علاقے کے مَوداپیاری پور کے رہائشی سندیپ یادو (32) ولد چھتی لال کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ اسپلینڈر پلس موٹر سائیکل سے جارہے تھے۔ اہل خانہ کے مطابق سندیپ کی شادی تقریباً 10 سال قبل ساحلہ مئو کی انجو دیوی سے ہوئی تھی۔ میاں بیوی کے دو بیٹے آروی (9) اور ابھراج (5) ہیں۔ شادی کے تقریباً تین سال بعد سے شوہر اور بیوی کے درمیان عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا اور بیوی اپنے میکے میں رہ رہی تھیں۔

میرٹھ سے پی این بی ہاؤسنگ فنانس کی 'پی ایم اے وائی یاترا' شروع

سستے مکانات کے لیے چھ ریاستوں کے اہم شہروں تک مہم پہنچے گی

میرٹھ، 6 اکتوبر، 2026: بھارت کی معروف ہاؤسنگ فنانس کمپنیوں میں سے ایک، پی این بی ہاؤسنگ فنانس نے 'پی ایم اے وائی یاترا' کے ذریعے بڑے پیمانے پر بیداری مہم کا آغاز کیا ہے۔ یہ پہل بھارت کے تیزی سے ترقی کرتے شہروں میں لوگوں کے درمیان سستے اور قابلِ رسائی مکانات کے حوالے سے بیداری اور مکالمے کو فروغ دینے کے مقصد سے شروع کی گئی ہے۔ اس مہم کا مقصد 'پردھان منتری آواس یوجنا اربن 0.2' (PMAY-U 2.0) کے بارے میں عوام میں بیداری پیدا کرنا ہے، تاکہ خاندان اس اسکیم کے فوائد کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور اپنے گھر کے خواب کو پورا کرنے کی جانب آسانی سے آگے بڑھ سکیں۔ اس مہم کا آغاز اتر پردیش کے میرٹھ سے کیا گیا، جہاں پی این بی ہاؤسنگ فنانس کے چیف بزنس آفیسر ریٹیل، جناب مکیش اگروال اور چیف بزنس آفیسر افورڈیبل بزنس، جناب ستیش کمار سنگھ نے کمپنی کی سینئر لیڈر شپ ٹیم کے ساتھ مل کر 'پی ایم اے وائی یاترا' کا افتتاح کیا۔ 'پی ایم اے وائی یاترا' گجرات، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، راجستھان، تمل ناڈو اور اتر پردیش کے اہم شہروں تک پہنچائی جائے گی۔ عوام کی بامعنی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے اس مہم کے دوران کینٹر وین، نکڑ ناٹک، جادو کے مظاہروں اور گاڑیوں پر برانڈنگ سمیت عوامی رابطے کے مختلف ذرائع استعمال کیے جائیں گے۔ جناب اجے شکلا، ایم ڈی اور سی ای او، پی این بی ہاؤسنگ فنانس نے کہا: "اگرچہ PMAY-U 2.0 نے ملک بھر میں گھر خریدنے کے خواہش مند افراد کے لیے بہترین مواقع فراہم کیے ہیں، لیکن اصل چیلنج اس اسکیم کی معلومات ہر فرد تک پہنچانا ہے، خاص طور پر ان خاندانوں تک جو اس کے حقیقی مستحق ہیں۔ پی این بی ہاؤسنگ فنانس میں ہمارا مقصد 'پی ایم اے وائی یاترا' کے ذریعے اس اسکیم سے متعلق معلومات، رہنمائی اور معاونت براہِ راست عوام اور کمیونٹیز تک پہنچانا ہے، تاکہ اپنے گھر کے خواب اور حقیقت میں گھر کا مالک بننے کے درمیان موجود فاصلے کو کم کیا جاسکے۔ یہ پہل بھارت کے سستے اور قابلِ رسائی مکانات کے ایجنڈے کی حمایت کرنے اور زیادہ سے زیادہ خاندانوں کو اپنے گھر کا خواب پورا کرنے میں مدد فراہم کرنے کے ہمارے مسلسل عزم کی عکاسی کرتی ہے۔" جناب مکیش اگروال، چیف بزنس آفیسر ریٹیل، پی این بی ہاؤسنگ فنانس نے کہا: "بھارت کے ابھرتے ہوئے شہروں میں گھر خریدنے کی خواہش اور طلب مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ایسے میں مزید رابطہ مراکز قائم کرنا ضروری ہے، جہاں گھر خریدنے کے خواہش مند افراد کو دستیاب مواقع اور اسکیموں کے بارے میں درست معلومات حاصل ہوسکیں۔ 'پی ایم اے وائی یاترا' کے ذریعے ہم اہل خاندانوں میں PMAY-U 0.2 کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور لوگوں کو اپنے گھر کا خواب پورا کرنے میں مدد فراہم کرنے کے قابل ہوں گے۔" «جناب ستیش کمار سنگھ، چیف بزنس آفیسر افورڈیبل بزنس، پی این بی ہاؤسنگ فنانس نے کہا: "PMAY-U 2.0 کے ذریعے حکومت کی جانب سے سستے اور قابلِ رسائی مکانات پر مسلسل توجہ نے ملک بھر میں باضابطہ ہاؤسنگ فنانس کی رسائی کو بہتر بنانے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کی ہے۔ 'پی ایم اے وائی یاترا' کے ذریعے ہمارا مقصد اس اسکیم کے بارے میں بیداری بڑھانا، زیادہ سے زیادہ خاندانوں کو اس کے تحت دستیاب فوائد سے جوڑنا اور حکومت کی ان کوششوں کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

نئے نشتر چبھوتے کیوں نہیں تم ☆ پرانے زخم اچھے ہوگئے ہیں

بزمِ احساسِ ادب کے تحت ماہانہ طرحی نشست

لکھنؤ ۶/اکتوبر: بزمِ احساسِ ادب لکھنؤ کی ماہانہ غیر طرحی نشست بزم کے دفتر واقع اودھ نگر، بابا کا پوروہ، سیتاپور روڈ، لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مرزا شارق لاہرپوری نے کی۔ نظامت معروف شاعر عرفان لکھنوی نے کی۔ ناظمِ نشست نے ان نشستوں کی افادیت اور ضرورت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروگرام کا آغاز قاری شمشیر عالم صاحب پوری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نشست میں صدر نشست اور ناظمِ نشست کے علاوہ حیدر علوی، ڈاکٹر زبیر انصاری، نصیر احمد نصیر، ڈاکٹر خلیق الرحمن خلیق، شیخ عباد لکھنوی، طارق سخا، نفیس سیتاپوری، شکیل انصاری لکھنوی، سلیم تابش، عالم صاحب پوری، ماجد نثار آشتی، رضوان بسوانی نے اپنے کلام سے محفل کو کامیاب کیا۔ محفل کے چند پسندیدہ اشعار نذرِ قارئین ہیں:

نئے نشتر چبھوتے کیوں نہیں تم
پرانے زخم اچھے ہوگئے ہیں
(عرفان لکھنوی)

رزق کے سارے فرشتے صبح صادق ہی گئے
دیر تک سونا ہمیں تحفے میں غربت دے گیا
(ڈاکٹر زبیر انصاری)

اب اس کے لفظ بھی کھونے لگے چمک حیدر
اب اس کے لہجے میں پہلی سی دھار تھوڑی ہے
(حیدر علوی)

مہاجن نے جو تحفے میں دیا ہے اپنی بیٹی کو
کسی ماں کی کلائی کا وہ کنگن ہو بھی سکتا ہے
(نصیر احمد نصیر)

تیر اس کا اگر کمان میں ہے
حوصلہ بھی مرا اڑان میں ہے
(قمر سیتاپوری)

امداد کے بھی ہوتے ہیں آداب لازمی
سکہ کسی غریب کو مت دے اچھال کر
(نفیس سیتاپوری)

ڈرتا ہوں کہیں آنکھیں بے نور نہ ہو جائیں
محفل میں اچانک جب وہ سامنے آئینگے
(سلیم تابش)

جب دیکھ لیا ارض مقدس تو کہا بس
ایسے کہیں دنیا میں مناظر نہیں ہوتے
(طارق سخا)

ان کے علاوہ ایڈوکیٹ شہاب الدین، عیاض لکھنوی، ظہیر فکری، طفل لہرپوری، خلیق مرزا، بلال مجید، عین الحق نے خصوصی شرکت فرمائی اور محفل سے استفادہ کیا۔ صدر بزم مرزا شارق لاہرپوری نے تمام شعراو سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اعلان کیا کہ اگلی نشست روایتی ۵/نومبر ۲۰۲۶ کو دفتر بزم میں ہوگی جس کا مصرعہ طرح "وہ اپنے نام کی ہم کو مثال دیتا ہے" قوافی کمال، جمال، سہال وغیرہم۔

جنتر منتر پر ناگن اور سپیرے کا کھیل

ڈاکٹر سلیم خان

عام طور پر ناگن کو سپیرا اپنے بین کے اشارے پر نچاتا ہے مگر اس بار جنتر منتر پر کھیل الٹ گیا ہے۔ نیہا بورا نام کی ناگن نے شاہ نامی سپیرے کو تگنی کا ناچ نچانا شروع کردیا ہے۔ سپیرے اپنی لاکھ خواہش کے باوجود وہ اسے ٹوکری یعنی جیل میں بند نہیں کرپارہا ہے۔ بار بار شہر سے لے جاکر جنگل میں چھوڑ آتا ہے اور اگلے دن وہ پھر نیا روپ لے کر جنتر منتر پر نمودار ہوجاتی ہے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس بار یہ ناگن شاہ کے داہنا ہاتھ گیانیش کمار کو اسی طرح ڈس جائے گی جیسے پہلے بائیں ہاتھ دھرمیندر پردھان کو 'اوم سواہا' کرچکی ہے۔ ناگن اور سپیرے کے اس کھیل میں جس دن اژدھا شامل ہوگیا تو وہ مودی اور شاہ کی سرکار کو پورا کا پورا نگل جائے گا۔ یہ دیکھ کر ملک بھر کے تماش بین خوشی سے جھوم اٹھیں گے اور تالیاں بجانے لگیں گے۔ یہ خوش کن منظر کب دیکھنے ملے گا یہ تو کوئی نہیں جانتا مگر اس کی آہٹ سنائی دے رہی ہے۔ سپیرے کے آس پاس کا دائرہ دن بہ دن سمٹتا جارہا ہے۔ ظالمانہ اقتدار کی سانسیں اکھڑنے لگی ہیں۔ وہ آئی سی یو کے کمرے میں پڑا اپنی آخری دھڑکن گن رہا ہے۔ گھڑی کے کانٹے اور نبض کی رفتار میں فاصلہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ یہ جبر و استبداد کا ہوا محل خود اپنے بوجھ سے دھڑام تختہ ہوجائے گا۔

امسال دو اکتوبر کو گاندھی جی کے نظریہ 'بھارت چھوڑو' کا پونر جنم ہوگیا۔ اس بار یہ نعرہ گوروں کے خلاف نہیں بلکہ ان کے کالے غلاموں کی مخالفت میں اس طرح بلند ہورہا تھا 'پہلے لڑے تھے گوروں سے اب لڑیں گے چوروں سے' کیونکہ پہلے تو یہ چور اڈانی اور امبانی کی مدد سے ملک کا دھن دولت چراتے تھے۔ اس سے پیٹ نہیں بھرا تو رام مندر کا چندا چرانے لگے مگر اب تو ووٹ کے حق پر ہی ڈاکہ ڈالنے کے فراق میں ہیں۔ عجب چوروں کی سرکار اقتدار میں آگئی مگر اب ان کے چہرے نقاب اتر گئی ہے۔ جنتر منتر پر لگاتار تین دنوں تک نیہا بورا کی قیادت میں نوجوانوں نے احتجاج کیا مگر وہ قابو میں آنے کا نام نہیں لے رہے۔ ان کو اٹھا اٹھا کر بسوں میں بھرا جاتا ہے۔ ڈنڈوں اور لاتوں و گھونسوں سے زدوکوب کیا جاتا ہے مگر وہ مان کر نہیں دیتے۔ بی جے پی اس سے بری طرح بوکھلا گئی ہے۔ اس نے تیسرے دن نیہا کو بغیر نمبر پلیٹ کی گاڑی میں اغوا کیا۔ ایسے اہلکاروں کو میدان میں اتارا جنھیں اپنا نام دکھانے میں شرم محسوس ہوتی تھی۔ اس کے باوجود لڑکیاں گاڑی کے اوپر چڑھ کر نعرے لگانے لگیں۔ اس ویڈیو پر کلیم عاجز کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

قاتل نے بڑی شان سے باندھی ہے کمر آج
ہاں دیکھتا ہوں حوصلہ والوں کا جگر آج

کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج میں ۲۲ دنوں تک بھوک ہڑتال کرنے والی نیہا بورا فی الحال نوجوانوں سمیت طلبہ و طالبات کی آنکھوں کا تارہ بنی ہوئی ہے۔ اس کی ایک آواز پر ہزاروں نوجوان سر پر کفن باندھ کر نکل پڑتے ہیں۔ نیہا بورا کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے سرکار کا خوف دلوں سے نکال دیا۔ سنگھ پریوار کا سارا کاروبار عوام کو مسلمانوں یا اپنے جبر و استبداد سے ڈرانے پر ٹکا ہوا تھا مگر نیہا نے اس بنیاد کی چولیں ہلا کر رکھ دیں۔ یہ اس لیے ممکن ہوسکا کہ وہ خود نہیں ڈرتیں۔ اسی ڈر کو ختم کرنے کی خاطر راہل گاندھی نے نفرت کے خلاف محبت دوکان کھولنے کے لیے جنوب سے شمال اور مشرق سے مغرب تک بھارت جوڑو یاترا نکالی۔ راہل نے پہلے اپنے دل سے سنگھ کا ڈر نکالا اور پھر قوم کو اس سے نجات دلانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ نیہا بھی یہی کررہی ہیں اس لیے راہل گاندھی نے ان کو اپنے پاس بلایا اور تبادلۂ خیال کیا۔ نیہا بورا نے یوگی کے گھر میں گھس ان کو چیلنج کیا۔ انہوں نے اپنا سفر یوگی کے گورکھپور سے شروع کیا اور انہیں مجرم، فسادی اور لمپٹ کے لقب سے نوازہ۔ اس کے بعد وزیر اعظم مودی کے حلقہ انتخاب وارانسی میں پہنچ گئیں وہاں بھی اپنی بات دوہرائی اور پھر پریاگ راج سے ہوکر لکھنو میں یوگی کی ناک کے نیچے آکر ان کو بے نقاب کیا مگر یوگی بابا چوں بھی نہیں کرسکے۔ امیت شاہ اس وقت خوش ہورہے تھے اب وہ وزیر داخلہ کے ناک میں دم کررہی ہیں اس لیے یوگی بابا مسکرا رہے ہیں لیکن بالآخر وہ ان دونوں کو رلا کر دم لیں گی۔ نیہا کی مقبولیت تو اس شعر کی مصداق ہے۔

انہیں کے گیت زمانے میں گائے جائیں گے
جو چوٹ کھائیں گے اور مسکرائے جائیں گے

ایک طرف جنتر منتر پر نیہا بورا نظر آتے ہیں تو دوسری جانب ممبئی کی شیواجی پارک پر ابھیجیت دیپکے دکھائی دیتے ہیں۔ ۲/ اکتوبر کو شیواجی پارک پر ہزاروں نوجوانوں نے جمع ہوکر گیانیش کمار کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ بالی ووڈ کے نشے میں کھوئے نظر آنے والے نوجوانوں نے سرکار کے ہوش اڑا دیئے۔ وہاں پر بالی ووڈ کے کئی اداکار موجود تھے۔ مظاہرین کا جوش و خروش بے مثال تھا۔ اس کے دو ہی دن بعد شیوسینا (یو بی ٹی) نے نونرمان سینا کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ مظاہرے کا اعلان کیا۔ اس احتجاج کی خاص بات یہ تھی کہ اس نے دو بچھڑے ہوئے چچازاد بھائیوں کو برسوں بعد ملا دیا۔ اس میں عوام کے سیلاب نے وہ غلط فہمی دور کردی کہ ممبئی میں بالا صاحب ٹھاکرے یا ان کے فرزند ادھو ٹھاکرے کو لوگ بھول چکے ہیں۔ اس مظاہرے میں بی جے پی حکومت سے جو برسوں تک شیوسینا کی ہی مرہوں منت تھی کئی واجب مطالبات کیے لیکن ان کے شرفِ قبولیت کی کوئی توقع نہیں ہے۔ اس لیے کلیم عاجز کی زبان میں ان کے لیے یہ مشورہ ہے۔

گلوں سے راہ رکھیو، رسم رکھیو، رابطہ رکھیو
مگر ان بیوفاؤں سے نہ امید وفا رکھیو

منوسمرتی کی بنیاد بانٹو اور کاٹو پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بی جے پی سماج کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرکے ہندوؤں کا مسلمانوں یا عیسائیوں سے لڑا کر اپنا کام نکالتی تھی۔ اس سے بات نہیں بنتی تو ہندوؤں کو ذات پات کی بنیاد پر آپس میں لڑا دیتی۔ غیر یادو او بی سی کو یادو سماج سے الگ کرکے اپنے ساتھ کرلینا یا غیر جاٹو طبقات کے اندر احساسِ محرومی پیدا کرکے ان کو توڑ لینا اس کا شیوہ رہا ہے۔ اپنی اس حرکت کو وہ لوگ سوشیل انجینیر نگ کے خوبصورت نام سے منسوب کرتے ہیں لیکن اس بار زعفرانیوں کا جس نئی نسل سے پالا پڑا ہے وہ اپنے مستقبل کے حوالے سے فکر مند ہے۔ اس کو ہندو مسلم میں یا ذات پات پات میں تقسیم کرنا ممکن نہیں ہے۔ وہ سرکار سے پیپر لیک کا سوال کرتے ہیں۔ اس کو ملازمت چاہیے۔ اس کے لیے اچھی زندگی تعیش نہیں ضرورت ہے۔ ایسے پڑھے لکھے جین زی نمٹنے کا طریقہ آر ایس ایس کی شاکھا میں سکھایا نہیں جاتا۔ ان کو ڈرانا دھمکانا اور جھکانا ممکن نہیں ہے۔ ان لوگوں کو ایک دن مار پیٹ کر بھگایا جاتا ہے تو وہ دوسرے دن پھر تازہ دم ہوکر لوٹ آتے ہیں۔ فی الحال نہ جنتر منتر بلکہ ملک کے کونے کونے میں یہ تحریک برپا ہے۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ

زمانے سے کانٹوں پہ چلتے ہیں ہم
نہ رستہ نہ منزل بدلتے ہیں ہم

وقت کے ساتھ حکومت کو احساس ہورہا ہے کہ ان کو قابو میں کرنا آسان نہیں ہے اس لیے وہ تذبذب کا شکار ہوگئی۔ اس نے ابھیجت دیپکے کو فوراً اجازت دے کر دیکھا کہ شاید وہ ان کے جال میں پھنس جائیں لیکن اس سازش میں سرکار کو پوری طرح ناکامی ہوئی۔ جنتر منتر پر پہلے نرمی پھر گرمی دکھائی گئی مگر دونوں حربے ناکام ہوے۔ نہ تو کاکروچ ان کے دام میں پھنسے اور نہ تشدد سے ڈرے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ سرکار خود ڈر گئی اور ڈرے ہوئے لوگ ہمیشہ غلطی پر غلطی کرکے اپنے مخالفین کو فائدہ پہنچا دیتے ہیں اور بی جے پی کے ساتھ یہی ہوا رہا۔ مہاراشٹر کے اندر پہلے ابھیجیت دیپکے کو مظاہرے سے نہیں روکا گیا مگر جب کچھ قبائلی بچے اپنی جائز مانگوں کو لے کر ممبئی میں مظاہرے کے لیے آئے تو سرکار نے اجازت دینے سے انکار کردیا۔ ان لوگوں نے کانگریس کے ممبئی دفتر میں پناہ لی تو پولیس بھیج کر ان خوفزدہ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس سے نہ تو نوجوان ڈرے اور نہ کانگریس گھبرائی کیونکہ ان کا کہنا ہے۔

مجرم ہیں ہمیں ان کے گنہگار ہمیں ہیں
وقت آئے تو مرنے کو بھی تیار ہمیں ہیں

پس نوشت: ملک بھر میں گیانیش کمار پر کہرام مچا ہوا ہے دوسری جانب گودی میڈیا میں اسرائیل جانے والے جہاز اور اس کے پائلٹ سُمیت مچھر کے چرچے ہیں۔ وہ عوام کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کررہا ہے مگر گودی میڈیا اس کے آقاوں کو اپنے ناپاک عزائم میں کامیابی نہیں ملے گی کیونکہ

اس کی فکر نہ کیجو عاجز کون یہاں کیا بولے ہے
کرنے والا کام کرے ہے بولنے والا بولے ہے

☆☆☆

پوچھ رہا ملک، اب آگے کیا؟

اے جے پربل

گزشتہ دنوں ٹرینڈ کرتا ہیش ٹیگ #JantarMantar Satyagraha صرف چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کے مطالبہ تک محدود نہیں تھا۔ یہ ہمارے لیے ایسا لمحہ تھا جیسے ہندوستانی ایک نئی جنگ آزادی کا نقارہ بجا رہے ہوں۔ جیسے ہی آزاد صحافیوں، سماجی کارکنوں، طلبا اور اپوزیشن لیڈروں سمیت 700 سے زیادہ مظاہرین کو دہلی کے الگ الگ تھانوں میں حراست میں لیا گیا، جیسے ہی ممبئی کے شیواجی پارک میں سخت پولیس سکیورٹی کے درمیان ہزاروں لوگ 'گیانو اٹھالے جھولا' گاتے ہوئے جمع ہوئے، یہ صاف ہوگیا کہ گیانیش کمار کے خلاف مواخذے کی شروعات سڑکوں پر تو ہو ہی چکی ہے۔ ہم یہ نہ بھولیں کہ یہ مہم صرف گیانیش کمار کو رخصت کرنے کی کوشش تک محدود نہیں، یہ اس نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے کی شروعات ہے جس نے 'آزاد' ہندوستانیوں کو اپنے ہی ملک میں غلام بنا دیا ہے۔ اس جدوجہد میں شامل ہمارے 'دماغی نکسل' بھائیوں کے لیے کچھ سوالات ہیں، جن پر آپ کو غور کرنا چاہیے۔

ہمیں ایس آئی آر سے قبل کی بنیادی فہرست کے بجائے 2024 کی ووٹر فہرستوں پر ہی کیوں واپس آنا چاہیے؟

سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں استعمال کی گئی ووٹر فہرستیں ملک بھر میں غیر متنازعہ اور عدالتی طور پر قابل قبول آخری فہرست بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد سے، خاص طور پر جون 2025 میں ایس آئی آر شروع ہونے کے بعد سے، ووٹر فہرستوں میں بڑے پیمانے پر ردوبدل کیا گیا ہے۔ متنازعہ اعداد و شمار اور بغیر کسی وضاحت کے نام جوڑنے اور کاٹنے کے سنگین الزامات تیزی سے سامنے آئے ہیں۔ مہاراشٹر، کرناٹک اور ہریانہ کے اسمبلی حلقوں کی رپورٹیں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں: ہزاروں کی تعداد میں دوہرے ووٹر، فرضی یا نامعتبر پتے، ووٹروں کی ناقابل اعتبار عمریں اور مشتبہ طور پر جوڑے گئے نئے نام... جہاں 5 سال میں ہونے والے عام ووٹروں کے اضافے کو چھ ماہ میں ہی سمیٹ دیا گیا۔ گزشتہ سال اگست، ستمبر اور نومبر میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کرناٹک، مہاراشٹر اور ہریانہ میں کھلی ہیرا پھیری کے ذریعے ووٹر فہرستوں میں کی گئی بے ضابطگیوں، نام جوڑنے اور کاٹنے کے کھیل کو بے نقاب کیا تھا۔

ووٹر فہرستیں عام طور پر بتدریج تیار ہوتی ہیں، جو پیدائش، اموات، نقل مکانی اور ضروری اصلاحات کو ظاہر کرتی ہیں۔ مناسب عوامی اطلاع یا سماعت کے بغیر نام جوڑے اور کاٹے جانے میں یہ اچانک اضافہ شفافیت اور غیر جانب داری کے بنیادی اصولوں کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایس آئی آر نے قائم روایات کے برخلاف اہلیت ثابت کرنے کی پوری ذمہ داری شہریوں پر ڈال دی، جبکہ اصول یہ رہے ہیں کہ نام کاٹے جانے پر افسر اس کی وجہ بتائے۔ 2024 کی ووٹر فہرستوں کی بحالی کا مطالبہ اس لیے نہیں ہے کہ وہ مکمل طور پر درست تھیں، بلکہ اس لیے ہے کہ وہ آخری متفقہ پیمانہ ہیں۔ وہ سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی اور ووٹروں کو تبدیلیوں کی قانونی حیثیت کی جانچ کرنے اور بعد کی ترامیم کو پرکھنے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اس بنیادی فہرست کو مسترد کرکے متنازعہ ایس آئی آر کے بعد کی فہرستوں کو اپنانا انتخابی اعتبار اور عوامی اعتماد دونوں کے لیے بڑا خطرہ ہے۔

الیکشن کمشنروں کی تقرری سے متعلق 2023 کے قانون کو کیوں منسوخ کیا جانا چاہیے؟

چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنر (تقرری، سروس کی شرائط اور مدتِ کار) ایکٹ، 2023، جسے حکومت نے دسمبر میں نوٹیفائی کیا تھا، مارچ 2023 کے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کی بنیادی روح کے بالکل برخلاف تھا جس میں جسٹس کے۔ ایم۔ جوزف کی سربراہی والی آئینی بنچ نے حکم دیا تھا کہ الیکشن کمیشن کی آزادی کو انتظامیہ کی مداخلت سے محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ عبوری انتظام کے طور پر سپریم کورٹ نے الیکشن کمشنروں کی تقرری کے لیے وزیر اعظم، چیف جسٹس آف انڈیا اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر پر مشتمل ایک کالجیم بنانے کی سفارش کی تھی۔ تاہم، بغیر کسی معقول وجہ کے، اسی سال بعد میں 2023 کا یہ ایکٹ منظور کردیا گیا، جس نے وزیر اعظم اور ان کی پسند کے ایک مرکزی وزیر کو کالجیم کا حصہ بنا دیا۔ اس سے تقرری کے عمل پر انتظامیہ کا کنٹرول پوری طرح مضبوط ہوگیا یا وہی کنٹرول جسے سپریم کورٹ کمزور کرنا چاہتا تھا۔ ایسا انتظام الیکشن کمیشن کی غیر جانب داری کو سنگین طور پر متاثر کرتا ہے۔ آزادی میں یہ نقب اس تصور کو مزید ہوا دیتی ہے کہ الیکشن کمیشن حکمراں جماعت کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔ الیکشن کمشنروں کو مجرمانہ مقدمات سے تاحیات استثنیٰ دینے کی یہ شق تو عوامی جذبات کو مزید بھڑکانے والی ہے۔ یہ ایسا غیر متوقع خصوصی استحقاق ہے جو جواب دہی پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ آخر حکومت ایسا کیا مان کر چل رہی تھی کہ وہ کس طرح کی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہوں گے؟ الیکشن کمیشن کی آزادی یقینی بنانے اور انتظامیہ کی من مانی مداخلت پر روک لگانے کے لیے ایک نئے قانون کی سخت ضرورت ہے، جس میں غیر حکمراں اپوزیشن جماعتوں کی لازمی شرکت ہو۔

ایس آئی آر کے عمل کے درمیان ہی الیکشن کمیشن 'ایرونیٹ' سے 'ای سی آئی نیٹ' پر کیوں چلا گیا؟ یہ کیا ظاہر کرتا ہے؟

'ایرونیٹ' کو بنیادی طور پر ایک ایسے فیصلہ جاتی معاون نظام کے طور پر تیار کیا گیا تھا جو اسمبلی حلقے کی سطح پر ووٹر فہرستوں کی نظر ثانی میں انتخابی رجسٹریشن افسران (ای آر او) کی مدد کرتا۔ یہ بے ضابطگیوں کی نشاندہی کرنے میں مدد تو کرتا تھا، لیکن عوامی نمائندگی ایکٹ کے تحت حاصل قانونی اختیارات کے مطابق آخری فیصلہ ای آر او کی صوابدید پر ہی چھوڑتا تھا۔ اس کے برعکس، 'ای سی آئی نیٹ' ایک مرکزی فیصلہ سازی کا نظام ہے اور یہ الیکشن کمیشن کے آئی ٹی ڈویژن کو آخری اتھارٹی بنا دیتا ہے۔ یہ قدم حکمراں جماعت کے آئی ٹی سیل کے ذریعے انتخابی اعداد و شمار کی ہم آہنگی اور کنٹرول کے الزامات کے لیے براہ راست دروازے کھولتا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مہاراشٹر کے چیف الیکشن آفیسر اور دونوں الیکشن کمشنروں (ایس ایس سندھو اور وویک جوشی) نے آزادانہ طور پر یہ بات اٹھائی تھی کہ ای آر او کو ای سی آئی نیٹ تک رسائی نہیں دی جارہی تھی اور انسانی صوابدید کے بغیر صرف مشینی الگورتھم ہی 'منطقی بے ضابطگیوں' کی شناخت کر رہے تھے۔ اس کے باوجود، الیکشن کمیشن نے جنوری 2026 میں ایرونیٹ سے ای سی آئی نیٹ پر زبردستی منتقلی کردی، جبکہ ایس آئی آر کا عمل ابھی جاری ہی تھا اور لاکھوں ریکارڈ کی جانچ ہورہی تھی۔ ای سی آئی نیٹ کو ایک تکنیکی اپ گریڈ کے طور پر پیش کیا گیا تھا، جو الیکشن کمیشن کی 40 سے زیادہ ایپلی کیشنز اور خدمات کو ایک ہی پلیٹ فارم پر ساتھ لاتا تھا۔ عمل کے درمیان ٹیکنالوجی کی یہ غیر متوقع تبدیلی نہ صرف بوتھ لیول افسران (بی ایل او) اور ای آر او جیسے زمینی سطح کے افسران کے لیے رکاوٹ بنی، بلکہ اس نے جواب دہی بھی انسانوں سے چھین کر ایسے مرکزی الگورتھم کے حوالے کردی۔ یہ تبدیلی اس بات کی مثال ہے کہ انتخابی ٹیکنالوجی کا استعمال شفافیت ختم کرنے کے ایک آلے کے طور پر کیسے کیا جاسکتا ہے۔ غلطیوں کے لیے ای آر او اور بی ایل او کی تو جواب دہی طے کی جاسکتی ہے، لیکن ووٹر کسی تکنیکی پلیٹ فارم کو کٹہرے میں کیسے کھڑا کریں گے؟

اگست 2025 میں ڈپٹی الیکشن کمشنر سنجے کمار کو کمیشن سے کیوں ہٹایا گیا؟

'دی انڈین ایکسپریس' کی 22 ستمبر کی رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی کہ سندھو اور جوشی نے ای سی آئی نیٹ، ای آر او کو رسائی سے محروم کیے جانے اور مغربی بنگال میں ووٹروں کے نام ہٹانے کے لیے الیکشن کمیشن کی جانب سے کی گئی غیر مجاز اپیلوں پر تحریری طور پر گہری تشویش ظاہر کی تھی۔ انہوں نے آئی ٹی ڈویژن کی نگرانی کر رہے ڈپٹی الیکشن کمشنر سنجے کمار (جو ڈیپوٹیشن پر الیکشن کمیشن میں تعینات تھے) کو ای سی آئی نیٹ کا آزادانہ آڈٹ اور متوازی محکمانہ آڈٹ کرانے کی ہدایت دی تھی۔ کمار نے ڈائریکٹر جنرل (آئی ٹی) ڈاکٹر سیما کھنہ کو خط لکھ کر دونوں الیکشن کمشنروں کی تشویش سے آگاہ کیا اور آڈٹ کرانے کا مطالبہ کیا۔ تاہم، جب کمار چھٹیوں کی چھٹی پر تھے، انہیں ان کے اصل کیڈر میں واپس بھیج دیا گیا اور ان کا چارج سینئر ڈپٹی الیکشن کمشنر سندیپ گرگ کو سونپ دیا گیا، جنہوں نے فوراً ہی آڈٹ کی ضرورت کو مسترد کردیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اسی واقعے کے بعد دونوں کمشنروں نے کابینہ سکریٹری کو باضابطہ شکایت بھیجی تھی۔ ڈیمیج کنٹرول کی مشق میں الیکشن کمیشن نے بعد میں دعویٰ کیا کہ گرگ کی جانب سے جاری احکامات کبھی نافذ نہیں کیے گئے تھے، کمار اپنے عہدے پر واپس آچکے ہیں اور آئی آئی ٹی دہلی کے ایک پروفیسر کی مہارت والی ایک کمیٹی ای سی آئی نیٹ کے کام کاج کا جائزہ لے گی۔

بے ضابطگیوں کی درخواستوں کے باوجود سپریم کورٹ نے ایس آئی آر کو ہری جھنڈی کیوں دی؟

قانونی نقطۂ نظر سے دیکھیں تو سپریم کورٹ نے ووٹر فہرستوں کی دیکھ بھال اور نظر ثانی کے الیکشن کمیشن کے آئینی اختیار کی توثیق کی، جس میں غیر شہریوں اور نااہل ووٹروں کو ہٹانے کا اختیار بھی شامل ہے۔ لیکن درخواست گزاروں نے جہاں ایس آئی آر کے ناقص نفاذ پر سنگین تشویش ظاہر کی تھی (جس میں شہریوں پر ہی اہلیت ثابت کرنے کا بوجھ ڈالنا اور بڑے پیمانے پر طریقہ کار کی بے ضابطگیاں شامل تھیں) وہیں عدالت کی توجہ بنیادی طور پر کمیشن کے اختیارات کی قانونی حیثیت پر ہی مرکوز رہی، نہ کہ اس پوری مشق کے نفاذ یا غیر جانب داری پر۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ کسی عمل کی قانونی حیثیت اور اس کے نفاذ کی قانونی حیثیت دو الگ الگ باتیں ہیں، جن پر عدالت کو غور کرنا چاہیے تھا۔ اس کے علاوہ، سپریم کورٹ نے اس حقیقت کو نظر انداز کیا کہ ایس آئی آر کو ملک بھر میں نافذ کیا گیا، جبکہ انتخابی قوانین صرف مخصوص آبادیاتی حالات میں اور پیشگی تحریری وضاحت کے ساتھ ہی ایسے 'خصوصی' نظرثانی کی اجازت دیتے ہیں۔ عدالت کے اس رویے کے پیچھے فیصلے کا وقت ایک وجہ ہوسکتا ہے، کیونکہ تمام بے ضابطگیاں حالیہ دنوں میں ہی کھل کر سامنے آئی ہیں۔ بہرحال، ایس آئی آر کو چیلنج کرنے والی کئی درخواستیں اب بھی زیر التوا ہیں، جس سے مزید عدالتی نظرثانی کی امید ابھی باقی ہے۔

کیا ان حالات میں ملک ادارہ جاتی حل پر بھروسہ کر سکتا ہے؟

حکومت، الیکشن کمیشن اور عدلیہ پر عوام کا اعتماد آج انتہائی نچلی سطح پر ہے۔ ایس آئی آر کے عمل میں سنگین خامیاں ہیں اور اس کا نفاذ انتہائی مشتبہ رہا ہے۔ اس کے باوجود، بہت کم لوگوں کو امید ہے کہ یہ ادارے اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں گے اور اصلاح کے لیے تیار ہوں گے۔ ایسے میں سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے سامنے اس سنگین صورت حال سے براہ راست دو دو ہاتھ کرنے کا مشکل چیلنج ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر سے غیر منصفانہ طور پر متاثر ووٹروں کے پاس اب بھی عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے کا راستہ کھلا ہے۔ جیسا کہ ایک معروف سماجی کارکن نے کہا، اگر چیف الیکشن کمشنر کے خلاف پارلیمنٹ میں مواخذہ نہیں چلایا گیا تو عوام سڑکوں پر ان کا فیصلہ کریں گے۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ الیکشن کمشنروں کو اگرچہ قانونی استثنیٰ حاصل ہے، لیکن سیما کھنہ جیسے انتظامی افسران کو یہ تحفظ حاصل نہیں ہے۔ ان کی مدتِ کار کے دوران ہوئے معاہدوں، سافٹ ویئر کی تنصیب (ای سی آئی نیٹ کا ڈھانچہ) اور وینڈروں کے انتخاب کی آزادانہ جانچ کرائے جانے کی کافی بنیاد موجود ہے۔ مسلسل جاری شہری مزاحمت اور درست قانونی اقدامات ہی بالآخر اداروں کو اپنی نظامی خامیوں کو درست کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ سوال یہی ہے کہ کیا ملک اب اس چیلنج کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا؟ ☆

اودھ نامہ

سیاسی بصیرت کا فقدان

سعید نقوی عالمی سطح کے شہرت یافتہ مشہور و معروف صحافی ہیں اور ہندوستانی صحافتی شعبہ میں نہیں بلکہ دیگر شعبہ حیات کے سرکردہ افراد و شخصیات بھی انھیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کی عمر 86 برس ہے، اس کا مطلب ہے کہ انھوں نے آزادی کے پہلے کا بھی ہندوستان تھوڑا بہت دیکھا ہے اور آزادی کے بعد پل پل بدلتے ہندوستان کے سیاسی نظریات اور ہندوستانی مسلمانوں پر اس کے اثرات سے بھی باخبر ہیں۔ جہاں کھل کر مسلمانوں کے خلاف بولا جارہا ہے اور ان کے مذہبی شعائر پر حملہ کیا جارہا ہے۔ ان کی مسجدیں کسی نہ کسی طرح زد پر لائی جارہی ہیں اور قدیم و جدید سبھی مساجد پر قانون کو درہ چلایا جارہا ہے۔ مدارس بند کئے جارہے ہیں نمازوں پر پابندی لگائی جارہی ہے۔ کہ مسجد کی حد میں رہ کر ہی نماز پڑھی جائے۔ اذانوں پر بھی پابندی عائد کی جارہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیا جائے اور اگر کہیں اجازت ہے بھی تو یہ حکم ہے کہ اس کی آواز کم سے کم رکھی جائے۔ لیکن دوسرے مذہبی شعائر اور ان کے پروگراموں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ جو چاہیں جیسے چاہیں کرسکتے ہیں۔ کوئی ان سے سوال نہیں کرسکتا۔ ماحول ہی ایسا بنادیا گیا ہے۔ آج مسلمان اس حلات میں پہونچادیا گیا ہے کہ وہ بات کرتے بھی ڈرتا ہے۔

سعید نقوی ایک جہاندیدہ صحافی ہیں ان کا اکثر یہی کہنا ہوتا ہے ہندوستانی مسلمانوں کا کبھی صرف ایک لیڈر یا رہنما ہوا کرتا تھا جواہر لال نہرو جو 1964 میں اس دار فانی سے کوچ کرگئے اور اب مسلمانوں کے صرف ایک لیڈر ہیں، مارکنڈے کاٹجو۔ ان کے اس خیال کو عجیب و غریب کہا جاسکتا ہے لیکن ان کے اسی خیال سے یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کا کوئی مسلمان لیڈر کیوں نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کی قیادت کی ذمہ داری غیر مسلموں پر کیوں ڈال دی یا لاد دی گئی ہے۔ اس کی وجہ ابن خلدون نے پورٹل دی پرنٹ میں شائع اپنے ایک مضمون میں بیان کی ہے، وہ لکھتے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں میں ایک دانشور و مفکر طبقہ کا فقدان پایا جاتا ہے۔ حالنکہ یہ ایک سیاسی بیانیہ ہے جس کا مقصد ہندوستان کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے کہ وہ انہیں پیچھے ڈھکیل رہا ہے۔ حالانکہ آج کے تناظر میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ آج کی سیاست مسلموں کو ہر سطح پر پیچھے ڈھکیل رہی ہے۔ پہلے یہ کوشش ڈھکے چھپے ہوتی تھی اور اب اعلانیہ ہورہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک خاص شعبہ ایسا ہے جہاں مسلمانوں کی پسماندگی سب سے نمایاں لیکن سب سے کم تسلیم کی جاتی ہے اور وہ ہے فکری پسماندگی۔ واضح رہے کہ مسلم برادری کے پاس باقاعدہ مفکرین و دانشوروں کا کوئی طبقہ موجود نہیں ہے۔ تقریباً 20 کروڑ تا 25 کروڑ افراد پر مشتمل ایک ایسی برادری جس کی شرح خواندگی 79.5 فیصد ہے، اگر کوئی قابل ذکر دانشور طبقہ نہ رکھتی ہو اور چند ایسے مفکرین و دانشور ہوں جو واقعی نمایاں مقام رکھتے ہوں تو یہ کم از کم حیران کن بات ہے۔ مسلمانوں میں مفکرین و دانشور طبقہ کی عدم موجودگی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ عوامی مباحث میں بائیں بازو کے آزاد خیال اور فراخدل ہندوان کی نمائندگی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بائیں بازو کے فراخدل اور آزاد خیال لوگوں کے نزدیک مسلمان وہ خاموش کروڑوں لوگوں میں ہیں جو اپنی بات خود کہنے کی صلاحیت نہ رکھنے کی وجہ سے ان کے ذریعہ نمائندگی کے محتاج ہیں۔

ہندوستانی مسلمانوں کی حالت زا کا اندازہ اسی سے ہوجاتا ہے کہ آج مسلمانوں میں وہ مصطفیٰ کمال اتاترک کہاں ہیں جنہوں نے پرزور انداز میں کہا تھا کہ مسلمانوں کو خود کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرلینا چاہئے اور جاگیردارانہ رسوم و رواج اور روایات سے چھٹکارا پالینا چاہئے جو انہیں جکڑ کر ترقی کی راہ پر گامزن ہونے سے روکتی ہیں۔ ایسے بہت سارے مسلمان ہیں جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور کر رہے ہیں، لیکن یونیورسٹی کی ڈگری رکھنے اور حقیقی معنوں میں ایک مفکر و دانشور ہونے میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ آپ کو بتادوں کہ ہمارے ملک کے سابق نائب صدر جمہوریہ اور انڈین فارن سروس عہدیدار جناب حامد انصاری، ملک کے ممتاز مورخ عرفان حبیب دہلی کے سابق لیفٹننٹ گورنر اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق وائس چانسلر نجیب جنگ، مشہور و معروف سیاسی شخصیت سلمان خورشید، اسد اویسی مشہور و معروف ماہر تعلیم مصنف و سماجی جہدکار سید حامد، صحافی سعید نقوی، سیما مصطفیٰ، صبا نقوی، عارفہ خانم شیروانی، ممتاز شاعر وسیم بریلوی اور قانون داں محمود پراچہ اور ان جیسے بہت سے لوگ بلاشبہ یونیورسٹی کی ڈگریاں رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی پیس پارٹی والے ڈاکٹر ایوب کھڑے ہوجاتے ہیں کبھی مجلس والے اویسی کھڑے ہوجاتے ہیں اور مسلم عوام ان میں اپنا لیڈر اور اپنا قائد ڈھونڈنے لگتے ہیں، لیکن انجام کار کیا ہوتا ہے۔ کہ سیاسی طور پر فائدہ انھیں پہونچنے لگتا ہے جن کو ہم اقتدار سے باہر رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی پہیلی ہے جو ہے تو بالکل صاف لیکن پھر بھی الجھی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں میں سیاسی بصیرت کا فقدان ہے، یہ سوال بہت اہم ہے کہ کیا مسلمان اپنی پارٹی اور اپنا قائد منتخب کریں یا پھر کسی دسری پارٹی اور کسی غیر مسلم کو اپنا سیاسی قائد تسلیم کریں۔

الیکشن کمیشن کی ساکھ پر اٹھتے سوالات، اپوزیشن کا شدید احتجاج

ووٹر فہرست، فارم ۶/ اور ایس آئی آر پر کمشنروں کے اعتراضات نے تنازعہ بڑھایا

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

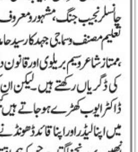

ووٹر رجسٹریشن، ووٹر فہرست سے نام حذف کرنے اور بحال کرنے، فارم ۶/ میں تبدیلی اور ووٹر ڈیٹا کے انتظام سے متعلق دو انتخابی کمشنروں، سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کے اعتراضات کی میڈیا رپورٹ کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے اور کمیشن کے کام کاج کی مزید گہری جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے ووٹر فہرست سے متعلق تنازعے کو ووٹ چوری قرار دیتے ہوئے بی جے پی، آر ایس ایس اور انتخابی کمیشن پر ملی بھگت کا الزام عائد کیا ہے۔ راہل نے کہا ہے کہ یہ ووٹ چوری ملک کے خلاف جرم ہے اور آئین پر براہ راست حملہ ہے۔ جن لوگوں نے اس عمل کو انجام دیا ہے، انہیں [illegible]

کانگریس کے ترجمان و سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے الزام عائد کیا کہ گیانیش کمار نے نہ صرف آئینی اقتدار پر حملہ کیا بلکہ اپنے معاون کمشنروں کو بھی فیصلہ سازی کے عمل سے دور رکھا۔ سنگھوی نے مزید کہا کہ گیانیش کمار کو استعفیٰ دے دینا چاہیے، اب ان کے اپنے عہدے پر قائم رہنے کا کوئی جواز نہیں بچا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال [illegible] دوبارہ ووٹنگ کرانے کا مطالبہ کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی گرفتاری اور ان کے خلاف مقدمہ چلانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے بھی گیانیش کمار کو عہدے سے برطرف کرنے، گرفتار کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن غیر جانب داری کے بجائے حکمراں جماعت کے حق میں کام کر رہا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات اور 2026 کے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات سمیت دیگر انتخابات میں [illegible] شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے گروپ) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ گیانیش کمار کو عہدے سے برخاست کیا جائے اور جمہوریت کے قتل کرنے کی بنیاد پر انہیں جیل میں ڈال دیا جائے۔ ساتھ ہی ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ مہاراشٹر، مغربی بنگال اور تمل ناڈو میں ہوئے حالیہ انتخابات کو منسوخ کرکے ان ریاستوں میں بیلٹ [illegible]

انہوں نے مزید کہا کہ الیکشن کمشنروں نے جو کہا ہے کہ فارم 6 میں غلط طریقے سے ترمیم کی گئی ہے، قانون میں اس کا کوئی انتظام نہیں ہے، [illegible]

ایس آئی آر کا آغاز جون 2025 میں بہار سے کیا گیا تھا، جبکہ بعد میں اس کا دائرہ ملک کی 30 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں تک وسیع کیا گیا۔ [illegible] 13 کروڑ سے زائد نام حذف کیے گئے ہیں۔ [illegible] جولائی 2026 میں فارم 6 میں ایک نیا سوال شامل کیا گیا تھا [illegible]

انتخابات چاہتی ہے؟ جواب نفی میں ہی ہوگا، وجہ یہ ہے کہ اگر حکومت کی نیت صاف ہوتی تو الیکشن کمشنروں کی تقرری کے لیے موجودہ کالجیم تشکیل نہ پاتی، الیکشن کمشنروں کو اپنے فیصلوں کے لیے فوجداری اور دیوانی مقدمات سے چھوٹ نہ ملتی اور اسمبلی انتخابات کے ٹھیک پہلے اتنی عجلت میں ایس آئی آر کی کارروائی شروع نہ ہوتی۔

بہرحال، آج ہم سبھی شہری آئین اور جمہوریت کی بقا کے لیے فکر مند ہیں۔ حزبِ مخالف کی جماعتیں بھی تشویش میں ہیں اور سرگرم بھی [illegible]

رابطہ: 9161484863

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام ایس ٹی واحد کی رحلت:
قوم وملّت کا ناقابلِ تلافی نقصان

سیّد علی عمران زیدی
(سکریٹری) انجمن غریب العزا، لکھنؤ

شاعر انجمن غریب العزا، جناب ایس ٹی واحد ابن اکبر حسین مرحوم (سابق سبھاسد) کی رحلت پُرملال پر انجمن غریب العزا کی جانب سے ایک تعزیتی جلسہ صدرِ انجمن ڈاکٹر سید علی امام زیدی (گوہر لکھنوی) کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جلسہ میں صدر انجمن اور دیگر اراکین انجمن نے مرحوم کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی ادبی، عزائی اور سماجی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مرحوم کافی عرصہ سے علیل تھے۔ بالآخر 4 اکتوبر 2026 بروز اتوار صبح فجر کے وقت دل کا دورہ پڑنے کے باعث تقریباً 70 برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے۔ مرحوم کی تدفین کربلا ملکہ جہاں، عیش باغ لکھنؤ میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ حجۃ الاسلام مولانا رضا حسین صاحب نے پڑھائی جبکہ مجلس سے جناب موجز عباس صاحب نے خطاب فرمایا اور انجمن غریب العزا اور دیگر انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

مرحوم کی مجلس پنجم 8 اکتوبر 2026 بروز جمعرات امام باڑہ سرکارِ حسینی میں بعد از نماز مغربین منعقد ہوگی۔

ایک مخلص شاعر اور سوزِ اہلبیتؑ کی آواز جناب ایس ٹی واحد مرحوم کی شخصیت صرف ایک سابق سبھاسد کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک تاریخ داں لکھنوی تہذیب کی جیتی جاگتی تصویر، ناظم وشاعرِ اہل بیتؑ اور شاعرِ انجمن غریب العزا کی حیثیت سے بھی قابلِ احترام تھی۔ انہوں نے اپنی شاعری کو محض اظہارِ فن نہیں بنایا بلکہ اسے محبتِ اہل بیتؑ، سوزِ کربلا اور عزاداری کی خدمت کا ذریعہ بنایا۔ ان کے کلام میں عقیدت کی حرارت، مصائبِ کربلا کا درد اور عزادارانہ جذبہ نمایاں نظر آتا ہے۔ ان کی زبان میں ایسی سادگی اور روانی تھی جو براہِ راست سامع کے دل تک پہنچتی تھی۔ یہی ان کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی تھی کہ وہ مشکل الفاظ اور پیچیدہ استعارات کے بجائے جذبے، سوز اور مؤثر منظر نگاری کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچاتے تھے۔

خصوصاً ان کے معروف نوحے "علی اکبر نوجواں، تجھے روتی ہے ماں" میں حضرت علی اکبرؑ کی شہادت، جناب لیلا کی ممتا اور کربلا کے المناک ماحول کی جو دردانگیز تصویر سامنے آتی ہے وہ سامع کے دل کو متاثر کرتی ہے۔ اس نوحے میں مرحوم نے واقعۂ کربلا کے ایک تاریخی منظر کو انسانی جذبات کی ایسی زبان عطا کی جس میں ماں کی ممتا، جوان بیٹے کی جدائی اور امام حسینؑ کی مظلومیت ایک ساتھ محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح "بدلی میں کہیں ڈوب گئے، چاند ہمارے" جیسے نوحوں میں ان کا تخیل، شعری رمزیت اور کربلائی منظر نگاری نمایاں ہوتی ہے۔ چاند، بدلی، رات اور تاریکی جیسے پیکر ان کے یہاں محض فطری مناظر نہیں رہتے بلکہ غمِ کربلا کے علامتی استعارے بن جاتے ہیں۔ روشنی کا چھپ جانا، گویا اہلِ حرم کی زندگی سے خوشیوں کے چھن جانے کی علامت بن جاتا ہے۔

شعری اسلوب اور فنی محاسن: ایس ٹی واحد مرحوم کی شاعری کا ایک نمایاں وصف سادگی اور سلاست ہے۔ ان کے اشعار میں لفظوں کی نمائش کے بجائے احساس کی صداقت ملتی ہے۔ ان کا کلام سننے والے کو مرثیہ ونوحہ کی لفظوں کی نمائش کے بجائے احساس کی صداقت ملتی ہے۔ ان کا کلام سننے والے کو مرثیہ ونوحہ کی بنیادی روح یعنی سوز، گداز، درد، عقیدت اور وفا سے قریب کرتا ہے۔

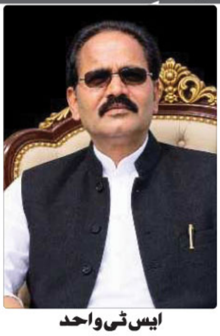
ایس ٹی واحد

ان کی شاعری میں منظر نگاری بھی قابل ذکر ہے۔ وہ کربلا کے واقعات کو محض بیان نہیں کرتے بلکہ انہیں ایک جذباتی منظر کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی ماں کی آنکھوں سے کربلا دکھائی دیتی ہے، کبھی اہلِ حرم کی بے قراری سے شام غریباں کا ماحول سامنے آتا ہے اور کبھی کسی شہید کی وفا وقربانی سامع کے احساسات کو متحرک کرتی ہے۔

ان کے نوحوں میں ترنم، روانی، تکرارِ مؤثر، سادہ تشبیہات اور جذباتی پیکر تراشی ایسی خصوصیات ہیں جو عزائی شاعری کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام صرف پڑھا نہیں گیا بلکہ مجالس اور عزائی محافل میں محسوس بھی کیا گیا۔

ان کی شاعری کی اصل قوت اخلاصِ عقیدت ہے۔ وہ کربلا کو محض شعری موضوع نہیں سمجھتے بلکہ اسے محبت، وفا، صبر، قربانی اور حق پرستی کا لازوال پیغام تصور کرتے ہیں۔ یہی احساس ان کے کلام کو محض الفاظ کا مجموعہ بننے سے بچاتا ہے اور اسے عزاداری کے جذبات سے مربوط کرتا ہے۔

انجمنِ غریب العزا کا ایک قیمتی سرمایہ: انجمن غریب العزا سے مرحوم کی وابستگی ان کی ادبی وعزائی زندگی کا ایک اہم باب تھی۔ وہ انجمن کے لئے صرف ایک شاعر نہیں بلکہ ایک مخلص رفیق اور اہلِ بیتؑ کی محبت میں سرشار خدمت گزار کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی رحلت سے انجمن غریب العزا نے ایک ایسے شاعر اور سرپرست کو کھودیا ہے جس کی کمی کو پُر کرنا آسان نہیں۔

اس موقع پر صدر انجمن ڈاکٹر سیّد علی امام زیدی (گوہرؔ لکھنوی) نے اپنے خطاب میں مرحوم کی وفات کو انجمن، اہلِ ادب، عزادارانِ امام حسینؑ اور پوری قوم وملت کے لئے ایک بڑا نقصان قرار دیتے ہوئے ان کے ادبی وعزائی کارناموں کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔

بلاشبہ جناب ایس ٹی واحد مرحوم کا جسمانی وجود ہمارے درمیان نہیں رہا لیکن ان کی آواز، ان کے نوحے اور ان کی عقیدت میں ڈوبا ہوا کلام عزاداری کی محافل میں ان کی یاد کو زندہ رکھے گا۔ ہم سب ممبران انجمن غریب العزا مرحوم کے پسماندگان، متعلقین، احباب، اہل ادب اور تمام سوگواران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور بارگاہِ پروردگار میں دُعا کرتے ہیں کہ محمد وآلِ محمد کے صدقے میں مرحوم کو جوارِ آئمہ معصومینؑ میں جگہ عطا فرمائے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆☆☆

سیوا اور عمل کا مطالعہ

داجی (کملیش پٹیل)

جمہوریت میں جب کوئی شخص مسلسل 25 برس تک حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا ہے تو یقیناً یہ ایک غیر معمولی بات ہے۔ میں جناب نریندر مودی جی کو حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے شاندار 25 برس کی خدمات پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وہ ان شخصیات میں سے ہیں جن سے مجھے خاص اُنس ہے اور جن سے برسوں مجھے قریب سے بات چیت کا موقع ملا ہے۔ مودی جی کون ہیں؟ انہیں کامیاب بنانے کے کیا محرکات ہیں؟ انہیں آگے بڑھنے کی تحریک کہاں سے ملتی ہے؟ یہ بہت عام سوالات ہیں اور ان پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔

میرے نزدیک وزیر اعظم مودی، قیادت اور روحانیت کا عمدہ امتزاج ہیں۔ جب میں نریندر بھائی کی زندگی پر غور کرتا ہوں تو ایک خوبی میری توجہ اپنی جانب مرکوز کر لیتی ہے اور وہ ہے ان کی زندگی کے مختلف ادوار میں ایک بنیادی مقصد کا مسلسل موجود رہنا۔ میں نے اکثر منقسم دل کی بات کی ہے، یعنی ایسا دل جو متضاد خواہشات کے باعث مختلف سمتوں میں کھنچتا رہتا ہے۔ آزادی اور خواہش کے درمیان، پسندیدہ اور بہتر کے درمیان ایک فطری کشمکش موجود رہتی ہے۔ روحانی راستے کے مسافروں کو اس کشمکش کا سامنا ہوتا ہے اور حقیقی پیش رفت سے پہلے انہیں اسے حل کرنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ نریندر بھائی کی زندگی میں یہ عمل بہت ابتدائی عمر میں ہی شروع ہوگیا تھا۔ مجھے حال ہی میں معلوم ہوا کہ 17 برس کی عمر میں انہوں نے گھر چھوڑ دیا، پورے ہندوستان کا سفر کیا اور ہمالیہ میں وقت گزارا، سوامی وویکانند سے متاثر ہوکر اور مختلف برادریوں اور روایات سے میل جول کے نتیجے میں ان کی زندگی خدمت کی جانب مائل ہونے لگی۔ اس کے بعد ان کی بیرونی حیثیت بدلتی رہی بی پرچارک سے منتظم، وزیر اعلیٰ سے وزیر اعظم تک، لیکن خدمت کا جذبہ ان کی زندگی میں مسلسل موجود رہا۔ جب دل ایک مقصد پر مرکوز ہوجاتا ہے تو عہدے اپنی ذات میں منزل نہیں رہتے۔ وہ ایسے مختلف ذرائع بن جاتے ہیں جن کے ذریعے اس مقصد کا اظہار ہوتا ہے۔

1979 میں مچھو ڈیم ٹوٹنے کے بعد موربی میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے خدمت کے اس عزم کو عمل کا ایک سخت میدان فراہم کیا۔ نریندر بھائی نے اس سانحے کے بعد وہاں رضا کار کی حیثیت سے کام کیا۔ برسوں بعد 2024 میں لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرہ وائناڈ کے دورے کے دوران انہوں نے اس تجربے کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ اس نے انہیں ان خاندانوں کے دکھ کو سمجھنے میں مدد دی جنہوں نے اس سانحے میں بہت کچھ کھو دیا تھا۔ جب ہم مصیبت کی گھڑی میں لوگوں کی خدمت کرتے ہیں تو ان کی مشکلات ہمارے لیے عام مسئلہ نہیں رہتیں، بلکہ ایسی ذمہ داریاں بن جاتی ہیں جنہیں ہم اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ مقصد کا احساس اس انداز میں ظاہر ہوتا ہے جس طرح ہم اپنے سامنے موجود شخص کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ جب سیوا دل میں جگہ بنا لیتی ہے تو ایک عام ملاقات بھی دوسروں کی دیکھ بھال کا موقع بن جاتی ہے۔ نریندر بھائی کی ابتدائی زندگی کا ایک واقعہ اس خوبی کی یاد دلاتا ہے۔ لینا سرمانے 2014 میں دی ہندو میں شائع ہونے والی اپنی تحریر "ٹرین کا ایک سفر اور یاد رکھنے کے لیے دو نام" میں 1990 میں اتپل پرنا ہزاریکا کے ساتھ دہلی سے احمد آباد کے سفر کا ذکر کیا ہے۔ دونوں خواتین ہندوستانی ریلوے ٹریفک سروس کی زیر تربیت افسران تھیں اور تربیت کے اگلے مرحلے کے لیے سفر کر رہی تھیں، لیکن ان کی برتھ کنفرم نہیں تھیں۔ ٹریولنگ ٹکٹ ایگزامینر نے انہیں فرسٹ کلاس کے اس کمپارٹمنٹ میں عارضی جگہ دے دی جہاں نریندر مودی اور شنکر سنگھ واگھیلا موجود تھے۔ اس شام نریندر بھائی نے چاروں افراد کے لیے کھانے کے پیسے ادا کیے۔ بعد میں جب ٹکٹ ایگزامینر نے بتایا کہ خواتین کے لیے برتھ کا انتظام نہیں ہوسکتا تو دونوں مردوں نے فوراً اپنی اپنی برتھ ان کے حوالے کر دی، کمپارٹمنٹ کے فرش پر کپڑا بچھایا اور وہیں سو گئے اور دونوں برتھ ان زیر تربیت افسران کے لیے چھوڑ دی۔

مجھے جو بات متاثر کرتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے کتنی آسانی سے اپنا آرام ترک کر دیا۔ سرما کی یادداشت کے مطابق اس مہربانی میں کوئی دکھاوا نہیں تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب نریندر بھائی نہ وزیر اعلیٰ بنے تھے اور نہ وزیر اعظم اور ان کے سامنے موجود ضرورت بالکل سادہ اور فوری نوعیت کی تھی۔ ایسے واقعات ہمیں اس بات پر غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں کہ جب کوئی ہمیں مثال کے طور پر دیکھنے والا نہ ہو تو ہم قیادت کے طور پر کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ کیا ہم کسی دوسرے شخص کی مشکل کو محسوس کر کے بغیر کسی صلے یا ستائش کے مدد کر سکتے ہیں؟ میرے نزدیک یہی دل کی سخاوت ہے۔ یہ مقصد میں انسانی گرمجوشی پیدا کرتی ہے اور سیوا کو روزمرہ کی زندگی کا حصہ بننے کا موقع دیتی ہے۔ ہر مخلص شخص کی زندگی میں بھی شک کا مرحلہ آتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے بڑی ذمہ داری قبول کرنے والے ہر شخص کے ساتھ غیر یقینی کیفیت رہتی ہے۔ اگر انسان اس پر دھیان دینے لگے تو رفتہ رفتہ اعتماد کمزور ہوتا جاتا ہے، ارادہ عمل کو آگے بڑھانے کی صلاحیت کھو دیتا ہے اور حقیقی روحانی ترقی مشکل ہوجاتی ہے۔ سوال یہ نہیں کہ شک پیدا ہوتا ہے یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ کیا ہم اسے اپنی زندگی کا محرک بننے دیتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں شردھا کی اہمیت سامنے آتی ہے۔

شردھا محض یقین کا نام نہیں، اس میں اعتماد، خود اعتمادی، خلوص، عزم اور باطنی یقین بھی شامل ہیں۔ یہاں مجھے نریندر بھائی کے 2001 میں گجرات کا وزیر اعلیٰ بننے کا واقعہ یاد آتا ہے۔ 51 برس کی عمر میں انہوں نے کبھی انتخاب نہیں لڑا تھا اور نہ ہی کسی انتظامی عہدے پر فائز رہے تھے۔ انہیں ایک ایسی ریاست کی حکومت سنبھالنے کی ذمہ داری سونپی گئی جو تباہ کن زلزلے سے ابھی سنبھل رہی تھی اور یہ سوال فطری تھا کہ کیا ایک تجربہ کار منتظم بنے بغیر تنظیمی امور کا ماہر شخص ایک مؤثر منتظم ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے ذمہ داری قبول کی اور اسے نبھاتے ہوئے سیکھتے رہے۔ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے ان کی ابتدائی مدت متعدد چیلنجوں سے بھری ہوئی تھی جن پر انہیں قابو پانا تھا اور یہ ایسے چیلنج تھے جو بہت سے لوگوں کے یقین کو متزلزل کر سکتے تھے۔ یقین کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں پہلے سے معلوم ہو کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر یقینی صورتحال ہمیں اگلا قدم اٹھانے سے نہ روکے۔ ہم شک کی آواز سن سکتے ہیں، اس سے سیکھ سکتے ہیں، لیکن ہمیں اسے اپنی زندگی کی سمت متعین کرنے کا اختیار دینے کی ضرورت نہیں۔ نریندر بھائی کی زندگی ایسی ہے جس میں شک کو کبھی فیصلہ کن مقام حاصل نہیں ہوا۔ اس کے بجائے ہمت اور یقین نے ان کی سمت متعین کی ہے۔

خوف پوچھتا ہے، "اگر ایسا ہوگیا تو؟" جبکہ یقین جواب دیتا ہے، "اگر ایسا ہوگیا تب بھی۔" بے خوف ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کو کبھی خوف محسوس ہی نہ ہو۔ اہم بات یہ ہے کہ کیا خوف کو ہماری سمت متعین کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ نریندر بھائی کی زندگی میں غیر یقینی کے بالکل مختلف حالات میں ذمہ داری قبول کرنے کی مثالیں ملتی ہیں۔ جب نریندر بھائی نے ساٹھ برس سے زیادہ کی عمر میں ہندوستان کے وزیر اعظم کی ذمہ داری قبول کی تو غیر یقینی کی کیفیت بہت زیادہ تھی۔ وہ ایک ریاست کی قیادت سے ہندوستان کی قومی سلامتی، سفارت کاری اور دنیا کے ساتھ تعلقات کی ذمہ داری سنبھالنے کے مرحلے میں داخل ہوئے، ایسے وقت میں جب یہ سوال اٹھ رہے تھے کہ ایک ریاستی رہنما اس تبدیلی کو کس طرح کامیابی سے انجام دے گا۔

اس کے بعد ایسے چیلنجوں کا ایک دور آیا جو حالیہ تاریخ کے انتہائی ہنگامہ خیز ادوار میں شمار ہوسکتا ہے۔ کورونا کی عالمی وبا، تجارتی جنگیں، یوکرین کی جنگ کے بعد پیدا ہونے والی جغرافیائی سیاسی افراتفری اور مشرق وسطیٰ کا حالیہ بحران، متعدد داخلی چیلنجوں کے ساتھ ایسی صورتحال مسلسل جاری تھی جو کسی بھی رہنما کے حوصلے کا امتحان لے سکتی تھی، خصوصاً ایسے رہنما کا جس کے کاندھوں پر 1.4 ارب لوگوں کی امیدیں اور خواب پورے کرنے کی ذمہ داری ہو۔ ایسے حالات میں سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھنا قابل تقلید ہے۔ شاید روحانی اعتبار سے ہمت کو سمجھنے کا یہ ایک طریقہ ہے۔ اس کا مطلب یہ کہنا نہیں کہ "میرے ساتھ کچھ نہیں ہوسکتا۔" بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ "چاہے کچھ بھی ہو، میں بے خوف ہوکر اپنی منزل کی جانب بڑھوں گا اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کروں گا۔"

چنانچہ قیادت کے طلبگار ہر طالب علم کے لیے ان کی زندگی ایک واضح سبق پیش کرتی ہے۔ دل کو اندرونی کشمکش سے پاک رکھنا، روزمرہ کے اعمال میں سخاوت کو رہنما بنانا، ذہن کو پختہ یقین سے وابستہ رکھنا اور ایسی روح پروان چڑھانا جو خوف کے زیر اثر عمل نہ کرے۔ یہ وہ روحانی اصول ہیں جنہوں نے نریندر بھائی کے کرم یوگی کے سفر کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ اصول آفاقی ہیں اور جب ہم انہیں کسی کی زندگی میں عملی صورت میں جلوہ گر دیکھتے ہیں تو انہیں اپنے لیے مشعل راہ بنا سکتے ہیں۔

میں اس موقع پر نریندر بھائی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ بھگوان انہیں طویل عمر عطا فرمائے تا کہ وہ قیادت اور رہنمائی کے ساتھ اس ملک کو آگے بڑھاتے رہیں اور ہندوستان کو مزید بلندیوں تک لے جاتے رہیں۔ (کملیش ڈی پٹیل، جنہیں ان کے پیروکار داؤ جی کے نام سے بھی جانتے ہیں ایک روحانی پیشوا اور مصنف ہیں۔ وہ سہج مارگ کے روحانی نظام میں راجا یوگ کے روحانی اساتذہ کے سلسلے میں چوتھے مقام پر ہیں۔ وہ 2014 سے شری رام چندر مشن کے صدر ہیں۔ یہ ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جس کی بنیاد 1945 میں رکھی گئی تھی اور جو اقوام متحدہ کے محکمہ اطلاعات عامہ سے وابستہ ہے)

☆☆☆

وعدوں اور یقین دہانیوں کی منڈی کا ایک سستا مال بن گیا بنکر!!

تحریر: جاوید بھارتی

بنکر صرف کپڑا نہیں بنتا ہے بلکہ وہ اپنی محنت، اپنے پسینے اور اپنے خوابوں سے ایک خاندان کی زندگی بناتا ہے۔ اس کے ہاتھ کرگھے پر چلتے ہیں تو ایک خوبصورت ساڑی، کپڑا یا دستکاری کا نمونہ وجود میں آتا ہے، لیکن افسوس کہ اسی محنت کش بنکر کی اپنی زندگی آج بھی مسائل کے الجھے ہوئے دھاگوں میں پھنسی ہوئی ہے۔

سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ بنکر کے مسائل نئے نہیں ہیں۔ بجلی کا مسئلہ ہو، اجرت کا مسئلہ ہو، روزگار کا مسئلہ ہو، سرکاری سہولتوں کا سوال ہو یا اس کی محنت کی مناسب قیمت کا معاملہ ہی ہر دور میں بنکر کو وعدے ملے، یقین دہانیاں ملیں، میٹنگیں ملیں، بیانات ملے، مگر اپنے مسائل کا مستقل حل کم ہی ملا۔

ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وعدوں اور یقین دہانیوں کی ایک ایسی منڈی قائم ہے جہاں سب کچھ مہنگا ہے، مگر بنکر سب سے سستا مال ہے۔

جب بنکر اپنے مسائل لے کر کسی دفتر کے دروازے پر پہنچتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ معاملہ حکومت کے علم میں ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ کمیٹی بنے گی، کبھی کہا جاتا ہے کہ نمائندوں سے بات ہوگی، کبھی یقین دلایا جاتا ہے کہ جلد فیصلہ ہوگا۔ بنکر امید لے کر واپس آتا ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ وہی مسئلہ دوبارہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔

یہاں سوال صرف حکومت سے نہیں بلکہ ان لوگوں سے بھی ہے جو بنکروں کی نمائندگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

بنکروں کے نام پر میٹنگیں ہوتی ہیں، وفود جاتے ہیں، تصویریں بنتی ہیں، بیانات جاری ہوتے ہیں اور سوشل میڈیا پر کامیابی کے دعوے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن عام بنکر کے گھر میں جب بجلی کا بل، بچوں کی فیس، راشن کا خرچ اور روزمرہ زندگی کی ضروریات سامنے آتی ہیں تو اسے ان تصویروں اور دعووں سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

بنکر کو تصویر نہیں، اپنے مسئلے کا حل چاہیے۔
بنکر کو وعدہ نہیں، واضح فیصلہ چاہیے۔
بنکر کو یقین دہانی نہیں، اپنے حق کا عملی نتیجہ چاہیے۔

سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ بنکر کی محنت کی قیمت طے کرنے والے بہت ہیں، مگر اس محنت کی حقیقی قدر سمجھنے والے کم ہیں۔ ہینڈ لوم و پاورلوم پر کھڑا اور بیٹھا ہوا شخص گھنٹوں محنت کرتا ہے۔ اس کی آنکھیں تھکتی ہیں، ہاتھ تھکتے ہیں، جسم تھکتا ہے، مگر اس کی اجرت کے معاملے میں اکثر خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔

کیا بنکر کی محنت اتنی سستی ہے کہ ہر بحران کا بوجھ اسی کے کندھوں پر ڈال دیا جائے؟

اگر خام مال مہنگا ہوسکتا ہے، اگر بجلی مہنگی ہوسکتی ہے، اگر بازار میں ہر چیز کی قیمت بڑھ سکتی ہے، تو پھر بنکر کی مزدوری اور اس کی محنت کی قیمت بار بار کم کیوں سمجھی جاتی ہے؟

یہ سوال کسی ایک فرد کا نہیں، پورے بنکر طبقے کا سوال ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ بنکر کو صرف انتخابات، میٹنگوں یا سرکاری اجلاسوں کے وقت یاد کرنے کے بجائے اسے ایک مستقل محنت کش طبقے کے طور پر دیکھا جائے۔ اس کے مسائل کو وقتی اعلانات کے بجائے مستقل پالیسی کے ذریعے حل کیا جائے۔

اور بنکروں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ صرف وعدہ سن لینا کامیابی نہیں ہے۔ اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب وعدہ حکم نامے میں تبدیل ہو، حکم نامہ عمل میں آئے اور عمل کا فائدہ بنکر کے گھر تک پہنچے۔

نمائندگی کا مطلب صرف حکومت کے ساتھ بیٹھنا نہیں ہے۔ نمائندگی کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بات عام بنکر کے حق میں طے ہو، اسے واضح طور پر بنکروں تک پہنچایا جائے، اور جو بات طے نہ ہو، اسے کامیابی بنا کر پیش نہ کیا جائے۔

بنکروں کو یہ سوال ضرور پوچھنا چاہیے:
کتنے وعدے ہوئے؟
کتنی یقین دہانیاں ملیں؟
کتنے فیصلے تحریری ہوئے؟
کتنے فیصلوں پر عمل ہوا؟
اور سب سے اہم سوال:
عام بنکر کی زندگی میں اس کا فائدہ کہاں نظر آیا؟

جب تک ان سوالوں کے جواب نہیں ملتے، تب تک ہر نئی یقین دہانی کو کامیابی سمجھنا شاید بنکر کے ساتھ سب سے بڑی ناانصافی ہوگی۔

بنکر کسی کا محتاج نہیں۔ وہ محنت کرتا ہے، روزگار پیدا کرتا ہے، ہنر کو زندہ رکھتا ہے اور ملک کی معیشت میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اس کی محنت کو عزت، اس کے کام کو مناسب قیمت اور اس کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کرنے کا عملی نظام دیا جائے۔

ورنہ تاریخ یہی کہے گی کہ ایک ایسا محنت کش طبقہ، جس کے ہاتھوں نے دوسروں کے لیے خوبصورت کپڑے بنائے، خود وعدوں اور یقین دہانیوں کے پھٹے ہوئے کپڑے میں زندگی گزارنے پر مجبور رہا۔

وعدوں کی منڈی بہت بڑی ہے، یقین دہانیوں کے خریدار بھی بہت ہیں؛

مگر اب بنکر کو وعدہ نہیں، اپنے حق کا عملی حساب چاہیے۔
بنکر کو سستا سمجھنے کا زمانہ ختم ہونا چاہیے،
کیونکہ بنکر سستا نہیں جو اس کی محنت کو سستا سمجھا گیا ہے۔

☆☆☆

نوجوانوں کی بیداری، جمہوریت کی نئی آواز

مدثر احمد شیموگہ

نیٹ سوالنامہ لیک ہونے کے معاملے پر طلبہ کا ایک بڑا گروہ پہلی مرتبہ سڑکوں پر اترا۔ دہلی کے جنتر منتر پر جمع ہوکر طلبہ نے مرکزی حکومت کی تعلیمی پالیسی اور امتحانی نظام کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ اس احتجاج کے نتیجے میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا پڑا۔ لیکن طلبہ کے احتجاج کو دبانے کے لیے مودی حکومت نے مبینہ طور پر سخت کارروائی کی۔ طلبہ پر لاٹھی چارج کیا گیا، پیلٹ گن استعمال کی گئی، مقدمات درج کر کے انہیں ہراساں کیا گیا اور ایک کم عمر لڑکی سے معافی مانگنے تک کا معاملہ سامنے آیا۔ جب اپوزیشن رہنماؤں اور عوام نے سوال اٹھایا کہ کیا جمہوریت میں احتجاج کا یہی صلہ ہے، تو حکومت خاموش ہوگئی۔ خاموشی اختیار نہ کرنے والے نوجوانوں نے نیٹ سوالنامہ لیک کے احتجاج کے بعد ملک کے سرکاری اسکولوں کی جانب بھی توجہ مرکوز کی اور 'اسکول ٹھیک کرو' مہم شروع کی۔ نوجوانوں نے سرکاری اسکولوں میں پینے کے پانی، بہتر بیت الخلاء، خستہ حال عمارتوں کی مرمت اور اساتذہ کی کمی جیسے بنیادی مسائل کو اجاگر کرنا شروع کیا۔ جمہوری نظام میں تعلیم ہر شہری کی بنیادی ضرورت اور حق ہے۔ کسی بھی جمہوریت کی کامیابی اور ترقی کا انحصار اس کے شہریوں کے علم، شعور اور بیداری پر ہوتا ہے۔ جب طلبہ اور نوجوان اس حقیقت کو حکومت کی توجہ میں لانے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کے سوالات کو نظر انداز کرنا جمہوری روح کے لیے ایک بڑا سوال بن جاتا ہے۔ اسی دوران مرکزی الیکشن کمیشن کی جانب سے ایس آئی آر کے عمل کے حوالے سے ملک کے ووٹروں کے حقِ رائے دہی سے متعلق خدشات بھی سامنے آنے لگے۔ ملک کے دانشوروں، ماہرین، مفکرین، ریٹائرڈ ججوں اور آئینی اداروں سے وابستہ افراد نے اس معاملے پر سوالات اٹھانا شروع کیے۔ سپریم کورٹ کے جسٹس اجل بھویان نے بھی خبردار کیا کہ اگر کسی عمل کے ذریعے لاکھوں لوگوں کو حقِ رائے دہی سے محروم کیا جاتا ہے تو انہیں دوسرے درجے کا شہری بنایا جا سکتا ہے اور ایسا عمل آمرانہ شکل اختیار کر سکتا ہے۔ ان کے اس بیان نے جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور ووٹنگ کے حق کی اہمیت کو ایک مرتبہ پھر بحث کے مرکز میں لا کھڑا کیا۔ عدلیہ کی بعض ہدایات اور مشاہدات نے بھی بنیادی سوالات اٹھائے ہیں۔ ججوں کی جانب سے اس بات کی یاد دہانی کرائی گئی کہ آئین کا تحفظ عدالتوں کی اہم ذمہ داری ہے۔ ان حالات نے طلبہ اور نوجوانوں کو آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے دوبارہ سڑکوں پر اترنے کی تحریک دی اور دہلی کے جنتر منتر پر نوجوانوں کی ایک بار پھر بڑی تعداد جمع ہوئی۔ جمہوریت صرف انتخابات کرانے، حکومت بنانے اور اقتدار چلانے کا نام نہیں۔ جمہوریت کا اصل مفہوم ان لوگوں کی آواز بننا بھی ہے جن کی آواز نہیں سنی جاتی، فرد کی آزادی کا احترام کرنا اور سوال پوچھنے کے حق کا تحفظ کرنا ہے۔ جمہوریت کی بنیاد یعنی ووٹر کے حقِ رائے دہی کے تحفظ کے لیے آج ملک کا نوجوان طبقہ آواز اٹھا رہا ہے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ یہ صورتحال حکومت کے لیے ایک نئے سیاسی چیلنج کی شکل اختیار کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کو اپنے سابقہ ہدف 'چار سو پار' کے مطابق کامیابی نہیں ملی اور حکومت سازی کے لیے اسے دیگر جماعتوں کی حمایت درکار رہی۔ نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو کی حمایت سے نریندر مودی تیسری مرتبہ وزیر اعظم بنے۔ اس کے بعد حکومت کے طرزِ حکمرانی پر بھی سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ مختلف مرکزی تفتیشی اور تحقیقاتی اداروں کے بعد اب الیکشن کمیشن کو بھی سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ حکومت اور بی جے پی ان الزامات کی تردید کرتی رہی ہیں، تاہم انتخابی اداروں کی آزادی اور غیر جانب داری کا سوال مسلسل عوامی بحث کا حصہ بنا ہوا ہے۔ گزشتہ بارہ برسوں میں مرکزی حکومت کے طرزِ حکمرانی پر اپوزیشن اور مختلف حلقوں کی جانب سے تنقید ہوتی رہی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ آئینی اداروں کی خودمختاری اور جمہوری اداروں کی مضبوطی کے حوالے سے تشویش بڑھ رہی ہے۔ ایسے ماحول میں ملک کے نوجوانوں کا متحرک ہونا ایک اہم تبدیلی کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ نسل کسی ایک سیاسی جماعت کے روایتی دائرے میں بند نظر نہیں آتی۔ اس کے احتجاج کے طریقے بھی مختلف ہیں اور اظہار کے انداز بھی نئے ہیں۔ تاہم اس تحریک میں پُرامن احتجاج اور عدم تشدد کا راستہ اختیار کرنا ایک قابلِ توجہ پہلو ہے۔ دوسری طرف بی جے پی کی سیاست میں قوم پرستی، مذہبی شناخت اور ہندو مسلم اختلافات جیسے موضوعات کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ نئی نسل کے ایک بڑے حصے کی توجہ اب تعلیم، روزگار، بنیادی سہولتوں، آئینی حقوق اور مستقبل کے مسائل کی طرف زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ 2014 سے اب تک مودی حکومت کے دور میں کسانوں کی تحریک نے حکومت کے سامنے ایک بڑا چیلنج پیش کیا تھا۔ اب نوجوانوں کے احتجاج نے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ یہ احتجاج کس سمت جاتا ہے اور ملک کی سیاست و جمہوریت پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، یہ آنے والا وقت طے کرے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کی آواز کو دبانے کے بجائے اسے سنا جائے۔ ان کے سوالات کا جواب دیا جائے، آئینی اداروں کی خودمختاری کو مضبوط کیا جائے اور ہر شہری کے حقِ رائے دہی سمیت بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ ملک کا مستقبل نوجوانوں سے وابستہ ہے، اس لیے ایک مضبوط، باوقار اور جمہوری ہندوستان کی تعمیر میں نوجوانوں کی آواز کو اہمیت دینا ناگزیر ہے۔

☆☆☆

الیکشن کمیشن کے خلاف اپوزیشن سڑکوں پر، تحفظ جمہوریت مارچ کی تصویری جھلکیاں...

تحفظ جمہوریت مارچ کے پیش نظر الیکشن کمیشن ہیڈکوارٹر کے قریب سخت حفاظتی انتظامات، ہاتھوں میں ترنگا اور 'جمہوریت بچاؤ' لکھے بینر لیے انڈیا اتحاد کے ارکان پارلیمنٹ نے الیکشن کمیشن کے ہیڈکوارٹر کی جانب مارچ کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر، بی جے پی اور آر ایس ایس کے خلاف نعرے لگائے۔ آکاشوانی بھون میں احتجاج کے دوران دھرنے پر بیٹھے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا کہ وہ چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات کر کے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر کو اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ سے ملنا ہی پڑے گا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کی آواز، یعنی ارکان پارلیمنٹ کی آواز کی توہین کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم صرف الیکشن کمشنر سے ملنا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہاں بیٹھنے میں کوئی دقت نہیں ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اگر انہیں یہاں سے ہٹانا چاہتے ہیں تو ہٹا دیں اور کوئی بھی جگہ دے دیں، وہ وہاں بیٹھ جائیں گے۔ نئی دہلی میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی الیکشن کمیشن کے ساتھ ساتھ اقتدار کا غلط استعمال کر کے بے ایمانی اور ووٹوں کی لوٹ کے ذریعے انتخابات جیتتی ہے۔ بی جے پی نے بنگال میں فورس لگا کر انتخابات کو لوٹ لیا، اس سے پہلے اتر پردیش میں ضمنی انتخابات میں بی جے پی نے بے ایمانی اور ووٹوں کی لوٹ کی۔

پنجاب حکومت ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ پہنچی

نئی دہلی (یو این آئی) پنجاب حکومت نے پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے، جس میں مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) کو مجرمانہ مقدمہ درج کرنے اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کے دفتر سے جڑے بدعنوانی سے متعلق الزامات کی تحقیقات کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ریاستی حکومت نے پیر کے روز پاس کیے گئے ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں ایک خصوصی اجازت کی درخواست (ایس ایل پی) دائر کی ہے۔ پنجاب حکومت کی طرف سے پیش سینئر ایڈوکیٹ وکاس سنگھ نے چیف جسٹس جسٹس سوریا کانت کے سامنے جلد سماعت کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بدعنوانی کے الزامات کی سی بی آئی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کی ہدایت سیاست سے متاثر ہے اور وفاقی ڈھانچے کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ چیف جسٹس نے منگل کے روز سماعت کے لیے فہرست بند کرنے سے انکار کر دیا، لیکن کہا کہ معاملے پر بدھ یا جمعرات کو غور کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر سنگھ نے استدلال کیا کہ ہائی کورٹ نے منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) کی دفعہ 66(2) کے تحت انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ شیئر کردہ معلومات کی بنیاد پر تحقیقات کی ہدایت دے کر غلطی کی ہے۔

بنگال میں ایس آئی آر اپیل پورٹل کی خامیاں بے نقاب

11 سابق ہائی کورٹ ججوں نے الیکشن کمیشن کو گنوائیں سنگین خامیاں، ورچوئل سماعت، دستاویزات اور احکامات سے متعلق مسائل پر تشویش ظاہر کی

نئی دہلی: (ایجنسی) مغربی بنگال میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران ووٹر لسٹ سے نام حذف کیے جانے کے خلاف اپیلوں کی سماعت کے لیے بنائے گئے ٹریبونلز کے آن لائن پورٹل میں سنگین خامیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق مختلف ہائی کورٹس کے 11 سابق ججوں نے اگست میں ہونے والی ایک میٹنگ کے دوران پورٹل کی متعدد خامیوں پر تشویش ظاہر کی۔ رپورٹ کے مطابق ان خامیوں میں فریقین کو نوٹس بھیجنے، اضافی دستاویزات محفوظ کرنے، ورچوئل سماعت کرنے، ٹریبونل کے احکامات کی مصدقہ کاپی فراہم کرنے اور کاغذی شکل میں دائر اپیلوں کا ڈیجیٹل ریکارڈ رکھنے کی سہولت کا فقدان شامل ہے۔

سپریم کورٹ کی ہدایت پر مغربی بنگال میں 19 اپیلی ٹریبونلز قائم کیے گئے تھے۔ یہ ٹریبونلز ان ووٹروں کی اپیلوں کی سماعت کر رہے ہیں جن کے نام ایس آئی آر کے بعد ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے ستمبر میں سپریم کورٹ کو بتایا تھا کہ تقریباً 38 لاکھ اپیلیں زیر التوا ہیں۔ ان میں 16 لاکھ اپیلیں نام دوبارہ حذف کرنے جبکہ 22 لاکھ اپیلیں نام بحال کرنے سے متعلق ہیں۔ کمیشن کے مطابق 19 ٹریبونلز نے چار ماہ میں صرف 1.06 لاکھ اپیلوں کا فیصلہ کیا، جن میں سے تقریباً 93 فیصد معاملات میں ووٹروں کے نام بحال کرنے کا فیصلہ ہوا۔

رپورٹ میں سابق ججوں کی جانب سے پورٹل میں نوٹس کے نظام کو ایک بڑی خامی قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مطابق بار بار درخواست اور یاد دہانی کے باوجود فریقین کو براہ راست یا مناسب چینل کے ذریعے نوٹس بھیجنے کے لیے کوئی مؤثر مشترکہ نظام تیار نہیں کیا گیا۔ مئی میں نوٹس کا ایک فارمیٹ بھی منظور کیا گیا تھا، لیکن اسے نافذ نہیں کیا گیا۔ ججوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ اگر ٹریبونل کو مزید دستاویزات درکار ہوں تو انہیں پورٹل پر محفوظ کرنے کا مناسب انتظام نہیں ہے۔ بعض ٹریبونلز کو اضافی دستاویزات کے لیے ای میل کے ذریعے ضلعی حکام سے رابطہ کرنا پڑ رہا ہے، جس کا ردعمل بھی تسلی بخش نہیں بتایا گیا۔ اسی طرح پورٹل پر ورچوئل سماعت کی سہولت بھی موجود نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اپیل کا فیصلہ ہونے کے بعد کسی معاملے کو دوبارہ پورٹل پر لانے کی گنجائش نہیں، چاہے عدالتی حکم یا کسی اور وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہو۔

سابق ججوں نے ٹریبونل کے احکامات کی مصدقہ کاپی حاصل کرنے یا انہیں پورٹل سے ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت نہ ہونے پر بھی سوال اٹھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کے باعث اپیل کنندگان یہ جان ہی نہیں پاتے کہ ان کا نام کیوں حذف یا بحال کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ایک جج نے 22 مئی کو کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو خط لکھ کر نوٹس کے مؤثر نظام کی عدم موجودگی کی شکایت بھی کی تھی۔ جج نے دعویٰ کیا تھا کہ الیکشن کمیشن کے ذرائع کے حوالے سے اپیلوں کے نمٹارے سے متعلق غلط اعداد و شمار بھی میڈیا کو دیے جا رہے ہیں۔ یہ انکشاف ایسے وقت میں ہوا ہے جب انڈیا بلاک کے ارکان پارلیمنٹ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے، ایس آئی آر ختم کرنے اور الیکشن کمیشن کی تنظیم نو کے مطالبے کو لے کر احتجاج کر رہے ہیں۔

اپیندر کشواہا کی پارٹی کا شیرازہ بکھرا، 4 اراکین اسمبلی میں سے 3 ہوئے باغی!

آر ایل ایم کے صدر نے حالانکہ پارٹی میں بغاوت سے انکار کیا ہے، آر ایل ایم، این ڈی اے کے ساتھ ہے

پٹنہ (ایجنسی) بہار قانون ساز کونسل انتخاب کے حوالے سے این ڈی اے میں جوڑ توڑ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ سارن ٹیچر حلقے میں این ڈی اے کی جانب سے جے ڈی یو نے آنند پشکر کو امیدوار بنایا ہے۔ وہیں آر ایل ایم کے ریاستی جنرل سکریٹری اور ریاستی چیف ترجمان رام پکار سنہا آزاد امیدوار کے طور پر میدان میں ہیں۔ پیر کے روز رام پکار سنہا نے سارن ٹیچر حلقے سے نامزدگی داخل کی۔ ان کی نامزدگی کے موقع پر آر ایل ایم کے 3 ارکان اسمبلی بھی موجود رہے۔ ان میں آر ایل ایم کے ریاستی صدر اور دینارا کے رکن اسمبلی آلوک کمار سنگھ، مدھوبنی کے رکن اسمبلی مادھو آنند اور باجپٹی کے رکن اسمبلی رامیشور مہتو شامل ہیں۔ تینوں نے رام پکار سنہا کی حمایت کا اعلان کیا۔ آر ایل ایم کے تینوں ارکان اسمبلی کا آزاد امیدوار رام پکار سنہا کو حمایت دینا کئی اعتبار سے اہم مانا جا رہا ہے، کیوں کہ راجیہ سبھا کے رکن اپیندر کشواہا کی پارٹی آر ایل ایم، این ڈی اے کا حصہ ہے اور سارن ٹیچر سیٹ پر این ڈی اے نے جے ڈی یو کے آنند پشکر کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ ایسے میں آر ایل ایم کے 3 رکن اسمبلی کا این ڈی اے امیدوار کے بجائے رام پکار سنہا کے ساتھ کھڑا ہونا، پارٹی کے اندرونی انتشار کو ظاہر کرتا ہے، اور بغاوت کی آگ کو ہوا دیتا ہے۔ آر ایل ایم کے صدر اپیندر کشواہا نے حالانکہ پارٹی میں بغاوت سے انکار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آر ایل ایم، این ڈی اے کے ساتھ ہے اور این ڈی اے کے آفیشیل امیدواروں کی حمایت کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی پارٹی کے کوئی بھی رکن اسمبلی باغی نہیں ہوئے ہیں۔

دوسری جانب ریاستی صدر آلوک سنگھ کا کہنا ہے کہ تینوں رکن اسمبلی رام پکار سنہا کے ساتھ ہیں۔ ان کے مطابق رام پکار سنہا طویل عرصے سے پارٹی سے وابستہ رہے ہیں اور کارکنان کے وقار کو دیکھتے ہوئے ان کی حمایت کی گئی ہے۔ تینوں اراکین اسمبلی نے یہ بھی کہا کہ رام پکار سنہا کی حمایت کا مطلب این ڈی اے حکومت سے حمایت واپس لینا نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آر ایل ایم کے کل 4 ارکان اسمبلی ہیں، جن میں سے 3 ارکان اسمبلی رام پکار سنہا کی حمایت میں ہیں، جبکہ چوتھی رکن اسمبلی اوپیندر کشواہا کی اہلیہ سنیہ لتا ہیں۔ سارن ٹیچر نشست پر اب این ڈی اے کے امیدوار آنند پشکر اور آزاد امیدوار رام پکار سنہا کے علاوہ جن سوراج کے آفاق احمد بھی میدان میں ہیں۔ رام پکار سنہا کی نامزدگی کے موقع پر آر ایل ایم کے 3 ارکان اسمبلی کی موجودگی نے اس نشست کے مقابلے کو اب مزید دلچسپ بنا دیا ہے۔ بہار میں قانون ساز کونسل کی ٹیچر اور گریجویٹ نشستوں کے لیے 23 اکتوبر کو ووٹنگ اور 27 اکتوبر کو ووٹوں کی گنتی ہونی ہے۔ ایسے میں سارن ٹیچر نشست پر آر ایل ایم کے 3 ارکان اسمبلی کا پارٹی کے خلاف اٹھایا گیا قدم اور اوپیندر کشواہا کی جانب سے پارٹی کے اندر کسی بھی طرح کا اختلاف یا بغاوت سے انکار بہار کی سیاست میں بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔

طبی شعبے کیلئے حساسیت اور ہمدردی بہت ضروری: مرمو

بلاس پور (ہماچل پردیش) (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے منگل کے روز کہا کہ شعبہ طب کا بنیادی مقصد انسانیت کی بے لوث خدمت ہونا چاہیے۔ وہ یہاں واقع آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) کے پہلے جلسہ تقسیم اسناد (کونووکیشن) میں بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکاء سے خطاب کر رہی تھیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ جب کوئی مریض ڈاکٹر کے پاس آتا ہے تو وہ بیماری کے خوف کے ساتھ ساتھ ایک امید بھی لے کر آتا ہے۔ ڈاکٹر اپنے علم اور مہارت سے علاج تو کرتا ہی ہے، لیکن اس کا ہمدردانہ، حساس اور مشفقانہ رویہ مریض کو بیماری سے لڑنے کی اصل طاقت اور حوصلہ بخشتا ہے۔ انہوں نے نوآموز ڈاکٹروں پر زور دیا کہ وہ اپنے پیشے میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ انسانی حساسیت کو بھی اپنائیں۔ مرمو نے کہا کہ کم سے کم خرچ پر عالمی معیار کی معیاری طبی سہولیات فراہم کرنا ایمس کی بنیادی پہچان ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں نئے ایمس قائم کرنے کا مقصد یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ عوام کو اس اعتماد کا فائدہ حاصل ہو سکے اور ہونہار طلبہ کو اعلیٰ ترین درجے کی طبی تعلیم میسر آئے۔ ایمس بلاس پور کے جغرافیائی محلِ وقوع کا ذکر کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہماچل پردیش کے دشوار گزار اور پہاڑی علاقوں میں مقیم آبادی تک بروقت صحت کی سہولیات پہنچانا ایک کثیر جہتی چیلنج ہے۔ انہوں نے ایمس بلاس پور کو ایک ممتاز ٹرشری ہیلتھ سینٹر (ثانوی و اعلیٰ درجے کے طبی مرکز) کے طور پر ترقی دینے پر زور دیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انہوں نے ٹیلی میڈیسن، دور دراز علاقوں کے لیے ماہرانہ مشورے اور جدید ترین ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ عام آدمی کے لیے کسی سنگین بیماری کا علاج کروانا بے حد کٹھن اور کثیر مصارف پر مبنی ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی آیوشمان بھارت - پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا غریب اور کمزور طبقات کو سالانہ 5 لاکھ روپے تک کا ہیلتھ پروٹیکشن فراہم کر کے بڑی راحت پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ طبی آلات اور ادویات کی بڑھتی ہوئی قیمتیں مریضوں کے لیے ایک سنگین چیلنج ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ سستے اور کم لاگت پر مبنی حفظانِ صحت کے حل تلاش کرنا ایمس جیسے اعلیٰ اداروں کے لیے ایک موقع بھی ہے اور اہم ذمہ داری بھی، تاکہ اہل وطن صحت مندرہ

خلافت ہاؤس کی تعمیر پر فوری روک سے وقف عدالت کا انکار، اگلی سماعت 9 اکتوبر کو

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر کی وقف عدالت نے ممبئی کے تاریخی اور معروف ملی ادارے خلافت ہاؤس میں جاری تعمیراتی اور تجدیدی کاموں پر فوری طور پر روک لگانے سے انکار کر دیا۔ اس ضمن میں داخل کردہ عرضداشت کی سماعت چار دن کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ اس عرضداشت کی سماعت مہاراشٹر وقف ٹریبونل کے جج وائی۔ ایم۔ ایچ۔ کھراڈی اور ارکان گوہانے اور محمد محی الدین معید نے کی۔ خلافت ہاؤس کے ایڈوکیٹ غلام دستگیر شیخ نے عدالت کو بتایا کہ یہ عرضداشت محض مالی منفعت حاصل کرنے اور عدالت کا وقت ضائع کرنے کے لیے داخل کی گئی ہے، اس لیے اسے قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے درخواست گزار کے دلائل کا سپریم کورٹ اور دیگر عدالتوں کے فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے جواب دیا اور اپنا موقف واضح کیا۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ یہ جگہ صرف تعلیمی مقاصد کے لیے استعمال ہوگی اور یہاں تعلیمی ادارے کے لیے کام کیا جائے گا۔ ایڈوکیٹ غلام دستگیر شیخ نے اپنے دلائل میں واضح کیا کہ یہ زمین دراصل حکومت کی ملکیت ہے اور خلافت ہاؤس کو لیز پر دی گئی ہے۔ ان کے مطابق درخواست گزار کو جاری تعمیراتی کاموں پر روک لگانے کا مطالبہ کرنے کا کوئی قانونی اختیار نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہاں کوئی ہوٹل یا تجارتی سرگرمی نہیں ہوگی اور تعلیمی مقاصد کے لیے کیے جانے والے تعمیراتی کام سے عوام اور مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ مستفید ہوگا۔ انہوں نے عدالت سے درخواست کی کہ ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والی عرضداشت مسترد کر دی جائے۔ درخواست گزار، ممبئی کے سماجی کارکن شاہد منصوری، کے ایڈوکیٹ انی دودھا نیمبالکر نے عدالت کے سامنے موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ خلافت ہاؤس کی قطعۂ اراضی وقف جائیداد ہے اور وقف کی اجازت کے بغیر اس پر کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وقف سے اجازت نہیں لی گئی، اس لیے جاری تعمیراتی سرگرمی غیر قانونی ہے۔ ایڈوکیٹ نیمبالکر نے اپنے موقف کے حق میں اوقاف کی جائیدادوں کی فہرست پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت ہاؤس کی قطعۂ اراضی وقف املاک میں شامل ہے۔ انہوں نے موجودہ تعمیراتی کام پر فوری روک لگانے کی درخواست کی۔ تاہم عدالت نے فوری روک لگانے سے انکار کرتے ہوئے معاملے میں حکومت کا موقف جاننے کے لیے اسے فریق بنانے کی بات کہی۔ عدالت نے دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد اگلی سماعت 9 اکتوبر 2026 کو مقرر کی ہے۔ واضح رہے کہ خلافت ہاؤس سے متصل خلافت کالج کی عمارت میں اس وقت تعمیر و تجدید کا کام جاری ہے۔ اس وجہ سے کالج میں زیرِ تعلیم طالبات کی پڑھائی عارضی طور پر قریب واقع امام باڑہ میونسپل اسکول میں جاری ہے۔ گزشتہ دنوں ریاستی وقف بورڈ نے خلافت ہاؤس کی اس قطعۂ اراضی کے بارے میں نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ جائیداد وقف املاک سے تعلق رکھتی ہے، لہٰذا اس پر کسی بھی تعمیراتی کام کے لیے اجازت لینا ضروری ہے۔ تاہم خلافت ہاؤس انتظامیہ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ جائیداد ریاستی حکومت کی ملکیت ہے اور اس سے وقف بورڈ کا کوئی تعلق نہیں۔ اس سلسلے میں گزشتہ دنوں خلافت ہاؤس کے ٹرسٹی اور چیئرمین سرفراز آرزو نے حلف نامہ داخل کیا تھا۔ اس میں بتایا گیا کہ آل انڈیا خلافت کمیٹی نے مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف وقف کی جانب سے وقف ایکٹ 1995 کے تحت حسابات اور متعلقہ تفصیلات طلب کرنے کے لیے جاری نوٹس کو غیر قانونی اور دائرۂ اختیار سے متجاوز قرار دیتے ہوئے واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کمیٹی نے اپنے چیئرمین سرفراز آرزو کے توسط سے ڈسٹرکٹ وقف آفیسر کو دیے گئے جواب میں 16 ستمبر 2026 کے نوٹس کو چیلنج کیا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ وقف ایکٹ کی دفعہ 61 کے تحت جاری نوٹس اس پر لاگو نہیں ہوتا، کیونکہ وہ انگلش کامن لا کے تحت چیریٹی کمشنر کے پاس پبلک ٹرسٹ کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔

غزہ کے بچوں کا تحفظ، اقلیتوں کے حقوق اور عدلیہ کی آزادی یقینی بنائی جائے: فیضان عزیزی

ممبئی (یو این آئی) ہیومن سوشل کیئر فاؤنڈیشن (ایچ ایس سی ایف) کے بانی و صدر ڈاکٹر فیضان احمد عزیزی نے غزہ کے بچوں اور عام شہریوں کے تحفظ، اقلیتوں کے مساوی حقوق، عدلیہ کی آزادی، تعلیم کو سیاسی اثرات سے محفوظ رکھنے اور نوجوانوں کے بہتر مستقبل کے لیے مؤثر عالمی اقدامات پر زور دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 63ویں اجلاس میں شرکت کے بعد ممبئی آمد پر نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر عزیزی نے بتایا کہ اجلاس کے دوران انہوں نے فلسطین، اقلیتوں، نوجوانوں، عدلیہ، تعلیم، صحت، سماجی مساوات، نسل پرستی اور منشیات کے خلاف مؤثر پالیسی سمیت مختلف امور پر زبانی اور تحریری طور پر اپنی تجاویز پیش کیں۔ غزہ کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جنگ کے سب سے سنگین اثرات بچوں پر مرتب ہوتے ہیں اور عالمی برادری کو فلسطینی بچوں اور عام شہریوں کے تحفظ کو ترجیح دینی چاہیے۔ بچوں کو تشدد، استحصال اور دیگر سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے محفوظ رکھنا عالمی ذمہ داری ہے۔ ان کے بقول، انسانی حقوق کا کوئی جغرافیہ نہیں ہوتا۔ کسی بھی خطے میں ایک بچے کے بنیادی حقوق کی پامالی پوری انسانیت کے لیے تشویش کا معاملہ ہے۔ اقوام متحدہ کے نظام میں ویٹو کے استعمال میں اصلاحات پر زور دیتے ہوئے ڈاکٹر عزیزی نے کہا کہ عالمی امن اور انسانی حقوق سے متعلق حساس معاملات میں فیصلہ سازی کو زیادہ مؤثر، جواب دہ اور نمائندہ بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عالمی طاقتوں سے قومی مفادات کے ساتھ ساتھ عالمی امن، انسانی وقار اور بین الاقوامی قانون کے احترام کو بھی ترجیح دینے کی اپیل کی۔ عدلیہ کی آزادی کو انسانی حقوق کے تحفظ کی بنیادی شرط قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاسی دباؤ یا غیر ضروری مداخلت سے آزاد عدلیہ ہی قانون کی حکمرانی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کا مؤثر تحفظ کر سکتی ہے۔ نوجوانوں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر عزیزی نے کہا کہ حکومتوں کو نوجوانوں کو مسئلہ نہیں بلکہ مستقبل کے شراکت دار کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ روزگار، معیاری تعلیم، مساوی مواقع، آزادیٔ اظہار اور محفوظ مستقبل کے لیے طاقت یا گرفتاری کے بجائے مکالمے، مشاورت اور جمہوری عمل کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

مہاراشٹر: باندھوں میں گھٹا پانی

ریاستی حکومت نے 16 اکتوبر سے 10 فیصد پانی کی کٹوتی کا لیا فیصلہ

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر میں پانی کی قلت کے پیش نظر ریاستی حکومت نے تیاری شروع کر دی ہے۔ کم بارش اور ال نینو کے اثر کی تشویش کے درمیان ریاستی حکومت نے 16 اکتوبر سے کم از کم 10 فیصد پانی کی کٹوتی کا فیصلہ لیا ہے۔ یہ کٹوتی میونسپل کارپوریشن، میونسپلٹی اور گرام پنچایتوں سمیت تمام مقامی اداروں میں نافذ ہوگی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد آنے والے مہینوں کے لیے پانی بچانا اور لوگوں کے لیے پانی محفوظ رکھنا ہے۔ ریاستی وزیر برائے آبی وسائل گریش مہاجن کے مطابق رواں سال مانسون کے بعد مہاراشٹر کے باندھوں میں اوسطاً 75.25 فیصد پانی بچا ہے۔ گزشتہ سال اسی وقت یہ اعداد و شمار 88.82 فیصد تھا۔ یعنی گزشتہ سال کے مقابلے میں اس بار باندھوں میں کم پانی ہے۔ ریاست کے 265 تعلقوں میں خشک سالی کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایسے میں حکومت نے ابھی سے پانی بچانے اور اس کے استعمال کو کم کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔

حکومت نے باندھوں اور آبی ذخائر میں موجود پانی کے استعمال کا منصوبہ 31 اگست 2027 تک کے لیے بنایا ہے۔ اس میں سب سے پہلے لوگوں کے پینے کے پانی کی ضرورت پوری کی جائے گی۔ پانی کا حساب لگاتے وقت گرمی میں پانی کے بخارات بن کر اڑنے، باندھوں میں گاد اور بغیر اجازت پانی نکالنے جیسی چیزوں کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ ہر باندھ میں 10 فیصد اضافی پانی ایمرجنسی حالت کے لیے بچا کر رکھا جائے گا۔ اگر پانی کی کمی بہت زیادہ ہوتی ہے تو تکنیکی جانچ کے بعد باندھ کے سب سے نیچے جمع پانی یعنی 'ڈیڈ اسٹوریج' کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ 16 اکتوبر سے پانی کی کٹوتی نافذ ہونے کے ساتھ مقامی اداروں کو پانی کی بربادی روکنے کے لیے بھی کام کرنا ہوگا۔

پائپ لائن سے پانی لیک ہونے کے مسائل کو دور کرنے کے لیے مہم چلائی جائے گی۔ حکومت نے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ یعنی ایس ٹی پی کو پوری صلاحیت سے چلانے کو کہا ہے۔ یہاں گندہ پانی صاف کیا جاتا ہے۔ اس پانی کا استعمال باغبانی، تعمیر اور صفائی جیسے کاموں میں کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ان کاموں کے لیے صاف پانی کم استعمال ہوگا۔ حکومت نے صنعتوں سے بھی پانی بچانے کو کہا ہے۔ صنعتوں کو اپنے استعمال کیے گئے پانی کا کم از کم 30 فیصد پانی دوبارہ استعمال یا ری سائیکل کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ باندھوں، ندیوں اور نہروں سے بغیر اجازت پانی نکالنے پر بھی کارروائی کی جائے گی۔ حکومت نے متعلقہ شعبوں کو ایسے معاملات پر نظر رکھنے کی ہدایات دی ہیں۔ بغیر اجازت پانی نکالنے کے لیے استعمال ہونے والے پمپ اور دوسرے سامان کو ضبط بھی کیا جا سکتا ہے۔ پانی کی کمی کا اثر زراعت پر بھی پڑ سکتا ہے۔ حکومت کے منصوبے کے مطابق آبپاشی کے لیے پانی دینے سے قبل پینے کے پانی، جانوروں اور چارے کی ضرورت پوری کی جائے گی۔

غلط تنخواہ تعین کے نام پر اساتذہ سے وصولی پر ہائی کورٹ کی روک

نینی تال (یو این آئی) اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے غلط تنخواہ تعین کی بنیاد پر اسسٹنٹ اساتذہ سے رقم کی وصولی کے حکم پر روک لگا دی ہے۔ جسٹس پنکج پروہت کی سنگل بنچ نے یہ حکم 5 اکتوبر کو سنایا تھا، تاہم حکم کی نقل منگل کو دستیاب ہوئی۔ یہ حکم رادھے لال اور دیگر، وکرم لال بھارتی اور دیگر، اور شور ویر سنگھ اور دیگر کی جانب سے دائر تین عرضیوں پر سنایا گیا ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق انہیں پرائمری اسکولوں میں اسسٹنٹ ٹیچر کے عہدے پر مقرر کیا گیا تھا۔ مقررہ مدتِ ملازمت مکمل کرنے کے بعد انہیں اپ گریڈ کر کے جونیئر ہائی اسکول میں اسسٹنٹ ٹیچر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ محکمہ تعلیم کی جانب سے 28 اپریل 2018 کو جاری حکم میں ان کی تنخواہ کی از سر نو تعین کے بعد مبینہ طور پر ہوئی زائد ادائیگی کی رقم واپس لینے کی ہدایت دی گئی تھی۔ درخواست گزاروں کی جانب سے کہا گیا کہ انہیں ان کی حقیقی ترقی کی تاریخ سے ہی ادائیگی کی گئی تھی اور کوئی اضافی رقم ادا نہیں کی گئی۔ دوسری جانب ریاست کی جانب سے عدالت میں 3 اکتوبر 2026 کی تحریری ہدایات پیش کی گئیں۔

دہلی ہائی کورٹ نے نہرو پلیس ڈسٹرکٹ سنٹر کو نو ہاکنگ، نو وینڈنگ زون قرار دیا

دہلی ہائی کورٹ نے نہرو پلیس ڈسٹرکٹ سنٹر کے ایک خاص حصے کو چھوڑ کر باقی پورے علاقے کو نو ہاکنگ زون اور نو وینڈنگ زون قرار دے دیا ہے۔ عدالت نے 90 شناخت شدہ وینڈرز کو تب تک کسی دوسری جگہ سے کام کرنے کی اجازت دی ہے جب تک کہ ٹاؤن وینڈنگ کمیٹی-2 ان کے وینڈنگ حقوق پر کوئی فیصلہ نہیں لے لیتی۔ جسٹس پرتیبھا ایم سنگھ اور جسٹس دنیش بھٹ کی ڈویژن بنچ نے نہرو پلیس علاقے میں ہاکنگ اور وینڈنگ سرگرمیوں سے متعلق کئی عرضیوں اور توہین عدالت کے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے یہ ہدایت دی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ عرضی گزاروں اور مدعا علیہان کے ذریعہ ریکارڈ پر رکھی گئی 26 ستمبر کی تصاویر سے کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ نہرو پلیس ڈسٹرکٹ سنٹر کو نو ہاکنگ اور نو وینڈنگ زون قرار دینے کے فیصلے کی تصدیق کی جانی چاہیے۔ اس فیصلے میں 'اسٹریٹ وینڈرز ایکٹ 2014' کے تحت کچھ وینڈرز کو ملنے والے تحفظ اور سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کو بھی مدنظر رکھا گیا۔ ساتھ ہی 'نو وینڈنگ زون' سے ہٹائے گئے وینڈرز کو کام کرنے کے قابل متبادل جگہ فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

ہائی کورٹ نے کہا کہ مذکورہ فیصلے کے مطابق اگر اسٹریٹ وینڈرز 'نو وینڈنگ زون' میں وینڈنگ کر رہے ہیں تو ایم سی ڈی یا متعلقہ اتھارٹی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں 'نو وینڈنگ زون' سے 'وینڈنگ زون' میں منتقل ہونے میں مدد کرے، تاکہ اسٹریٹ وینڈرز کو کام کرنے کے قابل متبادل جگہ مل سکے اور وہ اپنی روزی روٹی کما سکیں۔ دہلی ہائی کورٹ سپریم کورٹ کے 9 اپریل 2026 کے فیصلے کا حوالہ دے رہا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ وینڈرز کو ہٹانے کا کام احتیاط، غیر جانب داری اور ذمہ داری کے ساتھ کیا جانا چاہیے اور افسران کو انہیں مقررہ 'وینڈنگ زون' میں منتقل ہونے میں فعال طور پر مدد کرنی چاہیے۔ بنچ نے پایا کہ نہرو پلیس ڈسٹرکٹ سنٹر میں اس وقت 400 سے زیادہ وینڈرز وینڈنگ کر رہے ہیں، جن میں سے زیادہ تر واضح طور پر غیر مجاز ہیں۔ بنچ نے متعلقہ کارروائی میں 90 وینڈرز کی شناخت کی، جنہیں ضروری تحفظ یا تسلیم شدہ حیثیت حاصل ہے۔

جسٹس پرتیبھا ایم سنگھ کی سربراہی والی بنچ نے کہا کہ جہاں تک نہرو پلیس ڈسٹرکٹ سنٹر کے علاقے کا تعلق ہے تو او پر 'ایکس' کے طور پر نشان زد حصے کو چھوڑ کر، پورے نہرو پلیس ڈسٹرکٹ سنٹر کو نو ہاکنگ زون اور نو وینڈنگ زون قرار دیا جاتا ہے۔ عدالت نے یہ بھی ہدایت دی کہ 12 اکتوبر کے بعد دہلی میونسپل کارپوریشن علاقے سے تمام غیر مجاز وینڈرز کو ہٹانے کے لیے آزاد ہوگا۔ عدالت نے دہلی فائر سروس کو بھی ہدایت دی کہ غیر مجاز وینڈرز کو ہٹائے جانے کے بعد وہ نہرو پلیس ڈسٹرکٹ سنٹر کا معائنہ کرے اور تعمیلی رپورٹ داخل کرے۔ دہلی پولیس کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فیصلے پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے ایم سی ڈی اور ڈی ڈی اے کا تعاون کرے۔ دہلی فائر سروس کی تعمیل رپورٹ پر غور کرنے کے لیے یہ معاملہ 30 نومبر کو لسٹ کیا جائے گا۔

یوتھ کانگریس کے صدر کو دھرنے کے مقام سے حراست میں لیا گیا

نئی دہلی (یو این آئی) انڈیا اتحاد کے اراکینِ پارلیمنٹ کے پارلیمنٹ سے الیکشن کمیشن کی طرف مارچ کے دوران مظاہرہ کر رہے یوتھ کانگریس کے صدر ادے بھانو چب نیز تنظیم کے کئی دیگر عہدیداروں کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ یوتھ کانگریس کے رہنما منگل کے روز یہاں نیتی آیوگ کے سامنے مظاہرہ کر رہے تھے کہ تبھی پولیس نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو حراست میں لے لیا۔ ان کے ساتھ ہی پارٹی کی طلبہ اکائی این ایس یو آئی اور بائیں بازو کی طلبہ تنظیم کے رہنماؤں کو بھی حراست میں لیا گیا ہے۔ پولیس اعلان کر رہی ہے کہ اس علاقے میں حکم امتناعی نافذ کر دی گئی ہے اس لیے تمام لوگ اس علاقے کو خالی کر دیں۔ اس کے باوجود یوتھ تنظیم کے کارکنان مظاہرہ کر رہے تھے جنہیں حراست میں لیا گیا ہے۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی اور جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا آکاشوانی بھون میں داخل ہو گئے ہیں اور انہیں فوری طور پر وہاں سے باہر نکالنے کی کوششیں جاری ہیں۔

میرٹھ میں بیوی نے عاشق کے ساتھ مل کر شوہر کا کیا قتل

ہارٹ اٹیک بتا کر دفنائی لاش، موبائل سے کھل گیا قتل کا راز، جانئے پورا معاملہ

میرٹھ: 6اکتوبر(پی این ایس) میرٹھ میں ایک خاتون نے اپنے عاشق اور اس کے دوست کے ساتھ مل کر مبینہ طور پر شوہر کو قتل کردیا اور واقعے کو ہارٹ اٹیک سے ہوئی قدرتی موت کا رنگ دے کر اس کی لاش مظفرنگر میں دفن بھی کرادی۔ چار دن بعد مقتول کا موبائل فون ملنے اور اس میں موجود چیٹس سامنے آنے کے بعد قتل کا راز کھلا۔ پولیس کی پوچھ گچھ میں بیوی علمہ نے شوہر طالب کے قتل کی پوری کہانی بتادی۔ اب طالب کی لاش قبر سے نکلوا کر پوسٹ مارٹم کرایا جائے گا۔ مظفرنگر کے رسول پور-دبھیڑی کے رہنے والے ذوالفقار کے بیٹے طالب (30) کی شادی تقریباً چار سال قبل میرٹھ کے برہم پوری علاقے کے انجم پیلس کی رہائشی مومن کی بیٹی علمہ (27) سے ہوئی تھی۔ دونوں کی تین سال کی ایک بیٹی ہے۔ طالب راج مستری کا کام کرتا تھا۔ شادی کے بعد وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ میرٹھ کی ذاکر کالونی میں کرائے کے مکان میں رہ رہا تھا، جبکہ علمہ قریبی واقع دسکنیچر اسٹائل بیوٹی اسٹوڈیو میں کام کرتی تھی۔

28 ستمبر کو طالب کام سے گھر واپس آیا تھا۔ علمہ کے مطابق، دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا اور طالب نے اس کے ساتھ مار پیٹ کی۔ اس کے بعد علمہ نے امن کو فون کرکے گھر بلایا۔ امن اپنے ایک دوست کے ساتھ وہاں پہنچا۔ علمہ نے پولیس کو بتایا کہ امن اور اس کے دوست نے طالب کے ساتھ مار پیٹ کی۔ اس کے بعد تینوں نے مل کر اسے قابو کرلیا۔ الزام ہے کہ امن نے علمہ کی چنری سے طالب کا گلا گھونٹ دیا، جس سے اس کی موت ہوگئی۔ قتل کے بعد واقعے کو قدرتی موت ظاہر کرنے کی سازش کی گئی۔ شام تقریباً سات بجے علمہ نے طالب کے ہی موبائل فون سے اس کے اہل خانہ کو فون کیا اور بتایا کہ ہارٹ اٹیک آنے سے طالب کی موت ہوگئی ہے۔ اطلاع ملنے پر فتح اللہ پور میں رہنے والا طالب کا چچازاد بھائی اکرم سب سے پہلے گھر پہنچا۔ علمہ نے اسے بتایا کہ طالب کام سے واپس آیا تھا اور اچانک اس کی طبیعت خراب ہوگئی۔ بستر پر لیٹنے کے کچھ دیر بعد اس کی موت ہوگئی۔ خاندان کے افراد اسی رات طالب کی لاش لے کر مظفرنگر کے آبائی گاؤں رسول پور-دبھیڑی پہنچے۔ علمہ بھی ان کے ساتھ گئی۔ 29 ستمبر کو طالب کو سپرد خاک کردیا گیا۔

طالب کی اچانک موت کو لے کر اہل خانہ کو پہلے ہی شبہ تھا۔ یکم اکتوبر کو طالب کے ماموں کا بیٹا رئیس میرٹھ میں علمہ کے گھر پہنچا۔ اس نے علمہ سے طالب کا موبائل فون مانگا، لیکن علمہ نے موبائل کے بارے میں معلومات ہونے سے انکار کردیا۔ اس کے بعد رئیس نے خود کمرے میں موبائل تلاش کرنا شروع کیا۔ اسے طالب کا موبائل ایک کپڑے کے نیچے ملا۔ موبائل آن کرنے کے بعد اس میں موجود پیغامات اور چیٹس دیکھی گئیں۔ طالب اور امن کے درمیان ہوئی گفتگو سے معلوم ہوا کہ طالب نے امن کو اپنی اہلیہ علمہ سے بات کرنے سے منع کیا تھا۔ یہ چیٹ سامنے آنے کے بعد اہل خانہ کا شک مزید گہرا ہوگیا اور علمہ سے پوچھ گچھ شروع کی گئی۔ رئیس نے علمہ کی والدہ کے سامنے اس سے پوچھ گچھ کی۔ اسی دوران علمہ نے طالب کے قتل کی بات قبول کرلی اور امن اور اس کے دوست کے کردار کے بارے میں بھی بتایا۔ علمہ کے مطابق، قتل کے بعد امن نے اسے کسی کو کچھ نہ بتانے اور طالب کی موت ہارٹ اٹیک سے ہونے کی بات کہنے کو کہا تھا۔ علمہ نے یہ بھی بتایا کہ امن نے اس سے کہا تھا کہ اس کی عدت پوری ہونے کے بعد وہ اس سے نکاح کرلے گا۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد پولیس نے تحقیقات شروع کردی ہیں۔ چونکہ طالب کو مظفرنگر میں دفن کیا گیا تھا، اس لیے اس کی قبر سے لاش نکال کر پوسٹ مارٹم کرانے کی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ سی او کوتوالی سنگرام سنگھ کے مطابق، طالب کو مظفرنگر میں سپرد خاک کیا گیا تھا۔ وہاں کے انتظامیہ کو رپورٹ بھیج دی گئی ہے۔ قبر سے لاش نکلوائی جائے گی اور پوسٹ مارٹم کرایا جائے گا۔ علمہ پولیس کی نگرانی میں ہے اور معاملے میں مزید قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

سون بھدر میڈیکل کالج میں صفائی ملازمین کی ہڑتال

تنخواہوں میں اضافے پر بضد ہیں صفائی ملازمین

سون بھدر: 6اکتوبر(پی این ایس) سون بھدر میڈیکل کالج میں منگل کو اس وقت ہنگامہ کھڑا ہوگیا جب تقریباً 48 کنٹراکٹ صفائی ملازمین نے کام روک دیا اور ہڑتال شروع کر دی۔ صفائی ملازمین L-2 ہسپتال کے باہر جمع ہوئے اور مظاہرہ کیا اور نعرے لگائے۔ درحقیقت، میڈیکل کالج میں صفائی ستھرائی کی ذمہ داری اب ایک نئی کمپنی، ذیلی سہولت منیجمنٹ کو دے دی گئی ہے۔ ملازمین کا الزام ہے کہ نئی کمپنی نے انہیں صرف 8,500 روپے ماہانہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صفائی ملازمین میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔ ملازمین کا کہنا ہے کہ وہ 2022 سے مسلسل میڈیکل کالج میں کام کررہے ہیں۔ اس وقت انہیں تقریباً 7,833 روپے ماہانہ ادا کیے جاتے تھے۔ کمپنی کی تبدیلی کے بعد بھی انہیں تنخواہوں میں متوقع اضافہ نہیں ملا ہے جبکہ ان کے کام کا بوجھ اور ذمہ داریاں جوں کی توں ہیں۔ صفائی ملازمین سورج اور شیوکماری کا الزام ہے کہ نئی کمپنی کا سپروائزر بھی ان کے ساتھ نامناسب سلوک کرتا ہے۔ ملازمین کا الزام ہے کہ ان کے سپروائزر نے ان کے ساتھ بدسلوکی اور بدسلوکی کی۔ جس سے ملازمین میں کافی غصہ پایا جاتا ہے۔ ہڑتالی ملازمین کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ حکومت اور کنٹریکٹ سروس کارپوریشن کی جانب سے مقرر کردہ کم از کم اجرت کے ساتھ ساتھ پچھلی کمپنی کی دو ماہ کی بقایا اجرت بھی ادا کی جائے۔ ملازمین کا کہنا ہے کہ جب تک ان کے مطالبات پر کوئی مناسب فیصلہ نہیں کیا جاتا وہ کام پر واپس آنے کے بارے میں غیر یقینی ہیں۔ میڈیکل کالج میں صفائی کے نظام میں تقریباً 48 صفائی کارکن اور دو سپروائزر شامل ہیں۔ ملازمین کی ایک ساتھ بڑی تعداد میں ہڑتال سے ہسپتال کا صفائی کا نظام بری طرح متاثر ہوا ہے۔ صفائی ملازمین کے احتجاج کے بعد ہسپتال انتظامیہ متحرک ہوگئی ہے اور ملازمین سے بات چیت کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ میڈیکل کالج کے ڈاکٹر امرت رائے نے بتایا کہ کارکنوں اور اسپتال انتظامیہ کے درمیان بات چیت جاری ہے۔ حکومت کی طرف سے ایک نئی کنٹریکٹ کمپنی قائم کی گئی ہے، اور ان کے ساتھ بات چیت کے ذریعے درمیانی بنیاد طے کی جائے گی۔ پرانی کمپنی کی طرف سے صفائی کے کارکنوں کو واجب الادا ادائیگیوں کے حوالے سے خط وکتابت شروع کی جائے گی۔ ملازمین کو کام پر واپس آنے کی تاکید کی گئی ہے۔

اے ایم یو کے شعبہ سنی دینیات میں پندرہ روزہ مقالہ خوانی پروگرام

علی گڑھ: 6اکتوبر(پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ سنی دینیات میں ریسرچ اسکالرز کی جانب سے پندرہ روزہ مقالہ خوانی پروگرام منعقد کیا گیا، جس کی صدارت صدر شعبہ پروفیسر محمد راشد اصلاحی نے کی۔ ریسرچ اسکالر عرشی نے ''اسلام اور جدیدیت: عصر حاضر میں توازن کی ضرورت'' کے عنوان پر مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور جدیدیت کو ایک دوسرے کی ضد یا مخالف نہیں سمجھنا چاہیے، دورِ حاضر میں جدید تعلیم، سائنس اور ٹکنالوجی مسلم معاشرہ کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے جب کہ اس کو مثبت طریقے سے عمل میں لایا جائے اور اس کا استعمال صحیح طریقہ پر کیا جائے، اگر ماضی کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ سرسید احمد خان کی تعلیمی تحریک اس بات کی ایک اہم اور نمایاں مثال ہے کہ کس طرح جدید تعلیم اور سائنسی علوم کے ذریعے عصر حاضر کے چیلنجز کا مؤثر طریقے سے جواب دیا جا سکتا ہے۔ مسٹر شاداب نے نبی کریم کی زندگی کے عنوان پر اپنے مقالے میں کہا کہ دور حاضر کے سماجی مسائل کے حل کے لیے سیرت نبوی ? کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا انتہائی ناگزیر ہے۔ پروفیسر محمد راشد اصلاحی نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ علم کا مقصد دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے، آپ اس طرح کی مجالس میں پورے جوش خروش کے ساتھ اپنی شرکت کو لازمی بنائیں اور اپنے نتائج فکر کو دوسروں تک پہنچائیں۔ انھوں نے کہا کہ اسلام ان تمام چیزوں کی تاکید کرتا ہے جو ملک وملت کی تعمیر وترقی کا ضامن ہیں، اسلام جدیدیت کا مخالف نہیں ہے بلکہ جدید ٹکنالوجی کے ذریعہ اگر اسلام کی نشر واشاعت کی جائے تو یہ مطلوب ومحمود ہے۔ ڈاکٹر ندیم شرف نے کہا کہ ایک اچھا ریسرچ اسکالر وہ ہے جو اپنے موضوع کو صرف معلومات جمع کرنے کی حد تک نہ رکھے بلکہ اس میں غور وفکر، سوال پیدا کرنے اور نئے پہلو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ تحقیق میں مطالعہ کی وسعت کے ساتھ حوالہ دینے میں دیانت، وقت کی پابندی، علمی گفتگو اور اپنی تحریر پر مسلسل نظر ثانی بہت ضروری ہے۔ اس موقع پر تعلیمی سیشن 2026-27 کے لئے ریسرچ ایسوسی ایشن کے کنوینز کا انتخاب عمل میں آیا جس میں گزشتہ سیشن کے کنوینز زاہد علی کو ہی اس سیشن کے لئے بھی بحال رکھا گیا اور ان کے ساتھ شریک کنوینز کے طور پر طلحہ بن طارق کو منتخب کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت زاہد علی نے کی۔ شاہین احسان نے بارگاہ نبوی ? میں نذرانہ عقیدت پیش کیا، جب کہ کلمات تشکر عظمیٰ نسیم فلاحی نے ادا کئے۔ اس دوران شعبہ دینیات کے استاذ ڈاکٹر محمد عاصم اور ڈاکٹر محمد ناصر سمیت ریسرچ اسکالرز اور طلبہ وطالبات موجود رہے۔

بلند شہر میں ڈسٹرکٹ لائبریری کا ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے اچانک معائنہ کیا

حکومت بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے دیہی علاقوں میں بھی لائبریریاں قائم کر رہی ہے

بلندشہر 6/اکتوبر(پریس ریلیز) ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے بلندشہر میں ملکا پارک کے پاس واقع سرکاری ڈسٹرکٹ لائبریری کا اچانک معائنہ کیا۔ انہوں نے لائبریری میں مختلف مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کرنے والے طلبہ اور عام لوگوں کے مطالعہ کے لیے فراہم کی گئی سہولیات کا جائزہ لیا۔ لائبریری کی صدر شیکھا آنند نے بتایا کہ یہاں روزانہ تقریباً 100 بچے مطالعہ کے لیے آتے ہیں۔ مختلف مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لیے ضروری کتابیں دستیاب ہیں۔ طلبہ اور طالبات کے لیے الگ الگ بیٹھ کر مطالعہ کرنے کی سہولت موجود ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو لائبریری کی جانب سے مفت انٹرنیٹ، کمپیوٹر وغیرہ کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ لائبریری میں روزانہ اخبارات بھی آتے ہیں اور ان کے مطالعہ کے لیے الگ کمرہ موجود ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے لائبریری کے مختلف کمروں کا معائنہ کرتے ہوئے الماریوں میں رکھی کتابوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ خراب الماریوں اور فرنیچر کی نیلامی کرا کر نئی الماریاں اور فرنیچر فراہم کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ بچوں کے مطالعہ کے لیے ہال میں فال سیلنگ کا کام کرا کے طلبہ کے بیٹھنے کا مناسب انتظام کیا جائے۔ انہوں نے طلبہ کے لیے اضافی کمپیوٹر روم قائم کرنے کے سلسلے میں بھی تجویز بھیجنے کی ہدایت دی۔ معائنہ کے دوران لائبریری میں 65 طلبہ وطالبات مطالعہ کرتے ہوئے پائے گئے۔ طلبہ وطالبات نے لائبریری کے صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک کھلے رہنے کے اوقات میں تبدیلی اور انٹرنیٹ کی رفتار بڑھانے کی درخواست کی۔ اس پر ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ لائبریری کے اوقات صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک کیے جائیں۔ انٹرنیٹ کی رفتار بہتر بنانے کے لیے بھی ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ ڈی ایم نے کہا کہ حکومت کی جانب سے بچوں کے مستقبل کو بہتر بنانے کے مقصد سے دیہی علاقوں میں بھی لائبریریاں قائم کی جارہی ہیں، اس لیے لائبریری میں ضروری تمام سہولیات کو یقینی بنایا جائے۔ اس موقع پر اے ڈی ایم انتظامیہ نتیش کمار سنگھ، ضلع انسپکٹر آف اسکول ونے کمار، ایگزیکٹو آفیسر میونسپلٹی ڈاکٹر اشونی کمار، لائبریری کی صدر شیکھا آنند اور تمام عملہ موجود تھا۔

مظفرنگر میں خوفناک سڑک حادثہ، چار اسکارپیو سوار ہلاک

مظفرنگر: 6اکتوبر(پی این ایس) پیر کی دیر رات پورکاجی تھانہ علاقہ کے لکسر روڈ پر ایک خوفناک سڑک حادثہ میں اسکارپیو میں سوار چار افراد کی موت ہوگئی اور تین دیگر شدید زخمی ہوگئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور ہائیڈرا ٹرک کی مدد سے امدادی کارروائیاں شروع کردیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس کے مطابق پیر کی رات تقریباً 15:10 بجے اطلاع ملی کہ لکسر سے آنے والی اسکارپیو این کار نمبر UK 16 CA 0005 کو ڈمپر نمبر UK 17 G 8485 نے سائیڈ سے ٹکر ماردی، حادثہ اتنا شدید تھا کہ اسکارپیو میں سوار افراد شدید زخمی ہوگئے۔ گاڑی میں کل سات افراد سوار تھے۔ ان میں سے 50 سالہ ڈرائیور آدیش کمار اور 35 سالہ نشا کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ شدید زخمی راکھی (48)، گونی (11)، کسم (70)، روبی (48) اور ویشنوی (7) کو پولیس نے فوری طور پر اسپتال پہنچایا۔

گلاوٹھی کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ، سابق رکن اسمبلی کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات

بلندشہر 6/اکتوبر(پریس ریلیز) گلاوٹھی کو تحصیل کا درجہ دینے اور علاقے کی ترقی سے متعلق مختلف مطالبات کو لے کر بی جے پی کی سابق رکن اسمبلی وملا سنگھ سولنکی نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے لکھنؤ میں ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے گلاوٹھی کے تاجروں کے نمائندہ وفد کی بھی وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرائی۔ سابق رکن اسمبلی وملا سنگھ سولنکی نے گلاوٹھی کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے علاقے کے لوگوں کو انتظامی کاموں میں سہولت حاصل ہوگی۔ انہوں نے صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں کے پیش نظر جدید فائر اسٹیشن قائم کرنے کی ضرورت بھی بتائی۔ ان کا کہنا تھا کہ فائر اسٹیشن نہ ہونے کی وجہ سے علاقے میں آتشزدگی کے واقعات میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تاجروں کے مسائل کو توجہ سے سنا اور مطالبات پر سنجیدگی سے غور وخوض کرنے کا یقین دلایا۔ تاجروں کی جانب سے بنیادی سہولیات اور سڑکوں کی حالت بہتر بنانے سے متعلق تجاویز بھی پیش کی گئیں۔ وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے بعد تاجروں اور مقامی لوگوں میں امید پیدا ہوئی ہے۔ اس ملاقات سے گلاوٹھی کو تحصیل کا درجہ اور فائر اسٹیشن ملنے کے مطالبات پر پیش رفت کی توقع کی جارہی ہے۔

تنظیمی پھیر بدل سے کانگریس لیڈر مایوس، ضلع صدر اور مہانگر صدر پر نہیں ہوا کوئی فیصلہ

سہارنپور: 6اکتوبر(پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی انتخابات قریب آرہے ہیں لیکن کانگریس تنظیم کے ضلع صدر اور مہانگر صدور کی فہرست کو ایک ماہ گزرنے کے بعد بھی حتمی شکل نہیں دی گئی ہے۔ جس سے پارٹی کارکنوں میں مایوسی پھیل گئی ہے، انتخابی تیاریوں کی جگہ لے لی ہے۔ اتحادیوں کے ساتھ اتحاد کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ کانگریس کے مبصر موہن مارکم نے 11 سے 17 اگست تک ضلع کا دورہ کیا۔ انہوں نے کانگریس کے ضلع صدر اور مہانگر صدر کے تعلق سے عوام کی رائے طلب کی۔ روانہ ہوتے ہی مبصر نے سرکٹ ہاؤس میں کانگریس کے ایک درجن ارکان سے انٹرویو کیا اور انہیں یقین دلایا کہ فہرست ہائی کمان کو پیش کی جائے گی۔ اس کے بعد ہائی کمان پارٹی کے ضلعی صدر اور مہانگر صدر کا فیصلہ کرے گی۔ ایک ماہ گزرنے کے باوجود پارٹی نے ضلع صدر اور مہانگر صدر کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس دوران کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ پارٹی کے ضلع صدر ونود گمبر اور مہانگر صدر جنید قریشی نے انتخابات کی تیاری کے لیے ایک ایگزیکٹو کمیٹی تشکیل دی تھی تاہم مبصر کی رپورٹ کے بعد دونوں عہدیدار ہائی کمان کے فیصلے کے منتظر ہیں۔ پارٹی کا کام ٹھپ ہوکر رہ گیا ہے۔ پارٹی کارکنوں میں بھی مایوسی پھیل گئی ہے۔ پارٹی کارکنوں کا کہنا ہے کہ بی جے پی، ایس پی اور بی ایس پی کے عہدیدار انتخابات کی تیاری کررہے ہیں۔ اس دوران کانگریس ضلع صدر اور میٹروپولیٹن صدر کی فہرست کو حتمی شکل دینے میں مصروف ہے۔ ایسے میں انتخابی تیاریاں کس بنیاد پر ہوں گی؟ سابق ضلع صدر پنڈت دیش راج شرما کا کہنا ہے کہ ریاستی صدر اجے رائے بہت محنتی تھے۔ ان کے ہٹانے سے پارٹی کو کافی نقصان پہنچے گا۔ انتخابات کے دوران ریاستی صدر اور دیگر عہدیداروں کو تبدیل کرنا دانشمندانہ فیصلہ نہیں سمجھا جاتا۔ اس کا اثر پارٹی پر پڑے گا۔ اب نئے ریاستی صدر کو پارٹی کو نئے سرے سے سمجھنا ہوگا۔ ابھی تک اتحاد کو حتمی شکل نہیں دی گئی۔ پارٹی عہدیداران کارکنوں کو الیکشن کے لیے کیسے ترغیب دیں گے؟ اس نکتے پر بھی غور کرنا چاہیے۔ کانگریس پارٹی آئندہ اسمبلی انتخابات میں ڈیجیٹل جنگ کے لیے سوشل میڈیا ٹیم تیار کررہی ہے۔ تنظیم کے قومی کنوینر کی قیادت میں ہر ڈویژن کے نوجوانوں کو ڈیجیٹل وار فیئر کی تربیت دی گئی۔ کانگریس نے اتوار کو نوئیڈا میں یوپی کانگریس سوشل میڈیا ڈپارٹمنٹ کی میٹنگ کا اہتمام کیا تاکہ اسمبلی انتخابات میں قومی مسائل کو اٹھایا جاسکے۔ میٹنگ میں مغربی اور برج زون کے عہدیداروں کو مدعو کیا گیا تھا۔

اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن دہلی اسٹیٹ کی میٹنگ خیالہ میں منعقد

انجینئر فیروز مظفر حنفی اسٹیٹ جنرل سکریٹری منتخب

نئی دہلی۔ 6اکتوبر 2026 اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن دہلی اسٹیٹ کی میٹنگ زیر صدارت ڈاکٹر مفتی جاوید انور مدینہ بک ڈپو، خیالہ، (پٹیل نگر) نئی دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر سیّد احمد خاں (قومی صدر، اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن) بھی موجود رہے اور تحریکی مشورے دیے۔ میٹنگ میں تنظیم ہذا کے بانی جنرل سکریٹری ڈاکٹر پرواز علوم کے کے لیے جلد شفایابی کی دعا کی گئی اور اردو کے حق میں ان کی گراں قدر خدمات کو خراج تحسین پیش کی گئی۔ میٹنگ میں تنظیمی امور پر سیر حاصل گفتگو ہوئی اور شہادت علی نظامی کی سربراہی میں مغربی دہلی میں اردو کی ترویج وترقی کے لیے اٹھائے گئے اقدام کی ستائش کی گئی۔ اس موقع پر وسیم احمد صدیقی نے کہا کہ اردو میڈیم اسکولوں میں اساتذہ کی قلت ہے۔ بچے اردو پڑھنا چاہتے ہیں مگر اساتذہ کی عدم موجودگی میں وہ اردو تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔

میٹنگ میں شیخ علیم الدین اسعدی نے اردو کی ترویج وترقی کے حوالے سے بہت تفصیل سے روشنی ڈالی اور اُن کی تجویز پر اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کو چار زونوں میں تقسیم کرکے کنوینرز مقرر کیے جانے پر اتفاق ہوا۔ شہادت علی نظامی کو مغربی زون دہلی اور وسیم احمد صدیقی کو وال سٹی زون دہلی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ میٹنگ میں اتفاق رائے سے انجینئر فیروز مظفر حنفی کو جنرل سکریٹری (یو ڈی او، دہلی اسٹیٹ) کے لیے منتخب کیا گیا۔ انہوں نے منتخب ہونے پر خوشی ظاہر کرتے ہوئے زمینی سطح پر فروغ اردو کے لیے کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ میٹنگ میں طے پایا کہ اردو کو منظر عام پر لانے کے لیے تحریری مہم کا آغاز کیا جائے، کیونکہ اردو کی بقا اور فروغ کے لیے اردو رسم الخط لازمی ہے۔ میٹنگ میں یہ بھی طے پایا کہ اردو داں علاقوں کی نشاندہی کرکے حکمت عملی بنائی جائے اور اہم مقامات پر ہندی انگریزی کے ساتھ اردو میں بھی تحریر پر زور دیا جائے۔ میٹنگ کے اہم شرکاء میں معروف شاعر وسینئر جرنلسٹ وفا اعظمی، ڈاکٹر شکیل احمد، ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی، ڈاکٹر محمود عالم، حکیم محمد مرتضیٰ دہلوی، اسرار احمد اُجینی، معروف صحافی محمد اویس، محمد شاہد، شارق علی صدیقی اور محمد عمران قنوجی وغیرہ شامل ہیں۔ تمام شرکاء کا شکریہ شہادت علی نظامی نے ادا کیا۔

آئی اے ایس رنکو سنگھ راہی کو جان لیوا حملے کا خدشہ

گورنر سے مانگی حفاظت، تھانہ انچارج پر لگائے الزام

جولون :6اکتوبر(پی این ایس) اتر پردیش کے مشہور آئی اے ایس افسر رنکو سنگھ راہی نے ایک بار پھر اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کو لے کر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جالون میں جوائنٹ مجسٹریٹ کے طور پر تعینات راہی نے گورنر کو ایک خط بھیجا ہے جس میں مناسب سیکورٹی نہ ہونے کی شکایت کی گئی ہے۔ اسے 2009 میں مظفرنگر میں ہونے والے مہلک حملے کے دوبارہ ہونے کا خدشہ ہے۔ رنکو سنگھ راہی کا کہنا ہے کہ سیکورٹی خدشات کے باعث ان کا طرز زندگی محدود ہوگیا ہے۔ انہوں نے گورنر سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے اور اپنے خاندان کے لیے مناسب سیکورٹی فراہم کریں۔ خط میں، آئی اے ایس رنکو سنگھ راہی نے اورئی پولیس اسٹیشن کے انچارج آنند کمار سنگھ پر رپورٹ کو قبول کرنے سے انکار کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے ممکنہ خطرے کے بارے میں پولیس میں شکایت درج کرانے کی کوشش کی، لیکن رپورٹ قبول نہیں کی گئی۔ راہی نے گورنر پر زور دیا ہے کہ وہ کوتوال کے طرز عمل کی تحقیقات کریں اور قصوروار پائے جانے پر تعزیری کارروائی کا مطالبہ کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے بروقت سیکورٹی اور شکایات پر کارروائی ضروری ہے۔ رنکو سنگھ راہی 2009 میں محکمہ سماجی بہبود میں تعینات تھے، اس دوران انہوں نے کروڑوں روپے کے گھوٹالے کا پردہ فاش کیا۔ اس کے بعد ان پر مہلک ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، جس میں انہیں متعدد گولیاں لگیں، جس کے نتیجے میں ان کا جبڑا ٹوٹ گیا اور ایک آنکھ کی بینائی ختم ہوگئی۔ رنکو سنگھ (آئی اے ایس) کا خط موصول ہونے کے بعد گورنر کے اسپیشل سکریٹری نے چیف سکریٹری اور پولیس کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) کو ایک خط بھیجا ہے۔ اس نے انہیں پورے معاملے کی تحقیقات کرنے اور آئی اے ایس افسر اور ان کے اہل خانہ کو مناسب سیکورٹی فراہم کرنے کی ہدایت دی۔

جلسے میں ملا اسلام پر استقامت کے ساتھ قائم رہنے و نیک بننے کا پیغام

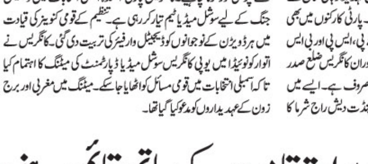

گورکھپور، تکیہ کولدہ رسول پور میں جلسۂ غوث الوری عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوا، علمائے کرام نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی، دینی خدمات اور تعلیمات پر روشنی ڈالی اور لوگوں کو راہ راست پر چلنے کی ترغیب دی۔ مرکزی مقرر مولانا جہانگیر احمد عزیزی نے کہا کہ اولیاء کرام کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں، لوگوں کو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے، برائیوں سے بچنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زندگی بسر کرنی چاہیے، انہوں نے خاص طور پر نوجوانوں اور نئی نسل کو دینی تعلیم سے جوڑنے کی ضرورت پر زور دیا۔ خصوصی مقرر قاری محمد انس نقشبندی نے غوث اعظم کی تعلیمات اور ان کے روحانی وسماجی پیغام پر تفصیل سے روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ اولیاء اللہ نے ہمیشہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت، اچھے اخلاق اور انسانیت کی خدمت کا راستہ دکھایا، انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے اور اپنے گھروں اور خاندانوں میں مثبت ماحول پیدا کیا جائے۔ حافظ رحمت علی نظامی، محمد دارین اور قاصد رضا اسمٰعیلی نے نعت پاک پیش کی، پروگرام کی نظامت حافظ آفتاب عالم نظامی نے کی۔ کنوینر حافظ عارف رضا ضیائی نے علمائے کرام، نعت خوانوں اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا، آخر میں ملک میں امن، بھائی چارے اور ترقی کے لیے دعا کی گئی، محمد آصف، ارشاد، مرتضیٰ، چنوں، اور دیگر لوگ موجود رہے۔

شراوستی: 11,000 وولٹ کی لائن سے ٹکرایا کھمبا، دو کی موت، بجلی پول لگوا رہے تھے

شراوستی: 6اکتوبر(پی این ایس) منگل کو شراوستی ضلع کے گیلا علاقے کے محمد پور گاؤں کی پنچایت میں طوفان کے دوران گرے ہوئے بجلی کے کھمبے کو دوبارہ لگانے کے وقت کھمبا 11ہزار وولٹ کی ہائی ٹینشن لائن سے ٹکرا گیا۔ اس حادثے میں دو دیہاتی ہلاک ہوگئے۔ اس حادثے کے بعد سے گاؤں والوں نے بجلی محکمے کے خلاف بڑے پیمانے پر غصے کا اظہار کیا ہے۔ گاؤں والوں نے بتایا کہ ایل ٹی لائن کو جوڑنے کے لیے کھمبا لگایا جارہا تھا۔ [illegible] تحصیل [illegible] (40) اور [illegible] (20) کو علاج کے لیے لے جایا گیا، جہاں سے ڈاکٹروں نے انہیں بہرائچ میڈیکل کالج ریفر کردیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ ایس ڈی او پروین سنگھ نے بتایا کہ گاؤں والوں نے محکمہ کو اطلاع نہیں دی تھی۔ اس دوران کھمبا 11000 وولٹ کی ہائی ٹینشن لائن سے چھو گیا جس کے نتیجے میں دونوں افراد ہلاک ہوگئے۔

ٹرک کی زد میں آکر کسان کی جائے وقوع پر ہی موت

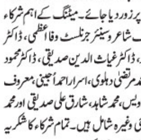

دیوبند، 6/اکتوبر(ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند اسٹیٹ ہائی وے پر میپلیس اکیڈمی کے قریب ایک تیز رفتار اور بے قابو ٹرک نے کھیت سے واپس آنے والے بائک سوار کسان کو اپنی زد میں لے کر بری طرح کچل دیا جس کی وجہ سے کسان کی موقعہ پر ہی دردناک موت واقع ہوگئی۔ حادثہ کے بعد ٹرک ڈرائیور نے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن راہگیروں نے اس کا پیچھا کرکے دیوبند سب جیل کے قریب اس کو پکڑ لیا لیکن اسی درمیان ٹرک ڈرائیور ٹرک سے کود کر فرار ہوگیا۔ تفصیل کے مطابق جڑودہ گاؤں کا باشندہ کسان 32 سالہ بابی شام کے وقت گھلولی گاؤں میں واقع اپنے کھیت سے کام کرکے گھر واپس آرہا تھا، ابھی وہ ہائی وے پر واقع میپلس اکیڈمی کے قریب ہی پہنچا تھا کہ مظفرنگر کی جانب سے آنے والے ایک تیز رفتار اور بے قابو ٹرک نے بابی کی بائک میں پیچھے سے زبردست ٹکر ماردی جس کے نتیجہ میں بابی گر کر ٹرک کی زد میں آگیا۔ نتیجتاً بابی کی موقعہ پر ہی دردناک موت واقع ہوگئی۔ اس حادثہ کے بعد ٹرک ڈرائیور بڑی تیزی کے ساتھ اپنا ٹرک لے کر بھاگ نکلا لیکن راہگیروں نے اس کا پیچھا کیا اور دیوبند سب جیل کے قریب اس کو پکڑ لیا لیکن ٹرک ڈرائیور ٹرک سے کود کر کھیتوں کے راستہ فرار ہوگیا۔ اس حادثہ کی اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اس نے ٹرک کو اپنے قبضہ میں لے لیا، بعد ازاں پولیس نے ضابطہ کی کارروائی کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے ضلع اسپتال بھیج دیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ ٹرک ڈرائیور کی پہچان کرکے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ بابی کی موت کی خبر ملتے ہی گھر میں ماتم پھیل گیا۔ گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ مرنے والے کسان بابی کے دو معصوم بچے ہیں جن میں ایک بیٹی اور دوسرا بیٹا ہے۔

اتر پردیش کو پی ایم سوریہ گھر اسکیم میں ملک میں پہلا مقام

اے کے شرما نے یوپی این ای ڈی اے کی کامیابی کو ٹیم ورک قرار دیا

لکھنؤ: 06 اکتوبر۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرمانے وزیراعظم سوریہ گھر مفت بجلی اسکیم میں اتر پردیش کوملک میں پہلا مقام حاصل کرنے کے موقع پر یو پی این ای ڈی اے کے دفتر میں منعقد پروگرام میں حصہ لیا۔اس موقع پرشہری ترقیات اور توانائی کے وزیر کوان کی موثر رہنمائی پر اعزاز سے نوازا گیا۔انہوں نے اس کامیابی کے لیے وزیراعظم جناب نریندر مودی اور وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کاشکریہ ادا کیااور UPNEDA کے افسران و ملازمین، اسٹیک ہولڈرز اور ریاست کے عوام کومبارکباد دی۔وزیر جناب اے کے شرمانے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کے ویژن اور وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی کے تحت، اتر پردیش نے شمسی توانائی کے میدان میں اہم کامیابی حاصل کی ہے۔پی ایم سوریہ گھر یوجنا کے تحت ملک میں ریاست کا پہلا مقام حاصل کرنا کسی ایک فرد یا تنظیم کی کامیابی نہیں ہے، بلکہ محکمہ کے افسران اور ملازمین،سولر سیکٹر سے وابستہ تمام اسٹیک ہولڈرز اور ریاست کے شہریوں کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کامیابی پر تمام متعلقہ افراد کی ستائش کی جائے گی ۔ مسٹر شرما نے کہا کہ UPNEDA پوری ریاست کے لئے ایک قابل فخر ادارہ ہے۔پی ایم سوریہ گھر یوجنا کے تحت ملک میں پہلا مقام حاصل کرنا پوری UPNEDA ٹیم کے لیے فخر کی بات ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک میں نمبرون بننے کے بعد ہمیں رکنا نہیں چاہیے بلکہ مزید تیزی سے آگے بڑھنا چاہیے۔ہمیں خرگوش کی رفتار سے آگے بڑھنا چاہیے،لیکن خرگوش کی طرح رکنا یا سونا نہیں۔انہوں نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ شمسی توانائی کی توسیع کی اس رفتار کو برقرار رکھیں اور ریاست کو نئی بلندیوں پر لے جانے کے لئے پوری عزم کے ساتھ کام کریں۔اپنے ماضی کے تجربات کو یاد کرتے ہوئے،وزیر شرما نے کہا کہ جب شمسی توانائی کے شعبے میں چھتوں پر شمسی تنصیبات کو پہلی بار متعارف کرایا گیا تھا،اس وقت ریاست میں تنصیبات کی تعداد بہت کم تھی۔اس وقت انہوں نے یہ کہہ کرافسران اور ملازمین کی حوصلہ افزائی کی کہ ایک دن UPNEDA ملک میں پہلے نمبر پر آئے گی۔انہوں نے کہا کہ آج وہ دن آگیا ہے اور یہ کامیابی پوری ٹیم کی محنت کا نتیجہ ہے۔گجرات میں اپنے سابقہ دور حکومت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گجرات میں اپنے دور اقتدار کے دوران وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے انہیں گجرات کے پہلے سولر پارک کے لیے زمین تلاش کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی۔انہوں نے کہا کہ شمسی توانائی کے میدان میں ملک میں شروع کی گئی وسیع پیمانے پر تبدیلی اب ہر شخص تک پہنچ رہی ہے،اور اتر پردیش بھی اس مہم میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔وزیر جناب اے کے شرمانے کہا کہ چھت پر شمسی توانائی کی تنصیب نہ صرف بجلی کی ضروریات کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ ماحولیاتی تحفظ کی طرف ایک اہم قدم بھی ہے۔شمسی توانائی کو اپنانے سے صاف توانائی کوفروغ ملتا ہے،آلودگی کو کم کرنے میں مددملتی ہے اور فطرت کے تحفظ میں مددملتی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ شمسی توانائی کو اپنانا بھی حقیقی معنوں میں فطرت کی خدمت ہے۔ریاست میں زیادہ سے زیادہ گھروں کو روف ٹاپ سولر سے جوڑنے کے لیے وسیع پیمانے پر کام کیا جا رہا ہے۔اس موقع پر پرنسپل سکریٹری توانائی جناب رنویر پرساد، ڈائرکٹر یو پی این ای ڈی اے جناب رویندر کمار، سکریٹری جناب پنکج سنگھ کے علاوہ دیگر محکمہ جات کے افسران، یو پی این ای ڈی اے کے افسران اور ملازمین اور سولر سیکٹر سے وابستہ اسٹیک ہولڈرز کی بڑی تعداد موجود تھی۔

سوئٹزرلینڈ کے صدر گائے پارمیلن کا نوئیڈا ایئرپورٹ پر استقبال

دورے سے ہوابازی، آئی ٹی اور الیکٹرانکس میں تعاون بڑھے گا

لکھنؤ:06 اکتوبر۔اتر پردیش حکومت نے سوئٹزرلینڈ کے صدر محترم گائے پارمیلن کا منگل کو نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ،جیور پہنچنے پر خیر مقدم کیا۔ آئی ٹی اور الیکٹرانکس کابینہ کے وزیر جناب سنیل شرما،محکمہ شہری ہوابازی اور آئی آئی ڈی سی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب دیپک کماراور InvestUP کے سی ای او جناب وجے کرن آنند نے صدر پرملین اوران کے وفد کا روایتی لباس میں استقبال کیا۔اس دورے کا بنیادی مقصد سوئس کمپنی کے ذریعہ تیار کردہ نوئیڈا بین الاقوامی ہوائی اڈے پر جدید سہولیات کا معائنہ کرنا اور ہندوستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان اقتصادی اور تکنیکی تعاون کو مزید مستحکم کرنا تھا۔تقریباً 65 رکنی وفد میں صدر کی اہلیہ، سوئس سفیر،قومی کونسل کے ارکان، ریاستی سکریٹریز اور تقریباً 40 صنعتکار شامل تھے۔یہ دورہ این آئی اے کے دفتر سے شروع ہوا۔صدر پارمیلن نے ایونی بورڈ روم میں پریزنٹیشن کے دوران حاضرین سے خطاب بھی کیا۔اس کے بعد صحن میں ایک موسیقی کے دوران دوپہر کا کھانا نوش کیا ۔لنچ اور گروپ فوٹو کے بعد وفد دو گروپوں میں بٹ گیا۔صدر پرملین، ان کی اہلیہ، اور منتخب عہدیداروں نے ایئر سائیڈ اور اے ٹی سی ٹاور کا خصوصی معائنہ کیا، جبکہ باقی وفد نے ٹرمینل، سکیورٹی ایریا، بورڈنگ گیٹس، ایپرین، اور سامان کی بحالی کا تفصیلی دورہ کیا۔دونوں وفود دوپہر 2 بجے ایئرپورٹ سے روانہ ہوئے۔یہ دورہ اس لیے اہم ہے کیونکہ نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ سوئس کمپنی زیورخ ایئرپورٹ انٹرنیشنل اے جی کے ذیلی ادارے نے تیار کیا تھا۔یوگی حکومت کی پالیسیوں اور محکمہ آئی ٹی اور الیکٹرانکس کی مسلسل کوششوں کی بدولت، اتر پردیش عالمی سرمایہ کاروں کے لیے ایک پرکشش مقام بن گیا ہے۔توقع ہے کہ اس دورے سے ہوابازی، آئی ٹی، الیکٹرانکس اور متعلقہ شعبوں میں سوئس سرمایہ کاری کے نئے مواقع کھلیں گے۔

پسماندہ مسلم ڈائیلاگ میں تعلیم، روزگار اور سماجی انصاف پر زور

سرکاری اسکیموں کی رسائی اور پسماندہ سماج کی مؤثر شمولیت کو یقینی بنانے کا اظہار عزم

لکھنؤ: 6 اکتوبر (پی این ایس) لکھنؤ میں آل انڈیا پسماندہ مسلم منچ کے قومی صدر جاوید ملک کی جانب سے ''پسماندہ مسلم ڈائیلاگ: حالات، مسائل اور حل'' کے عنوان سے ایک اہم پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں پسماندہ مسلم سماج کی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی ترقی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔پروگرام میں تعلیم، روزگار، سماجی انصاف، عزت و وقار، سرکاری اسکیموں تک رسائی اور پسماندہ سماج کی مؤثر شمولیت کو مرکزی موضوع بنایا گیا۔اس موقع پر مقررین نے پسماندہ طبقے کے مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات، تعلیم کے فروغ اور سرکاری فلاحی منصوبوں کا فائدہ آخری فرد تک پہنچانے پر زور دیا۔پروگرام کے مہمانِ خصوصی مسٹر پرینک قانونگو، رکن قومی انسانی حقوق کمیشن نے کہا کہ پسماندہ مسلم سماج کے مسائل کو اب تک حکومت تک مؤثر انداز میں پہنچانے کا کام نہیں کیا گیا۔اس سیمینار کے ذریعے پسماندہ سماج کی بات تحریری شکل میں حکومت تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ مسلمانوں کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے تعلیم سب سے اہم ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کی بنیاد عزت واحترام کے ساتھ زندگی گزارنے، تعلیم حاصل کرنے اور مساوی مواقع کے حق پر قائم ہے۔حقوق سے واقفیت ہی ان کے تحفظ کا پہلا ذریعہ ہے، تاہم ڈائیلاگ کے بعد ٹھوس اور عملی اقدامات بھی ضروری ہیں۔پروگرام کے صدر اور اتر پردیش حکومت کے وزیر مسٹر دانش آزاد انصاری نے کہا کہ پسماندہ سماج کی ترقی کے لیے تعلیم، ہنر اور روزگار کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے۔ حکومت کی فلاحی اسکیموں کا فائدہ معاشرے کے آخری فرد تک پہنچنا ضروری ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ معاشرے کے افراد اپنے بچوں کو تعلیم سے جوڑنے پر خصوصی توجہ دیں۔قومی اقلیتی تعلیمی ادارہ کے ایگزیکٹو چیئرمین ڈاکٹر شاہد اختر نے پسماندہ سماج کے روشن مستقبل کے لیے تعلیم کو مضبوط بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے خاص طور پر لڑکیوں کی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، اسکالرشپ اور ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ پر زور دیا۔بی جے پی کے قومی ترجمان مسٹر گرو پرکاش پاسوان نے کہا کہ جمہوریت کی کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب ہر طبقے کو ترقی کے عمل میں شرکت کا موقع ملے۔انہوں نے پسماندہ سماج کی ترقی کے لیے مساوی مواقع اور مثبت شمولیت کی اہمیت پر زور دیا۔مہاراشٹر حکومت کی پسماندہ مطالعہ کمیٹی کے چیئرمین مسٹر ادریس ملتانی نے کہا کہ اب صرف مسائل بیان کرنے کے بجائے حقائق اور اعداد وشمار کی بنیاد پر مطالعات اوران کے عملی حل کی سمت میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ روایتی ہنر کو جدید ٹیکنالوجی اور بازار سے جوڑ کر اقتصادی خودکفالت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔پروگرام کے اختتام پر تمام مقررین نے ''تعلیم یافتہ سماج، خودکفیل خاندان، باصلاحیت نوجوان اور باوقار شمولیت'' کے عزم کا اظہار کیا۔پروگرام میں بڑی تعداد میں سماجی کارکنان، دانشوران اور پسماندہ مسلم سماج کے نمائندگان نے شرکت کی۔یہ پروگرام کا انعقاد آل انڈیا پسماندہ مسلم منچ کے قومی صدر جناب جاوید ملک کی جانب سے کیا گیا۔

الیکشن کمیشن بی جے پی کے لیے کام کر رہا ہے: اکھلیش یادو

ووٹر لسٹ میں دھاندلی کے خلاف جمہوریت بچانے کی جدوجہد کا اعلان

لکھنؤ۔سماج وادی پارٹی کے قومی صدر وسابق وزیر اعلیٰ شری اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن آئین کے مطابق کام نہیں کر رہا ہے، الیکشن کمیشن غیر جانبدار نہیں ہے۔وہ بی جے پی کے لیے کام کر رہا ہے۔الیکشن کمیشن کو لے کر بہت سے اعتراضات اور شکایات ہیں، الیکشن کمیشن اسی کو ہندوستانی شہری مانتا ہے جو بی جے پی کا رکن ہے۔کئی بار دیکھنے کو ملا ہے کہ الیکشن کمیشن چاہتا ہے کہ جو بھارتیہ جنتا پارٹی کا رکن ہے، وہی ووٹ ڈالے۔منگل کو نئی دہلی میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی الیکشن کمیشن کے ساتھ ساتھ اقتدار کا غلط استعمال کرکے بے ایمانی اور ووٹوں کی لوٹ کر کے الیکشن جیتتی ہے۔بی جے پی نے بنگال میں فورس لگا کر الیکشن لوٹ لیا، اس سے پہلے اتر پردیش میں ضمنی انتخابات میں بی جے پی نے بے ایمانی اور ووٹوں کی لوٹ کی۔بی جے پی نے کندرکی، میرپور، بیکاپور، کٹہری اور رام پور میں ضمنی انتخابات کو لوٹا۔بی جے پی کو الگ سے پارٹی دفتر نہیں بنانا چاہیے تھا، اسے تو الیکشن کمیشن کی ایک منزل پر اپنا دفتر بنا لینا چاہیے۔شری اکھلیش یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے بے ایمانی اور ووٹوں کی لوٹ کے معاملے میں سماج وادی پارٹی کی ایک بھی شکایت پر کارروائی نہیں کی۔بی جے پی نے فرضی فارم سیون کے ذریعے سماج وادی پارٹی کے لوگوں کے ووٹ کٹوانے کی سازش کی، سماج وادی پارٹی نے اس کی شکایت کی، اس پر بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی ون نیشن ون الیکشن اس لیے چاہتی ہے، تاکہ ایک بار گھپلہ کر لے اور 5 سال حکومت کرے، بار بار جانچ اور شکایت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ووٹر لسٹ کے عمل میں ہوئی دھاندلی کو لے کر نئی دہلی میں الیکشن کمیشن کے خلاف انڈیا اتحاد کے مارچ اور دھرنا مظاہرے میں سماج وادی پارٹی کے تمام ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ شامل ہوئے شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت گھبرائی ہوئی ہے، اسی لیے اس نے بیریکیڈنگ لگا کر تمام لیڈروں اور ارکان پارلیمنٹ کو روک دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ سماج وادی لوگ جدوجہد کرتے ہیں اور پسینہ بہاتے ہیں۔سماج وادی کبھی جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹتے ہیں۔شری اکھلیش یادو نے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار گپتا یہاں آ کر بتائیں کہ ووٹر لسٹ کے ایس آئی آر عمل میں دھاندلی کیوں ہوئی؟ ایک شخص ووٹ کٹوانے کے لیے 5 سے زیادہ فارم سیون جمع نہیں کر سکتا ہے، لیکن اتر پردیش میں بی جے پی نے فرضی طریقے سے ایک ایک شخص کے نام سے 100-100 فارم 7 جمع کرا کر ووٹ کٹوانے کی سازش کی۔بی جے پی نے ضمنی انتخابات میں ووٹوں کی لوٹ کی، بے ایمانی کی لیکن الیکشن کمیشن نے کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔اتر پردیش میں پولیس کے افسران نے ریوالور تان کر ووٹروں کو ووٹ ڈالنے سے روکا، لیکن قصوروار پولیس افسران پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔شری اکھلیش یادو نے کہا کہ عوام بی جے پی کی سازش اور سازش کو سمجھ گئی ہے۔پی ڈی اے بی جے پی کو ہرائے گا۔انہوں نے کہا کہ ہم سماج وادی لوگ کسان ہیں۔ہمیں پسینہ بہانے اور جدوجہد کرنے کی عادت ہے۔ہم لوگ ناانصافی، ظلم، بے ایمانی اور لوٹ کے خلاف عوام کے ساتھ جدوجہد کریں گے۔شری اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ جدوجہد اور تحریک جمہوریت، آئین کو بچانے کی ہے۔

سیلاب متاثرہ علاقوں میں فوری اقدامات کا ارادھنا مشرا کا مطالبہ

کسانوں کو معاوضہ، بیماریوں سے بچاؤ کے اقدامات کی مانگ

لکھنؤ، 06 اکتوبر، 2026۔اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر محترمہ ارادھنا مشرا 'مونا' نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں فوری ضروری اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے سیلاب سے فصلوں کو ہوئے نقصان کے سلسلے میں کسانوں کو مناسب معاوضہ اور انفیکشن/ بیماری سے بچاؤ کے لیے ضروری اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔وزیر اعلیٰ کو لکھے خط میں ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ اتر پردیش کے کئی اضلاع میں گردابی بارش اور دریاؤں میں مسلسل بڑھتی آبی سطح کے سبب سیلاب کی خوفناک صورتحال پیدا ہوچکی ہے۔ریاستی دارالحکومت لکھنؤ سمیت ریاست کے دیگر اضلاع میں سیلاب کا قہر بڑھ رہا ہے۔ضلع لکھنؤ کے اٹونجا، بخشی کا تالاب علاقے میں فصلیں زیر آب آنے کے سبب برباد ہوگئی ہیں اور لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پڑ رہے ہیں، جس سے کھانے پینے کی پریشانی بھی بنی ہوئی ہے۔ دارالحکومت لکھنؤ شہر میں فیض اللہ گنج واقع 35 ہزار سے زیادہ گھر گومتی پر پشتانہ ہونے کی وجہ سے زیر آب ہیں، فیض اللہ گنج کی ماما کالونی، داؤد نگر، لوہرامئو، گھیلا سمیت قریبی علاقوں میں پانی بھراؤ عروج پر ہونے سے معمولات زندگی درہم برہم ہوگئے ہیں۔ارادھنا مشرا مونا نے کہا کہ ضلع لکھیم پور میں شاردا کٹان کے سبب، گولا کے رورا سلطان پور، بجوا، سیتاپور میں سرائے ندی کی بڑھتی آبی سطح کے سبب شہر کے کئی محلے بٹ گنج، کیشو گرین سٹی، درگا پروہ، ضلع ہردوئی کے سندیلا میں گومتی ندی میں پانی کی سطح بڑھنے سے، بھٹ پور، کٹکا-کٹکی سمیت دیگر گاؤں متاثر ہیں۔سوائے ج پور میں بھی سیلاب کا قہر برقرار ہے۔ضلع بارہ بنکی، ایودھیا، بلرام پور میں بھیانک سیلاب اور کشتی نگر میں بھی پشتا کٹنے سے سیلاب کے سبب درجنوں گاؤں میں لوگوں کی زندگی گزارنے کا نظام خطرے میں ہے اور بیماری/ انفیکشن پھیلنے کا خدشہ بنا ہوا ہے۔ریاستی کانگریس صدر محترمہ ارادھنا مشرا 'مونا' نے خط میں کہا ہے کہ سیلاب متاثرہ علاقوں میں معمولات زندگی پوری طرح درہم برہم ہیں، ہزاروں لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں اور زرعی قابل استعمال ہزاروں ہیکٹر زمین پانی میں ڈوب گئی ہے، ایسے میں فوری متبادل انتظام اور مستقل حل کے لیے حکمت عملی بنائے جانے کی ضرورت ہے۔ریاستی کانگریس صدر محترمہ ارادھنا مشرا 'مونا' نے مطالبہ کیا ہے کہ سیلاب متاثرہ اضلاع میں جہاں فصلوں کا نقصان ہوا ہے، وہاں مناسب جائزہ کروا کر مناسب معاوضہ دیا جائے اور سیلاب سے پیدا ہونے والے انفیکشن اور بیماریوں سے بچنے کے لیے فوری صحت سے متعلق ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

لکھیم پور میں شاردا کٹان، گولا کے رورا سلطان پور، بجوا، سیتاپور میں سرائے ندی کی بڑھتی ہوئی پانی کی سطح سے شہر کے کئی محلے بٹ گنج، کیشو گرین سٹی، درگاپوروا، ہردوئی کے سندیلا میں گومتی ندی میں بڑھتی ہوئی پانی کی سطح سے بھٹ پور، کٹکا سمیت دیگر گاؤں متاثر ہیں۔سوا ئیج پور میں بھی سیلاب کا قہر بنا ہوا ہے۔بارہ بنکی، ایودھیا، بلرام پور میں سیلاب اور کشی نگر میں پشتا کٹنے سے سیلاب کے باعث درجنوں گاؤں میں لوگوں کا زندگی گزارنا خطرے میں ہے اور بیماری و انفیکشن پھیلنے کا خوف بنا ہوا ہے۔آرادھنا مشرا نے کہا کہ سیلاب متاثرہ علاقوں میں معمولات زندگی پوری طرح درہم برہم ہو گئے ہیں۔ ہزاروں لوگ نقل مکانی پر مجبور ہیں اور زرعی قابل کاشت ہزاروں ہیکٹر زمین پانی میں ڈوب گئی ہے۔ایسے میں فوری متبادل انتظام اور مستقل حل کے لیے حکمت عملی بنائے جانے کی ضرورت ہے۔

لکھنؤ میں سیلاب نے تباہی مچائی، 6 دوست ڈوبے

1 ہلاک، 1 لاکھ سے زائد لوگ نقل مکانی پر مجبور

لکھنؤ: 6 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں سیلاب کی صورتحال بدستور سنگین ہے۔دریائے گومتی کے پانی کی سطح بڑھنے سے شہر کے کئی نشیبی علاقے زیر آب آگئے ہیں۔اٹونجہ علاقے کے لاسا گاؤں میں منگل کی صبح ایک بڑا سانحہ پیش آیا۔6 دوست سیلابی پانی میں ڈوب گئے۔نوجوانوں میں سے 5 کو بچالیا گیا، جب کہ ول نامی ایک نوجوان کی موت ہوگئی۔کئی گھنٹوں کی کوشش کے بعد انتظامیہ نے اس کی لاش نکال لی۔مڑیاؤں، گھیلا، فیض اللہ گنج، دولت گنج، اور گومتی نگر ایکسٹینشن کے نشیبی علاقوں میں بھی پانی جمع ہونے سے زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔فیض اللہ گنج، ملاہی ٹولہ اور آس پاس کے علاقوں میں صورتحال سب سے زیادہ خراب بتائی جاتی ہے۔سیلاب نے ہزاروں خاندانوں کی برسوں کی بچت کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔کئی علاقوں میں پانی گھروں میں داخل ہوگیا جس سے فرنیچر، فریج، ٹیلی ویژن، کپڑے اور اہم دستاویزات کو نقصان پہنچا۔سڑکوں پر کھڑی کاریں اور دو پہیہ گاڑیاں بھی پانی میں ڈوب گئیں۔دکانوں کے تہہ خانے زیر آب آگئے۔تاجروں کو لاکھوں روپے کے نقصان کا خدشہ ہے۔کئی خاندانوں کو اپنا سامان ٹریکٹروں پر لاد کر محفوظ مقامات کی طرف جاتے دیکھا گیا۔کچھ ضروری سامان بچانے میں مصروف تھے تو کچھ بچوں کی کتابیں اور کاغذات جمع کرنے میں مصروف تھے۔بتایا جاتا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے ایک لاکھ سے زائد افراد نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔اب، لوگوں کو درپیش سب سے بڑی پریشانی ان کی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنا اور رہنے کے لیے محفوظ جگہ تلاش کرنا ہے۔پانی اس قدر شدید ہے کہ لوگوں کو اپنے گھروں تک پہنچنے کے لیے کشتیوں کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔کشتیوں کی قلت کے باعث ضرورت مندوں کو گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے خاندان صرف اپنے گھروں اور سامان کی حالت دیکھنے کے لیے کشتیوں کی تلاش میں ہیں۔سیلاب سے متاثرہ افراد کے لیے قائم کیے گئے ریلیف کیمپوں کو بھی مشکلات کا سامنا ہے۔اگرچہ پانی کیمپوں تک نہیں پہنچا ہے لیکن ان کی طرف جانے والی سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔مرکزی سڑکوں پر پانی بھر جانے کے باعث لوگ امدادی مراکز تک پہنچنے کے لیے کشتیوں کا استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔مقامی لوگوں کو خدشہ ہے کہ اگر پانی کی سطح مزید بلند ہوئی تو ریلیف کیمپ بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں خواتین اور بچوں کی مشکلات میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔کئی مقامات پر لوگ پینے کے صاف پانی اور ضروری سامان کا مطالبہ کرتے نظر آئے۔خواتین امدادی سامان اور پانی کے لیے بے چین ہیں، جب کہ چھوٹے بچے اپنے گھروں سے دور عارضی پناہ گاہوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انہیں COVID-19 کے دوران بھی مشکل وقت کا سامنا کرنا پڑا، لیکن موجودہ سیلاب نے ان کی زندگی کو مکمل طور پر تہہ و بالا کر دیا ہے۔ بہت سے خاندانوں کا کہنا ہے کہ سیلاب سے ہونے والے نقصانات کو پورا کرنے میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔میونسپل کمشنر گورو کمار اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راکیش کمار سنگھ سمیت انتظامی اہلکار سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں صورتحال کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔میونسپل کارپوریشن کی ٹیمیں بھی راحت اور بچاؤ کاموں میں مصروف ہیں۔کئی عوامی نمائندوں اور کونسلروں نے بھی متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا ہے۔انتظامیہ امدادی سامان، خوراک اور پانی پہنچانے کے لیے کام کر رہی ہے۔تاہم متاثرہ خاندانوں کی بڑی تعداد اور نقصان کی حد کے باعث بہت سے چیلنجز باقی ہیں۔

چیکنگ کے دوران پکڑے گئے گاڑی چور، 17 موٹر سائیکلیں ضبط

میرٹھ: 6 اکتوبر (پی این ایس (ضلع پولیس نے گاڑی چوروں کے خلاف جاری مہم میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔سرکل آفیسر دولت آباد کی قیادت میں پلو پورم پولیس اسٹیشن نے ایک بدنام زمانہ بین الاضلاعی گاڑی چوری گینگ کا پردہ فاش کیا اور چار ملزمان کو گرفتار کیا۔ان کی اطلاع کے بعد، پولیس نے ایک خستہ حال عمارت میں چھپائی گئی 17 مسروقہ موٹر سائیکلیں، دو ۔ 315 بور پستول، اور دو زندہ کارتوس برآمد کر لیے۔پوچھ گچھ پر، ملزم نے میرٹھ، مظفر نگر (کھتولی ،) سہارنپور (دیوبند (اور دیگر قریبی اضلاع میں گاڑیوں کی چوری کرنے کا اعتراف کیا۔پریس کانفرنس کے دوران ایس ایس پی بی بی جی ٹی ایس مورتی نے تفصیلات فراہم کیں اور بتایا کہ ملزمان کو جیل بھیجا جا رہا ہے۔

صفوان نعمانی نے نو سال کی عمر میں محض گیارہ ماہ میں حفظ قرآن مکمل کیا

لکھنؤ: 6 اکتوبر صفوان نعمانی ابن عبدالسبحان نعمانی نے نو سال کی عمر میں محض گیارہ ماہ حفظ قرآن مکمل کر ماں باپ کا نام روشن کیا ہے ۔عبدالسبحان نعمانی محلہ جریلی کوٹھی سول لائن ضلع باندہ کے بیٹے صفوان نعمانی نے صرف نو سال کی عمر میں مدرسہ دارالعلوم زکریا شہادہ مہاراشٹر سے ناظرۂ قرآن کریم کے ساتھ گیارہ ماہ میں حفظ قرآن مکمل کیا ہے۔یہ قوم وملت کے لئے بڑی خوشی اور عظیم سعادت ہے۔ان کے ماں باپ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں ہوسکتی ہے۔اللہ پاک اس عظیم خوشی کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے امین۔

پارا میں خاتون سے ٹپے بازی، جھانسہ دے کر کان کے جھالے اتروالیے

پارا، لکھنؤ۔ پارا تھانہ علاقے کی ڈاکٹر کھیڑا چوکی کے تحت سدھارتھ گلوبل اسکول کے قریب گزشتہ منگل کو ٹپے بازی کی واردات ہوئی۔الزام ہے کہ ایک خاتون اور ایک مرد نے جھانسے میں لے کر ایک خاتون کے کان کے جھالے اتروا لیے اور موقع سے فرار ہوگئے۔آدرش وہار کالونی کی رہائشی شوانی پٹیل، بیوی سدھیر پٹیل، بچوں کو اسکول سے لینے پہنچی تھیں۔چھٹی کا انتظار کرتے ہوئے وہ قریب ہی سے سیب خرید رہی تھیں۔اسی دوران پیچھے سے آئے خاتون اور مرد نے بات چیت میں انہیں الجھا لیا اور اسی دوران جھانسہ دے کر کان کے جھالے اتروا لیے۔کچھ دیر بعد شوانی کو دھوکہ دہی کا احساس ہوا۔انہوں نے آس پاس ملزمان کو تلاش کیا، لیکن دونوں اس وقت تک وہاں سے نکل چکے تھے۔گھبرائی ہوئی شوانی نے فوراً پولیس کو اطلاع دی۔پولیس موقع پر پہنچی اور متاثرہ سے پوری معلومات حاصل کی۔پولیس آس پاس لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگال کر ملزمان کی شناخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔متاثرہ نے پولیس سے ملزمان کو جلد گرفتار کرنے اور جھالے برآمد کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔

احمد آباد سے اوریا لوٹ رہے ایک نوجوان کی لاش اٹاوہ میں ملی

اوریا: 6 اکتوبر (پی این ایس) اٹاوہ کے اوریا ضلع کے بیلہ بستی میں احمد آباد سے اپنے گھر لوٹ رہے ایک نوجوان کی لاش ملنے سے اس کے اہل خانہ میں ہنگامہ مچ گیا۔پیرکو بھر تھانہ تھانے کے علاقے میں پکا تالاب کے قریب ایک کنویں سے نامعلوم نوجوان کی لاش ملی۔اطلاع ملنے پر پولیس نے نعش قبضہ میں لے کر شناخت کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔منگل کو نوجوان کے گھر والے اس کی تلاش میں اٹاوہ پہنچے۔انہوں نے نامعلوم لاش کی شناخت ونے کے طور پر کی۔

ملٹری نرسنگ سروس نے 101 واں یوم تاسیس شاندار انداز میں منایا

لکھنؤ میں نرسنگ افسران کی خدمات اور میراث کو خراجِ تحسین

لکھنؤ: ملٹری نرسنگ سروس (MNS) نے اپنی وقفِ خدمت، عزم اور پیشہ ورانہ مہارت کے 101 ویں سال کا شاندار جشن منایا، جو ملٹری ہیلتھ کیئر میں ایک صدی سے زائد کی بے مثال خدمات کی علامت ہے۔اس پروقار تقریب کا انعقاد لکھنؤ میں سینٹرل کمانڈ کے کمانڈ ہسپتال کے شوم لانس میں کیا گیا، جس میں نرسنگ افسران کی متعدد نسلوں کی شاندار میراث اور خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔اس سلسلے میں 1 اکتوبر 2026 کو اے ایم سی وار میموریل (AMC War Memorial) پر پھول چڑھانے (گل پوشی) کی تقریب منعقد کی گئی، جبکہ نرسنگ افسرز میس میں کیک کاٹنے کی تقریب بھی ہوئی۔تقریبات کا باضابطہ اختتام 3 اکتوبر 2026 کو کمانڈ ہسپتال کے شوم لان میں ہوا۔تقریب کے مہمانِ خصوصاً سینٹرل کمانڈ کے چیف آف اسٹاف (COS) لیفٹیننٹ جنرل سی جے چندرن نے ملٹری نرسنگ سروس کے تمام اراکین کو 101 ویں سال میں قدم رکھنے پر مبارکباد دی۔

سنبھل: پٹرول پمپ اکاؤنٹ میں سائبر فراڈ کی رقم برآمد، 5 ملزم گرفتار

سنبھل: 6 اکتوبر (پی این ایس) سنبھل میں پولیس نے سائبر فراڈ کے ایک معاملے کا پردہ فاش کیا ہے جس میں ایک پٹرول پمپ کے بینک اکاؤنٹ میں رقم جمع کرائی گئی تھی اور پھر اسے نقد رقم میں نکال لیا گیا تھا۔سائبر سیل کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ پیٹرول پمپ کے کچھ سیلز مین سائبر فراڈ کرنے والوں کے ساتھ ملی بھگت کر کے کھاتوں میں رقم جمع کرانے اور کمیشن وصول کر رہے تھے۔ پولیس نے اس معاملے میں پٹرول پمپ کے سیلز مین سمیت پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔گرفتار ملزمان میں دیگر پیٹرول پمپس پر سیلز مین کے طور پر کام کرنے والے افراد بھی شامل ہیں۔سنبھل کے ایس پی وکاس چندر ترپاٹھی نے بتایا کہ سنبھل میں سائبر سیل کو پٹرول پمپ کے بینک اکاؤنٹ کے بارے میں مشتبہ اور سائبر دھوکہ دہی والی معلومات ملی ہیں۔فراڈ فنڈز کی شکایات موصول ہوئیں۔پولیس کی تفتیش کے دوران، بینک اکاؤنٹس میں جانے والی رقوم اور اس میں ملوث افراد کی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال کی گئی، جس کے نتیجے میں پولیس نے ایک ایسے گروہ کا پردہ فاش کیا جو پٹرول پمپ اکاؤنٹس میں دھوکہ دہی سے رقم جمع کرتا تھا۔سائبر فراڈ کرنے والوں نے پٹرول پمپ سیلز مین سے رابطہ کیا۔فراڈ کی گئی رقوم پٹرول پمپ کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دی گئیں۔اس کے بعد سیلز مین نے رقم نکلوائی اور انہیں نقد رقم میں ملزمان کے حوالے کر دیا، جس سے تقریباً دو فیصد کمیشن حاصل ہوا۔